شرک کیا ہے
ابوالحقائق غلام مرتضی ساقی مجددی

واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی (بخاری ۱/ ۱۷۹)

شرک کیا ہے؟

اور

مشرک کون؟

از قلم

ترجمان اہلسنّت، حضرت علامہ

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہٗ

نام کتاب .... شرک کیا ہے؟ اور مشرک کون؟

مصنف .... ابوالحقائق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

پبلیشرز .... سنی پبلیکیشنز گوجرانوالہ

کمپوزنگ .... ساقی کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ، قاری محمد امتیاز ساقی مجددی

03466049748

باہتمام .... مرکزی ادارہ عاشقان مصطفی ﷺ گوجرانوالہ

اشاعت .... اگست 2010ء تعداد 1100

صفحات .... ہدیہ ....

واحد تقسیم کار

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ﷺ

پیپلز کالونی گوجرانوالہ، 0346.6172671

ملنے کے پتے

فہرست

ظظظ

انتساب

برصغیر، پاک وہند کے جملہ

اولیاءکرام وبزرگان دین

کے نام

جن کی بدولت پاک وہند کے مسلمان توحید ومعرفت کی لذتوں اور شرک وبدعت کی کڑواہٹوں سے آگاہ ہوئے۔

جنہوں نے شرک کی جڑیں اکھاڑیں، کفر کے مراکز ختم کیے، بت کدوں میں توحید کی شمعیں جلائیں، کلیساؤں میں اذانیں سنائیں اور جہاں والوں کو توحید ومعرفت کا ایسا نشہ چڑھایا کہ دنیا پکار اٹھی:

مٹا دیا مرے ساقی نے عالم من وتو

پلا کے مجھے مئے لا الہ الا ہو

گر قبول اُفتد زہے عزو شرف

نیاز مند

/

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

03007422469

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارش احوال

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالانبیاء المرسلین وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد!

دورحاضر کے فتنوں میں ایک بھانک فتنہ یہ بھی ہے کہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت بات بات پر بلاوجہ سادہ لوح مسلمانوں کو مشرک بنادیا جاتا ہے۔اور مشرک سازی کے شوق میں قرآن وحدیث کے اصولوں کو بھی پسِ پشت ڈال دیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کو مشرک بنانے والے یہ ناعاقبت اندیش لوگ شرک کی حقیقت سے بھی نابلد ہیں اور فقط اپنے مذموم مقاصد کی خاطر رسول اکرم ﷺ کی امت کی اکثریت کو مشرک بنانے پہ ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔اور حدیث رسول ﷺ سے اتنے بے خبر ہیں کہ جانتے ہی نہیں کہ سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے واشگاف الفاظ میں ارشاد فرمادیا تھا: وانی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی۔(بخاری جلد ا صفحہ ۱۷۹ مسلم ج ۲ ص ۲۵۰)

خدا کی قسم! مجھے تم پر کوئی اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہوجاوگے۔

علمائے اسلام نے اس کا یہی مفہوم بیان کیا ہے کہ آپ کی ساری امت مشرک نہیں ہوسکتی اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اس سے [illegible]ظ رکھا ہے۔ملاحظہ ہو! نووی بر مسلم جلد ۲ صفحہ

۲۵۰۔

لیکن آج کل کے مشرک سازوں نے اس حدیث کے مقابلے میں امتِ مسلمہ کی اکثریت (اہلسنّت وجماعت) کو ہی مشرک قرار دینے کا مکروہ دھندا اپنا رکھا ہے۔ان لوگوں کو اتنا بھی علم نہیں کہ اسلام تو شرک کی جڑیں کاٹنے کے لیے ہی آیا ہے۔لیکن یہ لوگ خوف خدا سے عاری ہوکر دن رات مسلمانوں پر ہی بے دریغ فتوے بازی کا بازار گرم کیئے ہوئے ہیں۔کیا ان کا خدا پر ایمان نہیں؟۔اگر ہے تو پھر احکام خداوندی کو کیوں نہیں سمجھتے، یا اپنے ضمیر کا سودا کر چکے ہیں اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، کیا ان لوگوں کو اتنا بھی احساس نہیں ہے کہ اگر روز قیامت باز پرس ہوئی تو پھر

؎ کیا جواب جرم دیں گے یہ خدا کے سامنے

مشرک سازی کی مذمت:

شاید یہ تیرہ بخت یقین کرتے ہوں کہ اس طرح مسلمانوں کو مشرک بنا کر ہم اسلام کی کوئی بہت بڑی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ یہ لوگ الٹا اپنے لیئے جہنم کے درک اسفل کو الاٹ کرا رہے ہیں، کیونکہ جس طرح شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے، اسی طرح کسی مسلمان کو مشرک قرار دینا بھی بہت بڑا جرم ہے۔ایسا شخص خود مشرک ہوجاتا ہے۔ملاحظہ فرمایئے فرمان رسول ﷺ!

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان مما اخاف علیکم رجل قرأ القرآن حتی اذا روئیت بہجتہٗ علیہ وکان ردائہ الاسلام اعتراہ الی ماشآء اللہ انسلخ منہ ونبذہ وراء ظھرہ وسعٰی

علی جارہ بالسیف ورماہ بالشرک قال قلت یانبی اللہ ایھما اولیٰ بالشرک المرمی اوالرامی؟قال بل الرامی۔(تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ دارالفکر، بیروت)

ترجمہ:یعنی مجھے تم پر ایک ایسے آدمی کا اندیشہ ہے جو قرآن پڑھے گا حتی کہ اس کی روشنی اس پر دکھائی دینے لگے گی،اوراس کی چادر(ظاہری روپ)اسلام ہوگا۔یہ حالت اس کے پاس رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا،پھروہ اس سے نکل جائے گا اسے پس پشت ڈال دے گا،اوراپنے (مسلمان) ہمسائے پر تلوار اٹھائے گااوراس پر شرک کا فتویٰ جڑے گا،راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا:یانبی اللہ!دونوں میں شرک کا حقدارکون ہوگا؟جس پر فتویٰ لگا یا فتویٰ لگانے والا،آپ نے فرمایا:فتویٰ لگانے والا (مشرک ہوگا)

یعنی وہ فتویٰ مسلمان پر چسپاں نہیں ہوگا بلکہ جدھر سے صادر ہوا تھاواپس اسی کی طرف لوٹ جائے گا،اوروہ مسلمان کومشرک کہنے والاخودمشرک بن جائے گا۔

اس روایت کو حافظ ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے پارہ نمبر۹، سورۃ الاعراف ،آیت نمبر ۱۷۵ یعنی واتل علیھم نبأالذی اٗتینٰہ آیاتنا فانسلخ منھا ......آلایۃ۔کی تفسیر میں نقل کیااورلکھاہے:ھذااسناد جید یعنی اس روایت کی سند جید،عمدہ اورکھری ہے۔

ملاحظہ ہو!تفسیرابن کثیرجلد ۲ صفحہ ۲۶۵ ،امجد اکیڈمی لاہور۔

علاوہ ازیں یہ مضمون درج ذیل مقامات پر بھی موجودہے:

۲......مختصرتفسیرابن کثیرجلد ۲ صفحہ ۶۶۔

۳......مسندابویعلی موصلی۔(تفسیرابن کثیرجلد ۲ صفحہ ۲۶۵)

۴......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان جلد ا صفحہ ۱۴۹ برقم ۱۸۔

۵......صحیح ابن حبان، للبلبان جلد اول صفحہ ۲۴۸ برقم ۸۱، بیروت۔

۶......المعجم الکبیر للطبرانی، جلد ۲۰ صفحہ ۸۸ برقم ۱۶۹، بیروت۔

۷......شرح مشکل الآثار للطحاوی، جلد ۲ صفحہ ۳۲۴ برقم ۸۶۵، بیروت۔

۸......مسند الشامیین للطبرانی، جلد ۲ صفحہ ۲۵۴ برقم ۱۲۹۱، بیروت۔

۹......کشف الاستار عن زوائد ◎ ر للہیثمی جلد ا صفحہ ۹۹ برقم ۱۷۵، بیروت۔

۱۰......جامع المسانید والسنن ،لابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۳۵۳، ۳۵۴ برقم ۱۸۴۲، بیروت۔

۱۱......جامع الاحادیث الکبیر، للسیوطی جلد ۳ صفحہ ۱۲۱ برقم ۸۱۳۲، بیروت۔

۱۲......کنز العمال، للمتقی ہندی جلد ۳ صفحہ ۸۷۲ برقم ۸۹۸۵۔

۱۳......ناصر الدین البانی غیر مقلد نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

دیکھیے! سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ رقم الحدیث ۳۲۰۱۔

۱۴......کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی جلد ۲ صفحہ ۳۵۸۔

ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کو مشرک کہنے والا بذات خود مشرک ہے۔

کیونکہ اصول یہ ہے کہ کسی مسلمان کی طرف کفر، شرک اور بے ایمانی کی نسبت کرنے سے قائل خود ان چیزوں کا حقدار ہو جاتا ہے۔ مثلاً:

ظ......ارشاد نبوی ہے:

من کفر مسلما فقد کفر (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۳)

جس نے کسی مسلمان کو کافر قرار دیا وہ خود کافر ہو گیا۔

ظ......مزید فرمایا:

من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ۔

(مسلم جلد ۱ صفحہ ۵۷، مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۱)

جس نے کسی (مسلمان) شخص کو کافر یا اللہ تعالیٰ کا دشمن کہا اور وہ ایسا نہیں تھا تو یہ (باتیں) خود اس کی طرف لوٹ جائیں گی۔

یعنی وہ خود کافر اور بے ایمان ہو جائے گا۔

ظ......مزید ارشاد فرمایا:

اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۰۱ واللفظ لہٗ مسلم جلد ۱ صفحہ ۵۷)

جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کہا: اے کافر!......تو یہ کلمہ دونوں میں سے کوئی ایک لے کر اٹھے گا۔

یعنی اگر کہنے والا سچا ہے تو دوسرا کافر ہو گا ورنہ کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔

ظ......امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے:

من اکفر اخاہ بغیر تاویل فھو کما قال۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۰۱)

جس نے بغیر تاویل کے اپنے (اسلامی) بھائی کو کافر قرار دیا تو وہ خود کافر ہو جائے گا۔

ان دلائل سے واضح ہو گیا کہ مسلمانوں کو بلاوجہ کافر و مشرک قرار دینا خود کافر اور مشرک

بننا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

لیکن قابل صد افسوس بات ہے کہ اپنے غیر ملکی ''آقاوؤں'' کو خوش کرنے کے لیے، مسلمانوں کو مشرک قرار دینے اور شرک شرک کی تسبیح پڑھنے والے لوگ اپنے حوش وحواس کھو بیٹھے ہیں، کیونکہ انہیں اتنا بھی شعور نہیں کہ اہلسنّت کو مشرک کہتے کہتے وہ خود مشرک بن رہے ہیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

کفر وشرک کے فتوؤں کا دورِ آغاز

اہل اسلام کے خلاف شرک وکفر کے فتوؤں کی تحریک کوئی آج کی ایجاد کردہ نہیں بلکہ یہ لوگ اپنے ''بڑوں'' کی یاد تازہ کررہے ہیں۔ کیونکہ یہ منافقین کا ورثہ ہے، جوان لوگوں کو نصیب ہوا ہے۔

رسول اللہ ﷺ پر شرک کا فتویٰ:

اہل نفاق تو رحمت کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر بھی فتوائے شرک لگانے سے نہیں شرمائے، ہم امتی کس شمار وقطار میں ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں!

امام شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی شکری (متوفی ۱۲۷۰ھ) آیہ کریمہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ان النبی ﷺ کان یقول ((من احبنی فقد احب اللہ ومن اطاعنی فقد اطاع اللہ)) فقال المنافقون: لقد قارب ھذا الرجل الشرک وھو أن ینھی أن نعبد غیر اللہ، ویرید ان نتخذہ ربا کما اتخذت

النصاریٰ عیسیٰ، فأنزل اللہ ھذہ الآیۃ۔

(التفسیر الکبیر، الجزء العاشر صفحہ ۱۹۴، واللفظ لہٗ تفسیر روح المعانی جلد ۵ صفحہ ۹۱ مصر)

ترجمہ: بے شک نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: ''جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور جس نے میری تابعداری کی اس نے اللہ تعالیٰ کی تابعداری کی''
تو منافقوں نے کہا: یہ آدمی کیا کہہ رہا ہے، یہ تو شرک کر بیٹھا ہے۔ حالانکہ اس نے خود ہی غیر اللہ کو معبود بنانے سے روکا ہے۔ اب یہ خود یہی چاہتا ہے کہ ہم اسے رب مان لیں، جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ کو رب بنا لیا تھا، تو (ان کے رد کے لیے) یہ آیت کریمہ نازل ہوئی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ''جس نے رسول کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر لی''۔

دیکھیے! منافقین رسول اللہ ﷺ کے کلمہ پڑھنے کے دعویدار اور انہی کے امتی کہلاتے تھے لیکن اتنے ظالم وسفاک واقع ہوئے کہ انہی کی ذات پاک پر شرک کا فتویٰ لگا رہے ہیں۔ اور اپنے گمان فاسد میں توحید کا دفاع اور تحفظ کر رہے ہیں۔ موجودہ دور کے لوگ بھی توحید کا نام لے کر محبوبان خدا کی رفعتوں اور عظمتوں کا انکار کرتے ہیں۔

سوچیے! کہیں کیا توہین رسالت کا دوسرا نام ''توحید الوہیت'' تو نہیں رکھ لیا گیا؟۔

کیونکہ یہ لوگ توحید، توحید کی رٹ لگا کر ہی مسلمانوں کو بلاوجہ شرک وکفر کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے، جواب طلبی کرو تو کہیں گے کہ ارے صاحب! ہم تو توحید بچا رہے ہیں۔

گویا بالکل منافقین والی ڈگر پر گامزن ہو کر امتِ مصطفی (ﷺ) کو مشرک وکافر بنانے کا

مشن پورا کیا جا رہا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام پر شرک کا فتویٰ:

نجدیوں ، وہابیوں ، سعودیوں اور دیوبندیوں کے امام ، محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ایک موضوع و منگھڑت روایت (کہ آدم علیہ السلام نے شیطان کے بہکاوے میں آ کر اپنے بیٹے کا نام عبدالحارث رکھ دیا) نقل کر کے حضرت آدم علیہ السلام کو بھی مشرک بنا ڈالا ہے اور ایک مردود قول لکھ دیا کہ "شرکآء فی طاعتہ" یعنی حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا سلام اللہ علیہا شیطان کی اطاعت کرنے کا شرک کیا ہے۔ اور اس پر تبصرہ کرتے ہوئے نجدی مذکور نے لکھا ہے:

"یہ شرک محض نام رکھ لینے میں ہے"۔ ملاحظہ ہو!

کتاب التوحید عربی صفحہ ۱۳۱، باب فلماء اتہما صالحا جعلا لہ شرکآء ...... الخ۔

کتاب التوحید مترجم صفحہ ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، "ابوعبداللہ محمد بن یوسف السورتی" مطبوعہ مکتبہ فکر ۱۷۔ اردو بازار لاہور۔

فائدہ: اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے:

اس روایت کا کذب ہمیں معلوم ہے کیونکہ اگر دونوں میاں بیوی سے مراد حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا سلام اللہ علیہا ہوں تو لازم آئے گا کہ وہ دونوں مشرک ہوئے۔ جبکہ حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور معصوم ہیں ان کا شرک کرنا عادۃً محال ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۶۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ پر شرک کا فتویٰ:

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر بھی خارجیوں نے یہی شرک کا فتویٰ چسپاں کر کے اپنی بدبختی کا ثبوت دیا تھا۔ حافظ ابن کثیر دمشقی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

ان خارجیوں کا امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر یہی الزام تھا، انہوں نے برملا کہا:

یا علی اشرکت فی دین اللہ الرجال۔

ترجمہ: اے علی! تو نے اللہ کے دین میں مردوں کو (اللہ کا) شریک بنا دیا ہے۔

(البدایۃ والنھایۃ جلد ۷ صفحہ ۲۸۱ مصر، ونسخہ اخری جلد اول صفحہ ۱۵۰۹، دار ابن حزم)

گویا اہل اسلام کو مشرک قرار دینا دور اول کے منافقوں اور خارجیوں کا وطیرہ ہے۔

جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف سازش:

کچھ اسی طرح کے خیالات ونظریات بعد میں پیدا ہونے والے خارجیوں (نجدیوں، وہابیوں، سعودیوں) کے بھی ہیں۔ ان کے معتبر و مستند عالم محمد بن عبدالوہاب نجدی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو توحید و شرک کی انواع سے بے خبر قرار دیا۔ اور مسئلہ توحید کے متعلق لکھ مارا:

۱......اس مسئلہ کو بہت سے صحابہ نہیں کا نتے تھے۔ (کتاب التوحید ص ۳۸ مترجم، مکتبہ فکر لاہور)

۲......مزید لکھا ہے: جب بعض صحابہ اس قسم کی بات نہ سمجھ سکے تو دوسروں کا نہ سمجھنا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔ (ایضاً ص ۶۴)

ظ......مزید دوٹوک لکھ دیا:

اس قسم کے تبرک کا انکار بھی لا الہ الا اللہ کے معنیٰ میں داخل ہے۔ حالانکہ یہ (شرک) مشکل اور مخفی رہا ان لوگوں (صحابہ) پر۔ (ایضاً)

ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (جو براہ راست اسلام، قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوئے) ہی شرک، توحید اور ایمان کی حقیقتوں سے ناواقف رہے، تو باقی لوگوں کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔

کیا یہ لوگ یہ ثابت نہیں کرنا چاہتے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر شرک کی نوعیت واضح نہ ہو سکی تو ظاہری بات ہے کہ وہ بے توجہی اور انجانے میں مختلف شرکیات کا ارتکاب کرتے رہے ہوں گے۔ معاذ اللہ

ایمانداری سے کہیئے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہی دامن شرک سے اٹا پڑا ہے، تو ان لوگوں کی شرک بین اور مشرک آفرین نگاہوں میں اور کون مسلمان ہے جو اس سے [illegible]ط رہ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں نے اکابرین اسلام پر بھی کفر وشرک کے بے رحم فتوے صادر کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ تفصیل ہماری کتاب ''مطالعۂ وہابیت'' میں ہے۔

تمام مسلمانوں کے خلاف شرک کے فتوؤں کی بوچھاڑ:

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے خارجیوں کے مسلمانوں کے خلاف ایمان شکن اور شرک نواز کرتوتوں سے پردہ اٹھاتے ہوئے لکھا ہے:

انما فسقوا بکتفیر ھم المسلمین مستندین الی تاویل فاسد جرھم ذالک الی استباحۃ دماء مخالفیھم واموالھم والشھادۃ علیھم بالکفر والشرک۔ (فتح الباری جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۰)

ترجمہ: خارجی گروہ صرف اس وجہ سے ہی فاسق قرار پاتا ہے کہ انہوں نے فاسد تاویلوں کا سہارا لے کر مسلمانوں کو کافر قرار دیا، اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ انہوں نے اپنے مخالفین کے خون اور مال واسباب کو مباح جانا اور انہیں کافر و مشرک قرار دیا۔

بعینہٖ یہی حالت دور حاضر کے خارجیوں کی ہے کہ انہوں نے باطل تاویلوں اور بے بنیاد باتوں سے سرکار کریم ﷺ کی امت مسلمہ کو مشرک بنانے کی مذموم تحریک چلا رکھی ہے اور اپنے مکروہ عزائم کو پورا کیا جارہا ہے۔ صرف یارسول اللہ کہنے، بزرگوں کا ادب واحترام کرنے، مزارات پر حاضری دینے، اہل اللہ کی یاد منانے، تبرکات سے برکت حاصل کرنے، حصول فیض کے لیے بزرگان دین سے رابطہ استوار کرنے، اہل تقویٰ کے ہاتھوں کو بوسہ دینے اور سرور کائنات ﷺ کی نورانیت، اختیارات اور علم مبارک کو مان لینے پر شرک وکفر کے فتووں کی مشین گن کھول دی جاتی ہے اور انصاف واعتدال کا خون کرتے ہوئے اندھا دھند مسلمانوں پر گولے برسائے جاتے ہیں، ان کے اموال اور خون کو مباح قرار دیا جاتا ہے۔

ظ......اور اہل اسلام کے خلاف مزید گھناؤنی سازش کرتے ہوئے ان کے عقائد ونظریات کو بگاڑ کر پیش کیا جاتا ہے اور پھر اپنے ماؤف دل کی بھڑاس نکالنے کے لیے یہاں تک کہہ دیا جاتا ہے کہ "ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں"۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۸، از اسماعیل دہلوی مکتبہ سلفیہ لاہور)

ظ......دور حاضر کے خارجیوں کے امام، محمد بن عبدالوہاب نجدی نے لکھ مارا:

تم جان چکے ہو کہ لوگ اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرنے کے باوجود اسلام میں

داخل نہیں ہوتے اور فرشتوں اور نبیوں سے شفاعت کا ارادہ کرنے سے اور ان کے توسل سے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی وجہ سے ان کو قتل کرنا اور ان کا مال لوٹنا حلال ہو گیا ہے۔ (کشف الشبہات صفحہ ۹)

ظ......سلیمان بن سحمان نجدی نے لکھا ہے:

جو کوئی یا رسول اللہ (صلعم) یا۔ یا ابن عباس یا۔ یا عبدالقادر جیلانی اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اس کی دہائی دے...... جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں شرک اکبر کے مرتکب ہیں...... ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے۔۔۔اور ان کے اموال کا لوٹنا مباح ہے۔ (تحفہ وہابیہ اردو ترجمہ الھدیۃ السنیۃ صفحہ ۵۹، از اسماعیل غزنوی)

ظ......شرک سازی کے جذبے کی تکمیل کے لیے اپنا قدم آگے بڑھاتے ہوئے، ابلیسی فکر کو یوں عام کیا جاتا ہے کہ خلیل احمد انبیٹھوی نے رشید احمد گنگوہی کی تائید وتصدیق کے ساتھ لکھا ہے کہ:

شیطان اور ملک الموت کے لیے پوری دنیا کا علم ماننا نص قطعی کے مطابق ہے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے ایسا علم تمام نصوص کے خلاف بھی ہے اور شرک ہے، اس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں۔ ملاحظہ ہو! براہین قاطعہ صفحہ ۵۱۔

ان ظالموں نے اپنی خود ساختہ توحید کو بچانے کی خاطر رسول اللہ ﷺ کی بات کو شریعت سمجھنے اور آپ کی بات سے سند پکڑنے کو بھی شرک لکھ مارا۔ ملاحظہ ہو! تقویۃ الایمان صفحہ ۶۹ مع حاشیہ۔

ایمانداری سے سوچیئے! جو بات شیطان کے حق میں ماننا اسلام توحید اور ایمان کا حصہ ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے حق میں کفر، م شرک اور بے ایمانی کس طرح ہو گی؟

دراصل شیطانی توحید کے یہی کارنامے ہیں، جب دل سے اللہ والوں کی عظمت ختم ہوجاتی ہے، تو ہر طرف شرک ہی نظر آتا ہے، اور انسان اصل توحید سمجھنے سے عاری ہوجاتا ہے کیونکہ آنکھوں اور کانوں پر مہر اور دلوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔

اب آپ ہی بتائیے! کیا اس سے بڑھ کر بھی مسلمانوں کے خلاف کوئی سازش ہوسکتی ہے؟ کیا یہ اس شر الخلق والخلیقہ خارجی پارٹی کی طرف سے ظلم و جفا کاری کی انتہاء نہیں؟ انہیں اپنی ان زبان درازیوں بلکہ بہتان طرازیوں اور افتراء پردازیوں کا حساب قیامت کے دن ضرور دینا پڑے گا۔

اسماعیل دہلوی اور تکفیر مسلمین:

مولوی محمد اسماعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۱ئ) نے ابن تیمیہ حرانی (المتوفی ۷۲۸ھ/ ۱۳۲۸ئ) اور محمد بن عبدالوہاب نجدی (المتوفی ۱۲۰۶ھ) سے بھی چار قدم آگے بڑھ کر اس بے دردی سے مسلمانوں کی تکفیر کی کہ ساری امت محمدیہ کو مشرک وکافر بتانے میں ذرہ برابر جھجک محسوس نہیں کی، چنانچہ اپنے مخصوص پروگرام کے تحت مسلمانوں کو مشرک ٹھہرانے کی بنیاد یوں رکھی تھی:

"سنا چاہیئے کہ شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب لیکن اکثر لوگ شرک و توحید کے معنی نہیں سمجھتے۔ ایمان کا دعویٰ رکھتے ہیں حالانکہ شرک میں گرفتار ہیں"۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۵ مکتبہ سلفیہ لاہور)

موصوف نے چونکہ ایمان کا دعویٰ رکھنے والوں کو مشرک بتانا تھا، اسی لیے عوام کے ذہنوں کو تیار کرنے کی خاطر یہ شگوفہ چھوڑ دیا کہ "شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل

توحید نایاب''۔

اب اپنے شرکیات کی فہرست یوں شروع کرتے ہیں:

''اکثر لوگ پیروں کو، پیغمبروں کو، اماموں کو، شہیدوں کو، فرشتوں کو، پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں۔ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ان کی منتیں مانتے ہیں۔ حاجت برآنے کے لیےان کی نذر نیاز کرتے ہیں۔بلا کے ٹالنے کے لیے اپنے بیٹوں کو ان کی طرف نسبت کرتے ہیں۔کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے۔کوئی علی بخش، کوئی حسین بخش، کوئی پیر بخش، کوئی مدار بخش، کوئی سالار بخش، کوئی غلام محی الدین، کوئی غلام معین الدین۔ان کے جینے کے لیے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھتا ہے۔کوئی کسی کے نام کی بدھی پہناتا ہے، کوئی کسی کے نام کے کپڑے پہناتا ہے۔کوئی کسی کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے۔کوئی کسی کے نام کے جانور کرتا ہے۔کوئی مشکل کے وقت دہائی دیتا ہے۔کوئی اپنی باتوں میں کسی کے نام کی قسم کھاتا ہے۔غرض جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں، وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان انبیاء اور اولیاء سے، اماموں اور شہیدوں سے، فرشتوں اور پریوں سے کر گزرتے ہیں اور دعویٰ مسلمانی کا کیے جاتے ہیں۔سبحان اللہ! یہ منہ اور یہ دعویٰ''۔(تقویۃ الایمان صفحہ ۲۵)

موصوف کے یہ شرکیات یاد رکھیئے اب دوسری فہرست ملاحظہ ہو:

''شرک کے معنیٰ یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں، وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی، جیسے سجدہ کرنا، اس کے نام کا جانور کرنا، اس کی منت ماننی، مشکل کے وقت پکارنا، ہر جگہ حاضر وناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی، سو ان باتوں سے شرک

ثابت ہو جاتا ہے۔ گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ"۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۲۸)

اب مولوی محمد اسماعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ئ) کے شرکیات کی تیسری فہرست ملاحظہ ہو:

"جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے، دور و نزدیک سے پکارا کرے، بلا کے مقابلے میں اس کی دہائی دے اور دشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرے، اس کے نام کا ختم پڑے یا شغل کرے، یا اس کی صورت کا خیال باندھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے یا اس کی صورت کا یا اس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اس کو خبر ہو جاتی ہے۔ اس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں، جیسے بیماری اور تندرستی، کشائش اور تنگی، مرنا اور جینا، غم اور خوشی، سب کی ہر وقت اسے خبر ہے۔ جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے۔ سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے" (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۰)

موصوف کے بتائے ہوئے مشرکوں میں مندرجہ ذیل امور کے قائلوں کا بھی شمار کر لیا جائے:

"جو کوئی کسی اور کو ایسا تصرف ثابت کرے، اس سے مراد مانگے، اس توقع پر نذر نیاز کرے، اس کی منتیں مانے۔ مصیبت کے وقت اس کو پکارے، سو مشرک ہو جاتا ہے" (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۱)

موصوف کے اصطلاحی مشرکوں کی فہرست تو کافی طویل ہے۔ لہٰذا اسی فہرست میں مزید

اضافہ یوں بھی کیا ہے:

"بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں۔ جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، اس کے نام پر مال خرچ کرنا ،اس کے نام کا روزہ رکھانا، اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا، اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لے یہ لوگ اس کے گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور رستے میں اس مالک کا نام پکارنا، نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا، اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا، اس کے گھر کی طرف سجدہ کرنا، اس کی طرف جانور لے جانے، وہاں منتیں ماننی، اس پر غلاف ڈالنا، اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی، التجا کرنی اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی، ایک پتھر کو بوسہ دینا، اس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنی، اس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنی، اس کے گرد روشنی کرنی، اس کا مجاور بن کر اس کی خدمت میں مشغول رہنا۔ جیسے جھاڑو دینی، روشنی کرنی، فرش بچھانا، پانی پلانا، وضو غسل کا لوگوں کے لیے سامان درست کرنا، اس کے کنویں کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا، بدن پر ڈالنا، آپس میں بانٹنا، غائبوں کے واسطے لے جانا، رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلنا، اس کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، گھاس نہ اکھاڑنا، مویشی نہ چگانا۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے اپنے بندوں کو بتائے ہیں۔

پھر جو کوئی کسی پیر پیغمبر کو یا بھوت پری کو یا کسی کی سچی یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے تھان کو، یا کسی کے چلے کو، یا کسی کے مکان کو، یا کسی کے تبرک یا نشان یا تابوت کو، سجدہ کرے، یا رکوع کرے، یا اس کے نام کا روزہ رکھے، یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو، یا جانور

چڑھائے، یا ایسے مکان میں دور دور سے قصد کر کے جائے، یا وہاں روشنی کرے، غلاف ڈالے، چادر چڑھائے، ان کے نام کی چھڑی کرے، ان کی قبر کو بوسہ دے، مورچھل جھلے، اس پر شامیانہ کھڑا کرے، چوکھٹ کو بوسہ دے، ہاتھ باندکر التجا کرے، مراد مانگے، مجاور بن کر بیٹھ رہے، رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے، وہاں کے گردو پیش جنگل کا ادب کرے، اور اسی قسم کی باتیں کرے، سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۳۱، ۳۲)

دہلوی صاحب کے شرکیات کا دریا اپنی پوری طغیانیوں پر تھا، لہٰذا تھمنا کہاں؟ وہابیت کی گنگا میں جمنا کہاں؟ قارئین ابھی نہ اُکتائیں۔ مسلمانوں کو مشرک بتانے کی دہلوی صاحب نے جو فہرست تیار کی اس میں یہ بھی شامل ہے:

”جو کوئی کہ انبیاء اولیاء کی، اماموں، شہیدوں کی، بھوت پری کی اس قسم کی تعظیم کرے، جیسا آڑے کام پر ان کی نذر مانے، مشکل کے وقت ان کو پکارے، بسم اللہ کی جگہ ان کا نام لے، جب اولاد ہو، ان کی نذر نیاز کرے، اپنی اولاد کا نام، عبدالنبی، امام بخش، پیر بخش، رکھے۔ کھیت اور باغ میں ان کا حصہ لگائے۔ جو کھیتی باڑی سے آئے پہلے ان کی نیاز کرے، جب اپنے کام میں لائے، دھن اور ریوڑ میں سے ان کے نام کے جانور ٹھہرائے، پھر ان جانوروں کا ادب کرے، پانی دانے پر سے نہ ہانکے۔ لکڑی پتھر سے نہ مارے۔ کھانے، پینے، پہننے میں رسموں کی سند پکڑے کہ فلانے لوگوں کو چاہیئے، فلانا کھانا نہ کھائیں، فلانا کپڑا نہ پہنیں، حضرت بی بی کی صحنک مرد نہ کھائیں، لونڈی نہ کھائے، جس عورت نے دوسرا خصم کیا ہو وہ نہ کھائے، شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ پینے والا نہ کھائے، برائی اور بھلائی جو دنیا میں پیش آتی ہے اس کو ان کی طرف

نسبت کرے کہ فلانا ان کی پھٹکار میں آکر دیوانہ ہوگیا۔ فلانے کو انہوں نے راندا تو محتاج ہوگیا، فلانے کو نوازا۔ تو اس کو فتح و اقبال مل گیا، قحط فلانے ستارے کے سبب سے پڑا۔ فلانا کام جو فلانے دن شروع کیا تھا یا فلانی ساعت میں سو پورا نہ ہوا، یا یوں کہے کہ اللہ و رسولؐ چاہے گا تو میں آؤں گا، یا پیر چاہے گا تو یہ بات ہو جائے گی، یا اس کے تئیں بولنے میں یا ''معبود''، ''داتا''، ''بے پروا''، ''خداوند خدائیگاں''، ''مالک الملک''، ''شہنشاہ'' بولے یا جب حاجت قسم کھانے کی پڑے تو پیغمبرؐ کی یا علیؓ کی، یا امام کی، یا پیر کی، یا ان کی قبروں کی قسم کھائے۔ سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۳۲، ۳۳)

اب ذرا سجدہ تعظیمی کے بارے میں آنجناب کی ''تحقیق انیق'' ملاحظہ فرمالی جائے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''اس آیت (۷ ۳/ ۴۱) سے معلوم ہوا کہ ہمارے دین میں یوں ہی فرمایا ہے۔ سجدہ کرنا حق خالق ہی کا ہے سو کسی مخلوق کو نہ کیا جائے کہ مخلوق ہونے میں چاند اور سورج، نبی اور ولی برابر ہیں۔ جو کوئی یہ بات کہے کہ اگلے دینوں میں کسی کسی مخلوق کو بھی سجدہ کرتے تھے۔ جیسے فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو کیا اور یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کو، تو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کرلیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ سو یہ بات غلط ہے۔ آدمؑ کے وقت کے لوگ اپنی بہنوں سے نکاح کرلیتے تھے۔ چاہیئے یہ لوگ ایسی ایسی حجتیں لانے والے اپنی بہنوں سے نکاح کرلیں۔ اصل بات یہی ہے کہ بندے کو اللہ کا حکم ماننا چاہیئے جب اس نے جو حکم فرمایا اس کو جان و دل سے قبول کرلینا چاہیئے اور حجت نہ نکالے کہ اگلے لوگوں پر تو یہ حکم نہ تھا ہم پر کیوں ہوا؟ ایسی حجتیں لانے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے''۔ (تقویۃ

الایمان صفحہ ۶۵)

بزرگوں کے سامنے ادب سے کھڑا ہونا بھی شرک ہے، لیجیے موصوف کی زبانی ملاحظہ فرمایئے:

''اس آیت (۱۶ / ۷۲) سے معلوم ہوا کہ ادب سے کھڑا ہونا، اس کو پکارنا اور اس کا نام جپنا انہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائے ہیں۔ اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے''۔ (تقویۃ الایمان ۶۵)

دہلوی صاحب اپنے اصطلاحی مشرکوں کی فہرست پیش کرتے ہوئے آگے یوں وضاحت فرماتے ہیں:

''اس قسم کے کام کسی اور کی تعظیم کے لیے نہ کیا چاہیئں کسی کی قبر یا چلے پر یا کسی کے تھان پر دور دور سے قصد کرنا سفر کی رنج و تکلیف اٹھا کر میلے کچیلے ہو کر وہاں پہنچنا وہاں جا کر جانور چڑھانے منتیں پوری کرنی، کسی قبر یا مکان کا طواف کرنا، اس کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، گھاس نہ اکھاڑنا اور اس قسم کے کام کرنے اور ان سے کچھ دین و دنیا کے فائدہ کی توقع رکھنا، یہ سب شرک کی باتیں ہیں۔ ان سے بچنا چاہیئے''۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۶۷)

اسی سلسلہ شرکیات وہابیہ کی آخری عبارت پیش خدمت ہے، اس کے شرکیات عجیب سے عجیب تر ہیں:

''اس آیت (۶ / ۱۴۵) سے معلوم ہوا کہ جانور کسی مخلوق کے نام کا نہ ٹھہرایئے اور وہ جانور حرام اور ناپاک۔ اس آیت میں کچھ اس بات کا مذکور نہیں کہ اس جانور کے ذبح کرنے کے وقت کسی مخلوق کا نام لیجیئے جب حرام ہو۔ بلکہ اتنی ہی بات کا

ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہاں کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہے، سو وہ حرام ہو جاتا ہے، پھر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کر دیجیے، ولی کا یا نبی کا، باپ کا یا دادے کا، بھوت کا یا پری کا، وہ سب حرام ہے اور ناپاک، اور کرنے والے پر شرک ثابت ہو جاتا ہے"۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۶۷)

مناسب نظر آتا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ئ) نے جن جن کاموں کے کرنے والوں کو مشرک بتایا ان کی مذکورہ عبارات کی روشنی میں ایک فہرست پیش کر دی جائے جو اس طرح بنتی ہے:

۱......جس نے مشکل کے وقت کسی نبی یا ولی کو پکارا، تو مشرک۔

۲......ان کی منتیں مانیں، تو مشرک۔

۳......ان کی نذر و نیاز دی، تو مشرک۔

۴......بلا ٹلنے کے لیے اپنے کسی بیٹے کو ان کی طرف منسوب کیا، تو مشرک۔

۵......اپنے کسی بیٹے کا نام عبد النبی، علی بخش، حسین بخش، پیر بخش، مدار بخش یا غلام محی الدین، وغیرہ رکھا، تو مشرک۔

۶......کسی بزرگ کے نام کے غریبوں کو کپڑے پہنائے، کھانا کھلایا، تو مشرک۔

۷......کسی بزرگ کے نام کا جانور ذبح کیا، تو مشرک۔

۸......کسی بزرگ کے نام کی قسم کھائی، تو مشرک۔

۹......کسی کو سجدہ تعظیمی کیا، تو مشرک۔

۱۰......کسی کو اللہ کا بندہ سمجھ کر بعطائے الٰہی حاضر و ناظر سمجھا، تو مشرک۔

۱۱......کسی بزرگ کو خدا کی عطا سے تصرف کی قدرت مانی، تب بھی مشرک۔

۱۲......اٹھتے بیٹھتے وقت کسی کا نام لیا جیسے کلمہ یا درود کا ورد کرتا رہے، تو مشرک۔

۱۳......دور سے کسی بزرگ کو پکارا، تو مشرک۔

۱۴......نزدیک سے کسی بزرگ کو پکارا، تب بھی مشرک۔

۱۵......مصیبت کے وقت کسی بزرگ کی دہائی دی، تو مشرک۔

۱۶......کسی بزرگ کا نام لے کر دشمن پر حملہ کیا، جیسے عموماً مجاہدین یا علی کہہ کر حملہ کرتے ہیں تو مشرک۔

۱۷......کسی بزرگ کے نام، کا ختم پڑھا، جیسا کہ تمام سلاسل میں صدہا سال سے مروج ہے، تو مشرک۔

۱۸......اپنے پیر یا کسی بزرگ کا شغل کیا، جیسا کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہٗ نے خاص طور پر تعلیم دی ہے، تو مشرک۔

۱۹......کسی بزرگ کی صورت کا خیال کیا، تو مشرک۔

۲۰......کسی بزرگ کو اپنے حالات سے خبردار مانا، جیسے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی (المتوفی ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ئ) نے پیروں کی شان بتائی ہے، تو مشرک۔

۲۱......جو کسی بزرگ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا، تو مشرک۔

۲۲......جس نے کس بزرگ کے نام پر مال خرچ کیا، وہ مشرک۔

۲۳......جو کسی بزرگ کے گھر کی طرف سفر کر کے گیا، تو مشرک۔

۲۴......جو کسی بزرگ کی طرف جاتے ہوئے نامعقول باتیں کرتے ہوئے نہ گیا، وہ مشرک۔

۲۵......جو بزرگ کی طرف جاتے وقت شکار کرتا ہوا نہ گیا، وہ مشرک۔

۲۶......کسی بزرگ کے لیے جانور لے گیا، تو مشرک۔

۲۷......کسی بزرگ کے مزار پر چادر ڈالی، تو مشرک ہو گیا کیونکہ چادر تو دہلوی صاحب کے خدا کے مزار پر ڈالنی چاہیئے تھی۔

۲۸......کسی بزرگ کے آستانے پر جا کر خدا سے دعا مانگی، تو مشرک۔

۲۹......کس کے مزار پر جا کر اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی مرادیں مانگیں، تو مشرک۔

۳۰......کسی بزرگ کے آستانے کی کسی دیوار سے اپنا منہ لگایا یا چھاتی ملی، تو مشرک۔

۳۱......کسی بزرگ کے مزار کا غلاف پکڑ کر خدا سے دعا مانگی، تو مشرک۔

۳۲......کسی مزار پر روشنی کی، تو مشرک۔

۳۳......جس نے کسی مزار کے پاس فرش بچھایا، تو مشرک۔

۳۴......جس نے مزار کا مجاور بن کر کسی کو پانی پلایا، تو مشرک۔

۳۵......جس نے مزار پر آنے جانے والوں کی خاطر وضو وغسل کے پانی کا خیال رکھا، تو مشرک۔

۳۶......جس نے مزار کا خدمت گار بن کر وہاں جھاڑو دی، وہ مشرک۔

۳۷......جس نے کسی بزرگ کے کنوئیں کے پانی کو برکت والا سمجھا، تو مشرک۔

۳۸......وہ پانی بدن پر ڈالا، تو مشرک۔

۳۹......اسے آپس میں بانٹا، تو مشرک۔

۴۰......اسے غائبوں کے واسطے لے گیا، تو مشرک۔

۴۱......کسی بزرگ یا مزار سے لوٹتے وقت اگر اس کی طرف پیٹھ نہ کی، تو مشرک۔

۴۲......کسی بزرگ کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کیا، تو مشرک۔ جیسا کہ از روئے

احادیث مسلمان مدینہ طیبہ اور اس کے گردو پیش کو حرم مانتے اور ان مقامات کا ادب کرتے ہیں، ایسا ادب کرنے والے موصوف کے نزدیک سب مشرک۔

۴۳......وہاں شکار نہ کیا، تو مشرک۔

۴۴......وہاں کے درخت نہ کاٹے، تو مشرک۔

۴۵......وہاں کی گھاس نہ اکھاڑی، تو مشرک۔

۴۶......وہاں مویشی نہ چگائے، تو مشرک۔

۴۷......کسی بزرگ کی قبر کو بوسہ دیا، تو مشرک۔

۴۸......مور چھل جھلا تو مشرک، کیونکہ یہ کام بھی موصوف کے خدا نے اپنے لیے خاص کیا ہوا ہے کہ اسی پر مور چھل جھلا جائے۔

۴۹......کسی بزرگ کے مزار پر شامیانہ کھڑا کر دیا کہ آنے والوں کو دھوپ کی تکلیف نہ ہو تو مشرک، کیونکہ یہ کام بھی موصوف کے خدا نے اپنے ساتھ خاص کیا ہوا ہے۔

۵۰......جس نے کھیت یا باغ میں کسی بزرگ کا ازراہ عقیدت وخدمت حصہ رکھ لیا، وہ مشرک۔

۵۱......کھیتی باڑی میں سے جو حصہ آئے اس میں سے پہلے کچھ کسی بزرگ کی نذر کر دیا، تو مشرک۔

۵۲......دھن اور ریوڑ میں سے ان کے نام کا جانور ٹھہرا دیا، تو مشرک۔

۵۳......ایسے جانور کا کوئی ادب لحاظ کیا، تو مشرک۔

۵۴......اس جانور کو پانی پینے سے نہ روکا، تو مشرک۔

۵۵......اگر اس جانور کو لکڑی یا پتھر سے نہ مارا، تو مشرک۔

۵۶......کھانے پینے میں رسم ورواج کی سند پکڑی، تو مشرک۔

۵۷......اگر کھانے یا پہننے پر کسی قسم کی مصلحتاً بھی پابندی عائد کی، تو مشرک۔

۵۸......اگر بی بی کی صحنک کا کھانا، شاہ ولی اللہ وشاہ عبدالعزیز اور ان کے سارے خانوادے کی طرح مردوں کو نہ کھلایا، تو مشرک۔

۵۹......یہی کھانا اگر دوسرا خاوند کرنے والی عورت کو نہ کھلایا، تو مشرک۔

۶۰......شاہ عبدالحق کا توشہ اگر حقہ پینے والے کو نہ کھلایا، تو مشرک۔

۶۱......اگر کسی نے یہ کہا یہ آدمی فلاں بزرگ کی گستاخی کرنے کی وجہ سے دیوانہ ہوا ہے، تو ایسا کہنے والا مشرک۔

۶۲......اگر کسی کی محتاجی کا سبب اس کا بزرگوں کی بارگاہ میں گستاخ ہونا بتایا، تو مشرک۔

۶۳......اگر کہے کہ فلاں شخص کو کسی ولی یا نبی نے نوازا تھا، تو ایسا کہنے والا مشرک۔

۶۴......کسی ساعت کو نحس مانا، تو مشرک۔

۶۵......اگر کہا کہ اللہ ورسول چاہے گا تو میں آؤں گا، یا فلاں کام کرسکوں گا، تو ایسا کہنے والا بھی مشرک۔

۶۶......اگر خدا کے سوا کسی کو داتا کہا، تو مشرک۔

۶۷......اگر خدا کے سوا کسی کو بے پروا کہہ دیا، تب بھی مشرک۔

۶۸......اگر کسی انسان کو شہنشاہ کہہ دیا، تو مشرک۔

۶۹......کسی بزرگ کے نام کی قسم کھائی، تو مشرک۔

۷۰......اگر سجدہ تعظیمی کو شرک نہ سمجھا تو اس کے خلاف قرآن وحدیث سے دلائل پیش کرنے لگا، تو کافر۔

۷۱......اگر کسی بزرگ کے سامنے بے ادبی کے انداز میں کھڑا نہ ہوا، تو مشرک۔

۷۲...... اگر کسی بزرگ کے پاس میلے کچیلے کپڑوں سے پہنچا، تو مشرک۔

۷۳...... اگر کوئی کہے کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے، تو مشرک۔

۷۴...... کہے کہ یہ بکرا شیخ سدو کا ہے، تو مشرک۔

۷۵...... اگر کہہ دیا کہ یہ مرغی میری بیوی کی ہے، تو مشرک۔

۷۶...... کہہ بیٹھا کہ یہ اونٹ میرے لڑکے کا ہے، تو مشرک۔

۷۷...... کہہ دیا کہ یہ بھیڑ میرے والد محترم کی ہے، تو مشرک۔

۷۸...... اگر کہا کہ یہ بھینس میرے دادا جان کی ہے، تو مشرک۔

۷۹...... جو حرمت کے لیے بوقت ذبح غیر خدا کا نام لینا مراد لے، وہ مشرک۔

۸۰...... جو ایسے جانور کا گوشت کھانا حرام اور ناپاک تسلیم نہ کرے، وہ مشرک۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

آہ ظالم تلخ حقیقت جتنے سفینے غرق ہوئے

اکثر اپنی موج میں ڈوبے، طوفاں سے ٹکرائے کم

قارئین کرام! یہ تھا محمد اسماعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ئ) کا ایک سوچے سمجھے اور سیکھے سکھائے منصوبے کے تحت مسلمانوں کو کافرومشرک ٹھہرانے کا زبانی جمع خرچ۔

اس فہرست کو سامنے رکھیے، تقویۃ الایمان سے مطابقت کر کے سوچیئے! اگر تعلیمات قرآن وحدیث اور تصانیف علمائے دین پر نظر ہے تو بتایئے کیا موصوف کے اس خانہ ساز شرک سے امت محمدیہ کا کوئی ایک فرد بھی بچ سکا ہے؟ بات دراصل یہ تھی کہ موصوف

نے محمد بن عبدالوہاب (المتوفی ۱۲۰۶ھ) کی طرح مسلمانوں کو کافر و مشرک ٹھہرا کر اپنے خارجی ہونے کا عملی ثبوت بھی پیش کرنا تھا۔ مسلمانوں سے قتل و قتال کر کے اپنی ہوسِ ملک گیری کو تسکین دینی تھی۔(اقتباس از: برطانوی مظالم کی کہانی علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری کی زبانی صفحہ ۳۴۷ تا ۳۵۸)

مشرکین کی وکالت:

یہ لوگ اپنی سرکشی میں یہاں تک آگے نکل گئے ہیں کہ مسلمانوں کو مشرک بناتے بناتے جو لوگ واقعی کافر و مشرک ہیں ان کی صفائی دے کر ان کے ساتھ اپنے قلبی تعلق کا اظہار کر رہے ہیں، مثلاً:

۱......صادق سیالکوٹی نے لکھا ہے: مسلمان کلمہ گو شرک کرتے ہیں، اور بعض تو اشراک باللہ میں مشرکین مکہ کے کان کترلیتے ہیں۔(انوار التوحید صفحہ ۴۷)

۲......عطاء اللہ ثاقب نے لکھا ہے:

اور اس (مشرکین عرب کے شرک) سے بھی بڑھ کر شرک آج لوگوں میں پایا جاتا ہے۔(حاشیہ قرۃ عیون الموحدین مترجم صفحہ ۱۷۳)

۳......نور حسین گرجاکھی نے مسلمانوں پر بہتان باندھا ہے کہ:

آج کل مسلمان کہلانے والے تو اپنے بزرگوں کو مستقل بالذات خدائی اختیارات کے مالک سمجھ بیٹھے ہیں۔(التوحید صفحہ ۴۳، از خالد گرجاکھی)

یہ جھوٹ، بکواس، افتراء اور شیطنت ہے کیونکہ کوئی مسلمان ایسا گندا عقیدہ نہیں رکھتا۔ لیکن اس شخص پر خدا کی طرف سے پھٹکاریوں پڑی ہے کہ مسلمانوں کے مقابلے میں

مشرکوں کی صفائی دینے لگا......لکھا ہے: مشرکین مکہ مستقل بالذات باختیار سمجھ کر بزرگوں کونہیں پوجتے تھے۔ (ایضاً صفحہ ۴۲)

مشرکین "بتوں" کو پوجتے تھے لیکن اس بدبخت نے "بزرگوں" کا جملہ لکھ کر بزرگان دین کی توہین کی ہے۔ معاذ اللہ

۴......سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے مشرکین کی وکالت کا حق ادا کرتے ہوئے لکھا ہے:

آج کل کے کلمہ گو مشرکین مکہ وعرب کو بھی چند قدم پیچھے چھوڑ کر ان پر بھی سبقت لے گئے ہیں۔ (گلدستہ توحید صفحہ ۱۲)

۵......نجدیوں، وہابیوں سعودیوں اور دیوبندیوں کے امام، محمد بن عبدالوہاب نجدی نے بھی مشرکین کی اس طرح وکالت کی ہے فاعلم ان شرک الأولین أخف من شرک اہل زماننا۔ (کشف الشبہات صفحہ ۱۷)

ترجمہ: پہلے مشرکین کا شرک ہمارے زمانہ کے مشرکین سے ہلکا تھا۔

ان لوگوں کی سازشوں اور بے اعتدالیوں کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم شرک اور اس کی حقیقت سے آگاہ ہوں، تاکہ ان کے مکروفریب کا رد وابطال کر سکیں۔ اور اپنی اور دیگر مسلمانوں کے ایمان اور عشق ومحبت کا دفاع کر سکیں۔

لہٰذا ہم سب سے پہلے قرآن وحدیث سے شرک کی مذمت، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں شرک کا معنیٰ ومفہوم اور اس کی اقسام بیان کریں گے، اس کے علاوہ اشتراک لفظی کی وضاحت اور پھر ان امور کا ذکر کریں گے جنہیں مخالفین نے اپنی جہالت وکم عقلی یا سفاہت ولاشعوری کی بناء پر شرک خیال کر رکھا ہے، جبکہ اسلامی اصولوں کے تحت وہ ہرگز ہرگز شرک نہیں ہیں۔ اور آخر میں ہر عام وخاص پر یہ واضح کر دیں گے کہ مسلمانوں کو

مشرک بنانے والے یہ غیر مقلد وہابی اور دیو بندی لوگ خود بہت بڑے مشرک ہیں لیکن اپنی شرکیات پر پردہ ڈالنے کے لیے شرک شرک کا شور مچا رکھا ہے۔

اور یہ بات ہم ان کی مسلمہ کتب سے پیش کریں گے جس سے ہر منصف مزاج شخص جان لے گا کہ ان لوگوں نے دوسروں پر شرک کا الزام عائد کرنے کے لیے جو خود ساختہ معیار قائم کر رکھا ہے اس کی روشنی میں یہ لوگ اپنے نامہ اعمال کے آئینے میں خود کتنے بڑے مشرک ہیں۔

ہم نے مخالفین کی کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ تصویر کے دونوں رخ دکھا دیئے ہیں ہمیں امید ہے کہ اہل انصاف کے ہاں اس کاوش کو سراہا جائے گا اور سادہ لوح عوام کے خلاف چلائی گئی مخالفین کی ''مشرک سازی کی تحریک'' کی حقیقت بھی چھپی نہیں رہے گی اگر مخالفین بھی اس تحریر کو غور و فکر کے ساتھ پڑھیں تو شاید انہیں بھی راہ ہدایت مل جائے ورنہ اہلسنّت کے لیے یہ کاوش سنی مسلمانوں کو مشرک کہنے والے منہ پھٹ اور زبان دراز وہابیوں کے مونہوں کو لگام دینے کے لیے کافی ہے۔ واللہ الہادی والموفق

شرک اور اس کی حقیقت

شرک بہت بڑا جرم ہے، کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ہے، شرک کرنے والے کی بخشش نہیں ہوتی وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس پر قرآن وحدیث کے بے شمار دلائل موجود ہیں۔

دور حاضر میں مسلمانوں کو مشرک بنانے کی ایک سوچی سمجھی تحریک پورے زوروں پر ہے

، جو اہل اسلام کے جائز امور کو بھی اپنی شرک ساز نگاہ سے دیکھتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو مشرک بنا دیتے ہیں، سطور ذیل میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک تحقیق پیش خدمت ہے......اسے پڑھیں، سمجھیں اور سادہ لوح عوام کو مشرک بنانے والوں کی حقیقت کا اندازہ لگائیں!

شرک کی مذمت:

قرآن وحدیث میں جگہ جگہ شرک کی مذمت کی گئی ہے۔

ظ...ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الشرک لظلم عظیم...الآیۃ (لقمان، ۱۳)

ترجمہ: بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

ظ...مزید ارشاد فرمایا: ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذٰلک لمن یشآء ط ومن یشرک باللہ فقد افترٰی اثما عظیماً...الآیۃ (النسآئ، ۴۸)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کو نہیں معاف کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور جو اس کے علاوہ ہو اس کو جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو یقیناً اس نے بہت بڑے گناہ کا بہتان باندھا۔

ظ...مزید ارشاد فرمایا: ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذٰلک لمن یّشآء ج ومن یشرک باللہ فقد ضل ضللاً بعیداً...الآیۃ (النسآء، ۱۱۶)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کو نہیں معاف کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور جو اس کے علاوہ ہو اس کو جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور جس نے اللہ کے

ساتھ شرک کیا تو وہ بہت دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔

ظ... مزید فرمایا: انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماؤہ النار ط وما للظلمین من انصار... الآیۃ (المآئدہ، ۷۲)

ترجمہ: بلاشبہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

ظ... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے فقال الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثا الاشراک باللہ...... الحدیث (مسلم جلد ۱ صفحہ ۶۴)

آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟ (وہ) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ہے۔

ظ... حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے:

قال رسول اللہ ﷺ الکبائر الاشراک باللہ...... الحدیث۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۷)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہوں میں (پہلا گناہ) شرک کرنا ہے۔

ظ... حدیث پاک میں ہے:

لاتشرک باللہ وان قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ... الحدیث (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸)

اللہ کے ساتھ شریک نہ کر اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے۔

ظ...... جبکہ ایک روایت کا یہ مضمون ہے:

اللہ کے ساتھ شرک نہ کر اگرچہ تجھے کاٹ (قتل کر) دیا جائے یا تجھے جلا دیا جائے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۳۰۱)

شرک کا معنیٰ ومفہوم:

شرک: حصہ داری، ہمسری اور برابری کو کہتے ہیں اور شریک: حصہ دار، ہمسر اور برابر کو کہا جاتا ہے۔ شرعی اعتبار سے کسی کو اللہ تعالیٰ کی طرح ماننا، اس کے برابر جاننا، اس کا ہمسر اور حصہ دار ماننا یا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت کرنا اور اسے عبادت کے لائق سمجھنا شرک کہلاتا ہے (ملخصا از شرح عقائد ۷۷، مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب نمبر ۲۶۶، دفتر سوئم، مکتوب نمبر ۱۷، اشعۃ اللمعات، تکمیل الایمان وغیرہ)

نوٹ:۔ غیر مقلد نجدی وہابیوں کے مصنف، محمد صادق سیالکوٹی نے ''شرک کسے کہتے ہیں؟'' کا عنوان دے کر لکھا ہے:

خدا کی ذات، صفات، اور اس کی ہر قسم کی عبادت میں کسی کو شریک (CO.SHARER) جاننا شرک (PARTNERSHIP) کہلاتا ہے۔

(انوار التوحید صفحہ ۱۴۸)

اقسام شرک: شرک کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں:

۱......شرک فی الذات۔ ۲......شرک فی الصفات۔ ۳......شرک فی العبادت

۱......شرک فی الذات:

اللہ کی ذات میں کسی کو شریک کرنا، مطلب یہ ہے کہ اللہ کی ذات جیسی کسی اور کی ذات ماننا، یعنی کسی کو اللہ جیسا سمجھنا۔ اللہ تعالیٰ کی کیا شان ہے؟

وہ واجب الوجود، قدیم، الہ، معبود، مسجود مستقل بالذات یعنی ازلی ابدی، ہمیشہ سے ہے

اور ہمیشہ تک رہے گا۔اس کی اولاد نہیں، بیوی نہیں، ماں باپ، خاندان، قبیلہ اور وطن نہیں۔وہ نسل، نسب اور برادری سے پاک ہے۔وہ کسی کا محتاج نہیں، اس نے سب کو پیدا کیا ہے، لیکن اسے کسی نے پیدا نہیں کیا۔اسے نیند، اونگھ، اور موت نہیں آتی، وہ بھول چوک، تھکن، جہل وغیرہ سے پاک ہے۔

اب اسی طرح کسی اور کی ذات تسلیم کی جائے اور یہ باتیں اس میں مانی جائیں تو یہ شرک فی الذات ہوگا۔

الحمد للہ! کوئی عام مسلمان بھی یہ باتیں باقی مخلوق تو رہی ایک طرف، رسول اکرم ﷺ کی ذات مبارک میں بھی نہیں مانتا۔ہمارے نزدیک ساری مخلوق سمیت آپ ﷺ بھی ممکن الوجود اور حادث ہیں، آپ اللہ تعالیٰ کے محتاج اور انسانی و بشری اوصاف سے متصف تھے، گو دوسروں سے امتیازی شان کے ساتھ ہی سہی۔

شرک فی الصفات:

اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک کرنا، مطلب یہ ہے کہ اللہ کی صفات جیسی صفتیں کسی اور میں تسلیم کرنا، اللہ کی صفات کیسی ہیں؟

ازلی، ابدی، مستقل، غیر فانی، اسے وہ صفات کسی نے عطا نہیں کیں اور نہ ہی وہ ان صفات میں کسی کا محتاج ہے۔یہ عقیدہ کسی اور کے متعلق رکھنا شرک فی الصفات ہے۔

الحمد للہ! ہم مسلمان اس شرک سے بھی [illegible]ظ ہیں، ہمارے نزدیک خود رسول اللہ ﷺ کی

صفات بھی حادث اور غیر مستقل ہیں، اللہ کی عطا کی ہوئیں، اور آپ ان صفات میں اللہ کے محتاج ہیں، آپ اپنی صفات میں بھی دوسرے لوگوں سے ممتاز ہیں۔

ان دونوں قسموں کی تردید کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لیس کمثلہ شئی۔۔۔الآیۃ (الشوریٰ، ۱۱)

ترجمہ: اس جیسی کوئی چیز نہیں۔ نہ ذات میں اور نہ ہی صفات میں۔

ظ......مزید فرمایا: قل ھو اللہ احد ہ اللہ الصمد ہ لم یلد ولم یو لد ہ ولم یکن لہ کفواً احد ہ (الاخلاص)

ترجمہ: اعلان کردیں! وہ اللہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ ہی اسے کسی نے جنا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

شرک فی العبادۃ:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق قرار دینا، کیونکہ عبادت کے لائق فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے، مخلوق میں سے کسی نبی، ولی، بزرگ کو بھی خواہ رسول اکرم ﷺ ہی کیوں نہ ہوں عبادت کے مستحق سمجھنا شرک فی العبادۃ کہلاتا ہے۔

الحمدللہ! مسلمان صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں کسی نبی، ولی، فرشتے اور جن وغیرہ کی عبادت نہیں کرتے، مسلمان آج بھی یہی کلمہ پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ۔

شرک کی اس قسم کی تردید کے لیے ارشاد فرمایا:

ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا۔۔۔الآیۃ (الکہف، ۱۱۰)

ترجمہ: اور وہ اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

ظ......مزید فرمایا: والٰھکم الہ واحد... الآیۃ (البقرہ، ۱۶۳)

ترجمہ: اور تمہارا معبود (صرف) ایک ہی معبود

ظ......مزید فرمایا: وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ... الآیۃ (الاسرائ، ۲۳)

ترجمہ: اور تیرے پروردگار کا فیصلہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو۔

لفظی اشتراک کی وضاحت:

اگر کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ جب شرک فی الصفات منع ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کو بھی حاجت روا، مشکل کشا، مددگار، شافی الامراض اور دافع البلاء کہا جاتا ہے لیکن یہی صفتیں بندوں میں بھی مانی جاتی ہیں، تو کیا یہ شرک نہیں؟

جواب یہ ہے کہ بعض اوقات ایک لفظ اللہ تعالیٰ پر بھی بولا جاتا ہے اور اسی لفظ کا اطلاق مخلوق پر بھی ہوتا ہے، اسے ''اشتراک لفظی'' کہا جاتا ہے۔ اور یہ چیز قرآن وحدیث اور روزمرہ کی بول چال میں بہت عام ہے لیکن چونکہ ذات کے بدل جانے سے لفظ کے معنی ومفہوم میں بھی بہت ساری تبدیلی آجاتی ہے، اس لیے اسے شرک قرار نہیں دیا جاتا کیونکہ جب ایک لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے بولا جائے اور وہی لفظ مخلوق کے لیے بولا جائے تو ذات باری تعالیٰ کے لیے اس لفظ کا اور مفہوم ہوتا ہے جبکہ مخلوق کے لیے وہ لفظ اور معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ شرک میں برابری ہوتی ہے اس لیے جب تک معنیٰ میں برابری نہ پائی جائے شرک نہیں ہوسکتا۔

اس کی چند مثالیں قرآن مجید سے ہی پیش خدمت ہیں:

ظ......اللہ تعالیٰ رؤف ورحیم ہے:

ان اللہ بالناس لرءوف رّحیم۔(البقرہ، ۱۴۳)

اس نے حضور اکرم ﷺ کو بھی رؤف ورحیم کہا ہے:

بالمؤمنین رءوف رّحیم۔(التوبۃ، ۱۲۸)

ظ......**اللہ تعالیٰ ''اعلیٰ'' ہے:**

سبح اسم ربک الاعلی۔(الاعلیٰ، ۱)

یہی لفظ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے لیے بولا گیا ہے:

انک انت الاعلی۔(طٰہٰ، ۶۸)

تمام ایمان والوں کو بھی ''اعلیٰ'' فرمایا ہے:

وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔۔۔الآیۃ(اٰل عمران، ۱۳۹)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وانتم الاعلون۔۔۔الآیۃ(محمد، ۳۵)

ظ......**اللہ عظیم ہے:**

وھو العلی العظیم۔(البقرہ، ۲۵۵)

ظ......**مزید فرمایا:** فسبح باسم ربک العظیم۔(الواقعہ، ۹۶)

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے خلق کو بھی عظیم کہا ہے:

وانک لعلیٰ خلق عظیم۔(القلم، ۴)

ظ......**اللہ کریم ہے:**

یاآیھا الانسان ماغرک بربک الکریم۔(الانفطار، ۶)

اس نے اپنے محبوب کو بھی کریم کہا ہے۔

انہ لقول رسول کریم۔ (التکویر، ۱۹)

ظ۔۔۔ اللہ مولیٰ ہے:

انت مولٰنا۔۔۔ الآیۃ (البقرۃ، ۲۸۶)

مزید فرمایا: بل اللہ مولٰکم۔۔۔ الآیۃ (اٰل عمران، ۱۵۰)

اس نے حضرت جبریل علیہ السلام اور نیک بندوں کو بھی مولا کہا:

فان اللہ ھو مولٰہ وجبریل وصالح المؤمنین۔۔۔ الآیۃ (التحریم، ۴)

ظ۔۔۔ اللہ علیم ہے:

ان اللہ بکل شئی علیم۔ (البقرہ، ۲۳۱)

اس نے بندوں کو بھی علیم کہا ہے:

وفوق کل ذی علم علیم۔ (یوسف، ۷۶)

ظ۔۔۔ اللہ بھی "ولی" ہے اور اس کا رسول اور ایمان والے بھی ولی ہیں۔

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا۔۔۔ الآیۃ (المآئدہ، ۵۵)

ظ۔۔۔ اللہ تعالیٰ صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے:

قل للہ المشرق والمغرب یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

(البقرۃ، ۱۴۲)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی صراط مستقیم کی ہدایت دیتے ہیں:

وانک لتھدیٓ الی صراط مستقیم۔ (الشوریٰ، ۵۲)

ظ۔۔۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دونوں دینے والے ہیں (داتا) ہیں۔

سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہٗ۔۔۔ الآیۃ (التوبۃ، ۵۹)

ظ . . . اللہ اور اس کا رسول دونوں غنی کرنے والے (غریب نواز) ہیں:

اغنٰھم اللہ ورسولہ من فضلہ . . . الآیۃ (التوبۃ، ۷۴)

ظ . . . اللہ شہید ہے:

واللہ شھید علی ما تعلمون۔ (آل عمران، ۹۸)

اور رسول ﷺ بھی شہید ہیں۔

ویکون الرسول علیکم شھیدا . . . الآیۃ (البقرہ، ۱۴۳)

آج ہر فرقہ اپنے لوگوں کو بھی شہید کہتا پھرتا ہے۔

ظ . . . حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے:

الحمد للہ رب العالمین . . . الآیۃ (الفاتحہ، ۱)

اور قرآن نے رسول کریم ﷺ کو "محمد" کہہ کر یاد کیا ہے:

محمد رسول اللہ . . . الآیۃ (الفتح، ۲۹)

جس کا معنی ہے اَلَّذِیْ یُحْمَدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ کَرَّۃً بَعْدَ کَرَّۃٍ

وہ ذات جس کی بار بار تعریف ہوتی رہے اور کبھی ختم نہ ہو۔

تو ثابت ہوا کہ حمد، مصطفی ﷺ کے لیے بھی ہے۔

ظ...... اللہ سمیع و بصیر ہے:

ان اللہ کان سمیعا بصیرا۔ (النسآئ، ۵۸)

اس نے ہر انسان کو سمیع و بصیر بنایا ہے:

فجعلنٰہ سمیعا بصیرا۔ (الدھر، ۲)

ظ . . . اللہ تعالیٰ موت دیتا ہے:

اللہ یتوفی الانفس حین موتھا . . . الآیۃ(الزمر، ۴۲)

ملک الموت اور دیگر فرشتے بھی موت دیتے ہیں:

قل یتوفٰکم ملک الموت . . . الآیۃ(السجدہ، ۱۱)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

اذا جآء احدکم الموت توفتہ رسلنا . . . الآیۃ(الانعام ۶۱)

تیسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

الذین تتوفھم الملٰئکۃ طیبین . . . الآیۃ(النحل، ۳۲)

"علاوہ ازیں قرآن مجید اور احادیث مقدسہ میں بہت ساری ایسی مثالیں موجود ہیں۔ سمجھ دار لوگوں کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

مذکورہ الفاظ خالق اور مخلوق دونوں پر بولے گئے ہیں، لیکن شرک نہیں، کیونکہ ان کے معنی ومفہوم میں برابری نہیں ہے وجہ یہ ہے کہ اللہ کی یہ صفتیں ذاتی، مستقل، دائمی اور قدیم ہیں جبکہ مخلوق کی یہ صفتیں عطائی، غیر مستقل، غیر دائمی اور حادث ہیں۔ ایسے ہی محبوبان خدا کو حاضر وناظر، غیب جاننے والے، مددگار، مشکل کشا، حاجت روا اور داتا وغیرہ کہنا جائز ہے، شرک نہیں، کہ وہ ان تمام صفات ومراتب میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔

درج ذیل مضمون بغور ملاحظہ فرمائیں اور اپنے عقائد کی اصلاح کریں!

کیا اللہ کافی نہیں؟

عوام الناس کو ورغلانے کے لیے عام طور پر یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ کسی نبی ولی کو مشکل کشا، حاجت روا، غوث اور مددگار ماننے کی ضرورت نہیں کیونکہ "ہمارے لیے اللہ

ہی کافی ہے''۔

جواباً......گذارش ہے کہ کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے کافی ہونے کا انکار نہیں کرتا لیکن اس جملے کا یہ معنیٰ ہرگز نہیں ہے کہ''اللہ کافی ہے'' تو اب نبیوں، ولیوں کی کوئی ضرورت نہیں ان سے رابطہ نہیں کرنا چاہیئے، وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اگر یہ بات درست ہوتی تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنا نائب وترجمان بنا کر دنیا میں بھیجتا ہی کیوں؟ مخلوق کو ان سے رابطے کا حکم کیوں دیتا؟۔قرآن مجید میں جگہ جگہ ان کی عظمتیں کیوں بیان کرتا؟، انہیں اپنا گروہ اور اپنی جماعت نہ کہتا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اولٓئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون۔(المجادلہ، ۲۲)

ترجمہ: یہ سب اللہ کی جماعت ہے، خبردار! بیشک اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔

ظ......اور ارشاد فرمایا:

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا . . . الآیۃ (المآئدہ، ۵۵)

ترجمہ: تمہارا مددگار صرف اللہ، اس کا رسول اور تمام مؤمن ہیں۔

اگر نبیوں، ولیوں کا کوئی فائدہ نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ تنہا اپنی بات ہی فرما دیتا۔

ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے انبیاء کرام اور اولیاء عظام بھی فائدہ دیتے ہیں۔

اگر اللہ کو کافی سمجھتے ہوئے مشکل کے وقت حکیموں، وکیلوں، افسروں اور حاکموں کے پاس جانا شرک نہیں تو اسی طرح اللہ تعالیٰ کو کافی یقین کرتے ہوئے اس کے نمائندوں یعنی نبیوں، ولیوں کی بارگاہوں میں حاضری دینا بھی توحید کے خلاف نہیں ہے۔

اگر صرف اللہ ہی کافی ہے تو بتایئے!

کلمہ میں لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کیوں ہے؟

قرآن میں اطیعوا اللہ کے ساتھ اطیعوا الرسول کیوں ہے؟

قرآن کے ساتھ حدیث اور تفسیر وغیرہ کیوں پڑھی جاتی ہے؟

نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور دیگر احکام شرع کی عملی صورت کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کا حکم کیوں ہے؟۔

معلوم ہوا کہ ''اللہ کافی ہے'' کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ نبی، ولی کچھ نہیں کرسکتے، ان کے پلے میں کچھ نہیں، وہ بے اختیار ہیں، ان سے رابطہ کرنے سے توحید کی مخالفت ہوتی ہے۔ نہیں......اور بالکل نہیں...... بلکہ اس کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب کو کفایت کرتا ہے یعنی ہر ایک کو اس کے منصب و مرتبہ کے لحاظ سے نوازتا ہے، عام بندوں کو ان کی حیثیت سے اور اپنے محبوبوں کو ان کے رتبہ کے لحاظ سے نوازتا ہے۔ اور اس کے اذن سے انبیاء کرام اور اولیا عظام بندوں کو نوازتے اور نعمتیں دیتے ہیں۔

ظ......ارشاد نبوی ہے:

انما انا قاسم وخازن واللہ یعطی۔ (بخاری جلد ا صفحہ ۴۳۹)

میں ہی (نعمتیں) تقسیم کرنے والا ہوں اور خزانے جمع رکھنے والا (خزانچی) ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

ظ......مزید فرمایا: فاللہ کافیکم ورسولہ۔ پس تمہیں اللہ اور اس کا رسول کافی ہے۔

(طبرانی کبیر جلد ۲۲ صفحہ ۱۷۰، مجمع الزوائد جلد ۷ صفحہ ۳۵۰)

ظ......قرآن پاک میں تو یہاں تک فرمادیا:

یاایھاالنبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین۔۔الآیۃ(الانفال ۶۴)

اے نبی! آپ کو اللہ (بھی) کافی ہے اور آپ کے پیروکار مومن بھی۔

’’صرف اللہ کافی ہے‘‘ نعرہ لگانے والے کیا اس آیت کو نہیں مانتے؟۔

داتا و گنج بخش:

ہر چیز کا اصل خزانہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہی ان کا حقیقی مالک ومتصرف ہے، مخلوق میں کوئی بھی اس کے اذن کے بغیر کسی شئے کا مالک نہیں، اللہ تعالیٰ نے محض اپنے کرم سے اپنے پیاروں کو خزانے عطا فرمائے ہیں اور انہیں تقسیم فرمانے کا بھی اختیار دیا ہے۔

ظ......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ھٰذا عطاءنا فامنن اوامسک۔۔۔الآیۃ(صٓ، ۳۹)

(اے سلیمان!) یہ ہماری عطا ہے پس (چاہو تو) کسی کو بخش دو یا اپنے پاس رکھو۔

ظ......مزید فرمایا: وما کان عطآء ربک محظوراً (الاسرائ، ۲۰)

یعنی اے محبوب! تیرے رب کی عطا پر کوئی پابندی نہیں۔

ظ......مزید فرمایا: ولو انھم رضوا مآ آتٰھم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ۔۔۔الآیۃ(التوبہ، ۵۹)

اور اگر یہ لوگ راضی ہو جائیں اس پر جو اللہ انہیں عطا کرے اور اس کا رسول عطا کرے اور کہیں ہمیں اللہ ہی کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ تعالیٰ دے گا اپنے فضل سے اور اس کا

رسول (بھی) دے گا۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہوتا ہے جو اس کے رسول کی عطا کو بھی مانتا ہے۔

ظ......مزید فرمایا: اغنٰہم اللہ و رسولہ من فضلہ۔۔۔الآیۃ (التوبۃ، ۷۴)

اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی فرما دیا ہے۔

مزید ارشاد فرمایا: انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ۔۔۔الآیۃ (الاحزاب، ۳۷)

اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نعمت عطا فرمائی اور آپ نے بھی اسے نعمت عطا فرمائی ہے۔

ظ......ارشاد نبوی ہے:

وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض۔۔۔الحدیث۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۸، مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۵۰)

اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔

ظ......مزید ارشاد فرمایا: فبینا انا نائم اوتیت مفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدیّ۔ (صحیح البخاری کتاب الجہاد باب قول النبی ﷺ نصرت بالرعب مسیرۃ شہر ۱/۴۸۱)

ترجمہ: اس دوران کہ میں سو رہا تھا میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئی اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

فائدہ: یاد رہے کہ یہ عقیدہ یہودیوں کا تھا کہ اللہ تعالیٰ معاذ اللہ کنجوس اور بخیل ہے، وہ کسی کو کچھ نہیں دیتا، اللہ رب العزت نے اس عقیدے کا رد کرتے ہوئے فرمایا:

وقالت الیہود ید اللہ مغلولۃ غلت ایدیہم ولعنوا بما قالوا بل یداہ مبسوطتان۔۔۔الآیۃ (المآئدہ، ۶۴)

اور یہودیوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں (یعنی وہ کنجوس ہے) ان (یہودیوں) کے ہاتھ بندھے ہوں گے وہ اپنی اس بات کی وجہ سے ملعون ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں (یعنی اللہ تو جواد وفیاض ہے)۔

ثابت ہوا کہ اللہ رب العالمین اپنے محبوبوں کو خزانے اور طاقتیں عطا فرماتا ہے۔

مشکل کشا و دستگیر:

حقیقی مددگار، مشکل کشا، حاجت روا، غوث، دستگیر فقط اللہ تعالیٰ ہے، کسی دوسرے کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا شرک ہے، ہاں اس کے فضل وعطا سے محبوبان خدا بھی مشکل کشا، اور دستگیری فرماتے ہیں۔ جیسا کہ

ظ......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ویضع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم...الآیۃ

(الاعراف، ۱۵۷)

اور آپ ﷺ مسلمانوں سے دشواریاں دور کرتے اور سختی کی زنجیریں توڑ دیتے ہیں۔

ظ......مزید فرمایا: فثبتوا الذین آمنوا...الآیۃ (الانفال، ۱۲)

(اے فرشتو!) تم مؤمنو کو ثابت قدم رکھو۔

ظ......مزید فرمایا: وتعاونو علی البر والتقویٰ...الآیۃ (المائدہ، ۲)

نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی دستگیری کرو۔

ظ......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما ولیکم اللہ ورسولہٗ والذین امنوا...الآیۃ (المائدہ، ۵۵)

اللہ تعالیٰ، اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے مددگار ہیں۔

ظ......ارشاد نبوی ہے:

من کان فی حاجة اخیه کان اللہ فی حاجته ومن فرج عن مسلم کربة فرج اللہ عنه کربة من کربات یوم القیمة. . .الحدیث (صحیح البخاری ابواب المظالم والقصاص باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه ۱/۳۳۰، واللفظ له صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا والتوبة والاستغفار باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن والذکر جلد ۲ صفحہ ۳۴۵)

جو اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو کسی مسلمان کی کوئی پریشانی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں میں سے کسی پریشانی کو دور فرمادے گا۔

مخلوق کو پکارنا:

اللہ کو پکارنا عبادت ہے، لیکن اگر مخلوق کو مخلوق سمجھ کر پکارا جائے تو جائز ہے، اگر کوئی شخص کسی کو لائق عبادت سمجھ کر پکارے، تو ضرور شرک ہوگا......ورنہ شرک نہیں۔

۱......جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مخلوق کو پکارا ہے، مثلاً:

ظ......یا یھا الناس۔اے لوگو! (البقرہ، ۱۶۸، ۲۱)

ظ......یا بنی اسرائیل۔اے بنی اسرائیل! (البقرہ، ۱۲۲، ۴۷، ۴۰)

ظ......یا ایھا النبی۔اے نبی! (الاحزاب، ۱)

ظ......یا ایھا الرسول۔اے رسول! (المآئدہ، ۶۷، ۴۱)

۲......اور انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قوموں کا پکارتے تھے۔

ظ......جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا:

یا بنی اسرائیل۔اے بنی اسرآئیل!(الصف،٦)

ظ......حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

یا قومِ۔اے میری قوم!(البقرہ،٥۴)

ظ......حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

یا ایھا الناس۔اے لوگو!(الاعراف،١٠٨)

ظ......سیدنا نوح علیہ السلام، سیدنا ھود علیہ السلام، سیدنا صالح علیہ السلام، اور سیدنا شعیب علیہ السلام نے

یا قوم۔کہہ کر اپنی امتوں کو پکارا۔(الاعراف،٨٥،٨٠،٦٥،٥٩)

اور آج بھی روزمرہ ضروریات زندگی میں ہر انسان دوسرے انسان کو پکارتا ہے۔
کیا یہ سب شرک ہوگا؟......اور مخالفین خود بھی دن رات ایک دوسرے کو پکارتے رہتے ہیں۔پھر تو سارا جہاں ہی مشرک ہو جائے گا اور اس فتوے کی زد سے خود مخالفین بھی نہیں بچ سکیں گے۔

نداء مافوق الاسباب:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عام انسانوں کو پکارنا شرک نہیں کیوں کہ یہ اسباب کے تحت ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کاموں کی طاقت دی ہے......نبیوں، ولیوں کو ایسے امور میں نہیں پکارنا چاہیئے، جو بغیر اسباب کے نہیں ہو سکتے، اور جن کاموں کی انسانوں کو طاقت نہیں دی جاتی ہے۔

جبکہ بندگانِ خدا کے پاس خدا کی عطا کردہ غیبی طاقت بھی ہوتی ہے جس سے وہ ایسے کام بھی کر گذرتے ہیں جو عام انسانوں کے بس میں نہیں ہوتے، لہٰذا انہیں ایسے امور میں

پکارنا جائز ہے۔ کیونکہ عام بندوں کو عام اور خاص بندوں کو خاص غیبی، روحانی اور ایمانی اسباب وطاقتوں سے نوازا جاتا ہے...... گویا یہ نداء بھی درحقیقت تحت الاسباب ہی ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ اسباب ہمیں دکھائی نہیں دیتے۔ لہٰذا اسباب کی رٹ لگانے والوں کو اس پکار پر شرک کے فتوے جاری کرنے سے اب تو رک جانا چاہیئے۔

یہ الگ بات ہے کہ مافوق الاسباب اور ماتحت الاسباب کی اس تقسیم پر یار لوگوں کے پاس قرآن وحدیث کی کوئی نص نہیں ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے لشکر کو ملکہ بلقیس کے تخت کو حاضر کرنے کے لیے یوں پکارا تھا:

یا یھا الملؤا ایکم یأتینی بعرشھا قبل ان یأتونی مسلمین۔

(النمل، ۳۸)

اے گروہ! تم میں کون ہے جو اس کے تخت کو ان کے میرے پاس مسلمان ہو کر آنے سے پہلے میرے پاس لے آئے۔

یاد رہے! وہ تخت دوسرے ملک میں سات کوٹھڑیوں میں بند پڑا تھا۔ کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کی غیر عادی اور مافوق الاسباب امر کے لیے یہ پکار شرک ہے؟ معاذ اللہ۔

اس مسئلہ پر تفصیل کے لیے ہماری کتاب ''پکارو یا رسول اللہ ﷺ'' ملاحظہ فرمائیں!۔

وسیلہ پیش کرنا:

بارگاہ خداوندی میں محبوبان خدا کا وسیلہ پیش کرنے کو بھی شرک کہا جاتا ہے۔

جبکہ قرآن حکیم میں وسیلہ کا حکم دیا گیا ہے:

یاایھاالذین اٰمنوا اتقواللّٰہ وابتغواالیہ الوسیلۃ ......الآیۃ(المآئدہ، ۳۵)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرواور اس کی طرف جانے کے لیے وسیلہ تلاش کرو۔

اگر بزرگوں کی دعاؤں کا وسیلہ جائز ہے تو ان کی ذوات کا وسیلہ بھی درست ہے، کیونکہ دعا تو رد بھی ہوسکتی ہے، محبوبان خدا تو اس کے مقبول بندے ہیں اور ویسے بھی ذات اصل ہے اور دعا فرع ہے۔ اگر فرع کا وسیلہ درست ہے تو اصل کا وسیلہ بھی درست ہے۔

ظ......قرآن مجید میں نیک لوگوں سے وابستہ ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایھاالذین اٰمنوا اتقواللّٰہ وکونوامع الصادقین۔(التوبۃ، ۱۱۹)

ترجمہ: ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اس آیت میں پہلی آیت کے مضمون کو بھی واضح کردیا گیا ہے، کہ وسیلہ سے مراد اللہ والوں کی ذات سے تعلق قائم کرنا ہے۔ اور انہیں اپنے اور خدا کے درمیان وسیلہ بنانا ہے۔

ظ......حضور اکرم ﷺ نے ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کو اپنے وسیلہ سے دعا مانگنے کا خود حکم دیا تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا:

اچھے طریقہ سے وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھنے کے بعد یہ دعا کرے اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمۃ یا محمد انی قد توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضیٰ اللھم فشفعہ فیّ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور رحمت والے نبی محمد ﷺ کے وسیلے سے

تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یارسول اللہ! میں آپ کے وسیلے سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں تاکہ اسے پورا کردیا جائے ۔اے اللہ! آپ کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرما!۔

(هذا حديث صحيح ، سنن ابن ماجه صفحه ۱۰۰ ، مسند احمد جلد ۴ صفحه ۱۳۸ ، المستدرک جلد ا صفحه ۵۲۶ ، ۵۱۹ ، ۳۱۳ ، عمل اليوم والليلة لابن السنی صفحه ۲۰۲ ، دلائل النبوة للبيهقی جلد ۶ صفحه ۱۶۷ ، السنن الكبریٰ للنسائی جلد ۶ صفحه ۱۶۹ ، الاذكار للنووی صفحه ۱۶۷ ، عمل اليوم والليلة للنسائی صفحه ۴۸۱ ، الترغيب والترہيب جلد ا صفحه ۴۷۳ ، صحيح ابن خزيمه جلد ۲ صفحه ۲۲۵ ، ترمذی جلد ۲ صفحه ۱۹۸ ، البدايه والنهايه جلد ا صفحه ۱۳۰ ا مطبوعه دار ابن حزم، الخصائص الكبریٰ جلد ۲ صفحه ۲۰۲ ، الجامع الصغير جلد ا صفحه ۴۹ صحیح کہا)

واضح رہے! اس حدیث کو وحید الزمان حیدرآبادی وہابی نے (ھدیۃ المھدی صفحہ ۴۷)

نواب صدیق حسن خان بھوپالوی وہابی نے (نزل الابرار صفحہ ۳۰۴)

غیر مقلد نجدیوں کے ”مجتہد“ قاضی شوکانی نے تحفۃ الذکرین صفحہ ۱۳۷ پر نقل کیا اور یہ بھی لکھا ہے کہ ائمہ حدیث نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

غیر مقلد وہابیوں اور دیوبندیوں کے ”بزرگ“ ابن تیمیہ حرانی نے فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ا صفحہ ۲۷۵ پر نقل کیا اور ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وان كانت لك حاجة فافعل مثل ذلك

تجھے جب بھی کوئی حاجت درپیش ہو تو اسی طرح کرنا۔

اسی حدیث کو اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے نشر الطیب صفحہ ۲۵۳۔

اور شبیر احمد دیو بندی نے یا حرف محبت اور باعث رحمت ہے صفحہ ۴۲ پر نقل کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ عمل صرف اس وقت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ قیامت تک کے لیے عام ہے

ظ......اور دور فاروقی میں قحط سالی کے وقت حضرت فاروق اعظم ﷛ عرض کرتے ہیں:

اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا ﷺ فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون۔ (صحیح البخاری ابواب الاستسقا، باب سوال الناس الامام الاستسقا اذا قحطوا۔ ۱/۱۳۷۔ کتاب المناقب، باب ذکر عباس بن عبد المطب رضی اللہ عنہم ۱/۵۲۶)

اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی ﷺ کا وسیلہ پیش کرتے تھے اور تو ہمیں سیراب کردیتا تھا، اب کی بار ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں، لہٰذا تو ہم پر باران رحمت کا نزول فرما۔ راوی بیان ہے، تو انہیں سیراب کر دیا گیا۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور دیگر صالحین کا وسیلہ پیش کرنا بھی درست ہے۔

محبوبان خدا کی تعظیم:

مخلوق میں کسی کو عبادت کے لائق قرار دے کر قابل تعظیم سمجھنا شرک ہے البتہ نبیوں، ولیوں کو اللہ تعالیٰ کے حبیب اور قریب سمجھ کر ان کی تعظیم کرنا شرک نہیں، بلکہ حکم قرآنی ہے۔

ظ......اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وقال اللّٰہ انی معکم ط لئن اقمتم الصلوٰۃ واٰتیتم الزکوٰۃ واٰمنتم برسلی وعزرتموھم۔ ۔ ۔ الآیۃ (المآئدہ، ۱۲)

اور اللہ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو، زکوٰۃ ادا کرو، میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو۔

ظ......مزید فرمایا: لتؤمنوا باللہ ورسولہٖ وتعزروہ وتوقروہ۔ ۔ ۔ الآیۃ (الفتح، ۹)

تاکہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور اس (نبی) کی تعظیم و توقیر کرو۔

ظ......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو حضور اکرم ﷺ کی تعظیم و توقیر اور ادب کی انتہاء کر دیتے تھے:

ما تنخم رسول اللّٰہ ﷺ نخامۃ الا وقعت فی کف رجل منھم فدلک بھا وجھہٗ وجلدہٗ واذا امرھم ابتدروا امرہٗ واذا توضأ کادوا یقتتلون علیٰ وَضوٓئہٖ واذا تکلم خفضوا اصواتھم عندہٗ وما یحدون الیہ النظر تعظیماً لہ۔

(صحیح البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجھاد والمصالحۃ مع اھل الحرب وکتابۃ الشروط مع الناس بالقول۔ ۱/۳۷۹)

یعنی اگر آپ ﷺ تھوکتے تو وہ لعاب مبارک زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ اپنے ہاتھوں پہ اٹھا کر چہرے اور جسم پر مل لیتے، اگر آپ ﷺ کوئی حکم دیتے تو اس کی بجا آوری کے لیے سب دوڑ پڑتے، آپ ﷺ وضو فرماتے تو آپ کے وضوء کے پانی کو حاصل کرنے کے لیے یوں لگتا تھا کہ آپس میں لڑ پڑیں گے، آپ ﷺ جب بولتے تو سب اپنی آوازیں پست کر لیتے اور فرط تعظیم میں آنکھ بھر کر آپ کو دیکھتے نہ تھے۔

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ حد درجہ کی تعظیم شرک ہے یا توحید؟

ذرا پوچھیئے! توحید کے ٹھیکیداروں سے۔

بعد از وصال پکارنا:

بعض حضرات اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ زندوں کو پکارنا جائز ہے وفات یافتہ حضرات کو پکارنا شرک ہے، حالانکہ معبود سمجھ کر جس کو بھی پکارا جائے شرک ہے، خواہ وہ زندہ ہو یا وفات یافتہ، جبکہ مخلوق سمجھ کر کسی کو پکارنا نہ زندگی میں ممنوع ہے اور نہ ہی بعد از وصال...... جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

ظ...... رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کی قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف چہرہ کیا اور کہا: السلام علیکم یا اہل القبور . . . الحدیث۔ اے صاحبان قبور! تم پر سلام ہو،

(ترمذی ابواب الجنائز باب ما یقول الرجل از ادخل المقابر ۱۲۵/ ۱، مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۴)

ظ...... رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو تعلیم دی کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہیں:

السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین۔

یعنی اے قبروں میں آنے والے مومنو اور مسلمانوں تم پر سلام ہو۔

(الصحیح لمسلم کتاب الجنائز فصل فی التسلیم علیٰ اہل القبور والدعاء والاستغفار لھم۔ ۱/۳۴۱ واللفظ لہ، سنن ابی داؤد جلد ا صفحہ ۱۰۵، مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۴)

ظ...... زمانہ فاروقی میں حضرت بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ نے طلب بارش کے لیے حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا:

یا رسول اللہ استسق اللہ لامتک فانھم قد ہلکوا . . . الحدیث

یارسول اللہ! اپنی امت کے لیے اللہ سے بارش طلب فرمائیں تحقیق وہ ہلاکت کے قریب پہنچ چکی ہے۔

(البدایہ والنہایہ، خلافۃ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وارضاہ، ثم دخلت سنۃ ثمانی عشرۃ، المجلد الاول صفحہ ۹۳، ۱۳ طبع دار ابن حزم۔ وقال ھذا اسناد صحیح د وسرا نسخہ ۹۱، ۹۲/۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۲، الاستعاب علی ہامش الاصابہ جلد ۲ صفحہ ۴۶۴، الکامل فی التاریخ جلد ۲ صفحہ ۳۸۹، ۳۹۰، فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۴۹۵، ۴۹۶ وقال صحیح الاسناد، دلائل النبوۃ جلد ۷ صفحہ ۴۷)

ظ...... حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو زمانہ عثانی میں حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ والی دعا (جو رسول اللہ ﷺ نے نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی) سکھا کر بارگاہ خداوندی میں اپنی مشکل کے حل کے لیے دعا مانگنے کی تلقین فرمائی تھی۔

(طبرانی کبیر جلد ۹ صفحہ ۳۰، دلائل النبوۃ جلد ۶ صفحہ ۱۶۸، الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۰۲، الترغیب والترہیب جلد ۱ صفحہ ۴۷۴، ۴۷۶، مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۲۷۹، طبرانی صغیر جلد ۱ صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴، اس روایت کو اشرفعلی تھانوی نے نشر الطیب صفحہ ۳۰۱ اور شبیر احمد دیو بندی نے یا حرف محبت صفحہ ۴۳ پر درج کیا ہے)

نوٹ: اس حدیث کو امام منذری، امام طبرانی اور امام ھیثمی نے صحیح قرار دیا ہے۔

ظ...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاؤں سن ہو گئے تو ان سے کہا گیا جس سے تمہیں سب سے زیادہ پیار ہے اسے یاد کرو تو انہوں نے کہا "یا محمداہ" یعنی یا رسول اللہ مدد کیجئے۔ ملاحظہ ہو! الادب المفرد صفحہ ۲۵۰، الاذکار للنووی صفحہ ۲۷۸، حصن حصین صفحہ ۳۰، شرح شفا جلد ۳ صفحہ ۳۵۵، مناھل الصفا للسیوطی صفحہ ۶۳، الشفا جلد ۲ صفحہ ۱۸، فتاویٰ عزیزی صفحہ ۲۹، القول البدیع صفحہ ۲۲۵، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی صفحہ ۶۷، مسند ابن جعد صفحہ ۳۶۹ حدیث نمبر ۲۵۳۹۔

ظ......سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بعد از وصال النبی ﷺ یوں پکارا: یا نبی اللہ۔

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب الدخول علی ا لمیت بعد الموت۔الخ جلد ا صفحہ ۱۶۶ ا، البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۲۶۳)

قبر پرستی کیا ہے:

قبروں کو عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا اور صاحبان قبور کو معبود سمجھ کر ان کا نام لے کر جانور ذبح کرنا۔ ''قبر پرستی'' اور'' شرک'' ہے، جبکہ تعظیم کی نیت سے سجدہ کرنا شرک نہیں ''حرام'' ہے...... ایسے ہی قبروں کا ادب، ان کی حاضری اور انہیں بوسہ دینا بھی شرک نہیں۔ حدیث نبوی میں قبروں کی تعظیم کو یوں بیان کیا گیا ہے:

ظ......ارشاد نبوی ہے:

لا تجلسوا علی القبورا۔ قبروں پر مت بیٹھو۔

(مسلم جلد ا صفحہ ۳۱۲، ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۰۴)

ظ......مزید فرمایا: فمن اراد ان یزور فلیزر ولا تقولوا ھجرا

جو قبروں کی زیارت کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ زیارت ضرور کرے لیکن ممنوع کام نہ کرے۔ (نسائی جلد ا صفحہ ۲۸۶)

ظ......ایک آدمی جوتا پہن کر قبرستان میں چل رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

یا صاحب السبتیین القھما۔

(ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۰۴ ا، ابن ماجہ صفحہ ۱۱۳ ا واللفظ لہ)

اے جوتے والے! جوتے اُتار دو۔

ظ......ایک صاحب، قبر کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا:

قبر والے کو تکلیف نہ دو۔ (فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۲۲۴)

ظ......متعدد احادیث مبارکہ میں زیارت قبور کا حکم دیا گیا ہے مثلاً:

ارشاد نبوی ہے:

کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا . . . الحدیث۔

(مسلم جلد ا صفحہ ۳۱۴ واللفظ لہٗ، ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۰۵، نسائی جلد ا صفحہ ۲۸۵، ابن ماجہ صفحہ ۱۱۴، مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۴)

میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکتا تھا، پس تم ان کی زیارت کرو۔

ظ......زیارت قبور کے فوائد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اس سے آخرت یاد آتی ہے اور دنیا کی رغبت ختم ہو جاتی ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۱۱۴، ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۰۵، مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۴)

قبروں کا بوسہ لینا بھی شرک نہیں:

کسی چیز کا بوسہ لینا شرک نہیں ہوتا...... کیونکہ بوسہ مخلوق کا لیا جاتا ہے، خدا کا نہیں، ہاں اگر کوئی کسی کو معبود و الٰہ سمجھ کر یہ کام کرے گا تو یقیناً مشرک ہوگا۔ ویسے قبروں کا بوسہ لینا ہرگز ہرگز شرک نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو!

ظ......حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنا چہرہ، روضہ نبوی پر رکھے ہوئے تھے

کہ مروان (گورنر مدینہ) آیا اوران کی گردن سے پکڑ کر کہا: جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا: ہاں!...... پھر اس کی طرف چہرہ کیا تو وہ حضرت ابوایوب انصاری ﷛ تھے۔آپ نے فرمایا:

جئت رسو ل اللہ ﷺ ولم أت الحجر.. الحدیث (مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۵، المستدرک جلد ۴ صفحہ ۵۱۵، مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۲۲)

میں اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں کسی (بے جان) پتھر کے پاس نہیں آیا

یاد رہے! قبروں پر دیئے وغیرہ جلانا ایک فضول رسم ہے، لیکن شرک نہیں۔

دم اور تعویذ:

جادو ٹونا کرنا حرام ہے لیکن شرک نہیں، اور کسی نجومی کی بات کی تصدیق کرنا سخت ممنوع ہے، ایسے آدمی کی چالیس دن تک عبادت قبول نہیں ہوتی۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۳)

ایسے ہی دم اور تعویذ اگر شرکیہ الفاظ پر مبنی ہوں تو شرک، ورنہ جائز اور درست ہیں، جیسا کہ حدیث نبوی میں موجود ہے کہ:

ظ...... حضور اکرم ﷺ آخری دونوں قل پڑھ کر خود کو دم فرماتے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنے جسم مقدس پر پھیرتے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۵۴، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۲۲)

ظ...... اور اگر کوئی اہل خانہ میں سے بیمار ہو جاتا تو آپ ﷺ یہی دونوں سورتیں پڑھ کر دم فرماتے۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۲۲)

ظ......صحابہ کرام ﷺ نے ایک قبیلے کے سردار کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور بکریاں عوض میں لیں۔جس کی رسول اللہ ﷺ نے بھرپور تصدیق اور تائید فرمائی۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۵۵، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۲۴)

ظ......حضور اکرم ﷺ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو تعویذ کیا کرتے تھے۔(بخاری جلد ا صفحہ ۴۷۷،ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۹۶)

ظ......رسول اللہ ﷺ نے چند کلمات کے متعلق فرمایا: اپنی جانوں کو،اپنی عورتوں اور اپنی اولاد کو یہ تعویذ کیا کرو۔(کنزالعمال جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۸)

ظ......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما درج ذیل دعا لکھ کر نابالغ بچوں کے گلوں میں لٹکا دیتے تھے :اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ و من ھمزات الشیٰطین وان یحضرون۔(ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۹۱،ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۸۷،مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۸۱،مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۷)

تفصیل کے لیے ہماری کتاب ”دم اور تعویذ کی شرعی حیثیت مع روئیداد مناظرہ تعویذ“ ملاحظہ فرمائیں!

مخلوق کو سجدہ کرنا:

سجدہ فقط اللہ تعالیٰ کو لائق ہے،البتہ سابقہ شریعتوں میں تعظیم کے لیے مخلوق کو سجدہ کرنا جائز تھا،جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے سجدہ کیا۔(البقرۃ، ۳۴)

اور حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے والدین اور بھائیوں نے سجدہ کیا۔(یوسف، ۱۰۰)

لیکن ہماری شریعت میں یہ سجدہ بھی حرام ہے، شرک نہیں۔

ہاں اگر کسی کو عبادت کی نیت سے سجدہ کیا جائے تو شرک ہے۔

ستاروں کی تاثیر:

دنیا کے کاروبار میں ستاروں کی تاثیر کا عقیدہ رکھنا اس وقت شرک ہوگا جب انہیں مؤثر حقیقی مانا جائے، اگر کوئی یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ ستارے نظام عالم میں اللہ کی قدرت کی علامات ہیں تو درست اور یوں سمجھے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی تو یہ کفر نہیں، البتہ مکروہ ہے۔ (نووی علی المسلم جلد ا صفحہ ۵۹)

مسئلہ شرک پر یہ جامع تحریر ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے جو دن رات شرک، شرک کے فتوے جاری کرتے پھرتے ہیں......اور عوام الناس کے لیے بھی یہ مضمون ایسے لوگوں کی حقیقت کو جان لینے کے لیے نافع اور مفید ہے اگر وہ اسے ازبر کرلیں تو کوئی شخص بھی انہیں گمراہ نہیں کرسکتا۔ انشاء اللہ العزیز

کاش کوئی سمجھا دیتا توحید کے ٹھیکیداروں کو

ہم جھوٹ تمہارا جان چکے، مت پھول کہو اب خاروں کو

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دامن کو شرک کی آلودگیوں سے محفوظ رکھے اور مخالفین کو حق بات قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین! بحرمۃ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

وأخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ب ۞

پردہ اٹھتا ہے

مشرک کون؟

ایک حیرت انگیز انکشاف

مسلمانوں کو مشرک بنانے والوں کے لیئے

ایک کھلا چیلنج

نہ بچ سکو گے تم، نہ ساتھی تمہارے
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبو گے سارے

نجدی وہابیوں کے شرک

غیر مقلد، نجدی، وہابی نام نہاد اہلحدیث عوام الناس پر رعب جھاڑنے کے لیے نام تو قرآن وسنت کا استعمال کرتے ہیں لیکن ان کا طریقہ کار اس کے برعکس ہے یہ لوگ دن رات سادہ لوح مسلمانوں کو محض اپنی بدگمانی اور بے وقوفی کی بناء پر کافر ومشرک بناتے پھرتے ہیں ...... حالانکہ کسی مسلمان کو کافر ومشرک کہنے، اور اس پر شرک وکفر کا فتویٰ لگانے والا خود کافر ومشرک ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل روایات اس پر دلالت کرتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: من کفر مسلما فقد کفر۔ جس نے کسی مسلمان کو کافر کہا وہ خود کافر ہوگیا۔ (مسلم جلد ا صفحہ، مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۳)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

ان مما اخاف علیکم رجل قرأ القرآ ن حتی اذا رؤیت بهجتهٗ علیه وکان ردائه الاسلام اعتراه الی ماشاء اللّٰه انسلخ منه ونبذه وراء ظهرهٖ وسعی علی جاره بالسیف ورماه بالشرک قال قلت یانبی اللّٰه ایهما اولیٰ بالشرک المرمی اوالرامی؟ قال بل الرامی۔ (جامع الاحادیث الکبیر جلد ۳ صفحہ ۱۲۱

برقم ۸۱۳۲، تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ وقال ھذا اسناد جید،اس کی اسناد عمدہ ہے،الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان جلد ا صفحہ ۱۴۹ رقم الحدیث ۸۱، شرح مشکل الآثار جلد ۲ صفحہ ۳۲۴،طبرانی کبیر جلد ۲۰ صفحہ ۸۸ برقم ۱۶۹، جامع المسانید والسنن لابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۳۵۴، ۳۵۳ برقم ۱۸۴۲،مسند الشامیین للطبرانی جلد ۲ صفحہ ۲۵۴ برقم ۱۲۹۱، کنزالعمال جلد ۳ صفحہ ۸۷۲ وغیرہ

یعنی مجھے تم پر ایک ایسے آدمی کا اندیشہ ہے جو قرآن پڑھے گا حتی کہ اس کی روشنی اس پر دکھائی دینے لگے گی،اور اس کی چادر (ظاہری روپ) اسلام ہوگا۔یہ حالت اس کے پاس رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا،پھر وہ اس سے نکل جائے گا اسے پس پشت ڈال دے گا،اور اپنے (مسلمان) ہمسائے پر تلوار اٹھائے گا اور اس پر شرک کا فتوی جڑے گا،راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! دونوں میں شرک کا حقدار کون ہوگا؟ جس پر فتویٰ لگا یا فتویٰ لگانے والا،آپ نے فرمایا: فتویٰ لگانے والا (مشرک ہوگا)

وہابیوں کی مشرک و کافر سازی مہم:

وہابیوں کا مسلمانوں کو مشرک کہنا اور بات بات میں ان پر کافر و مشرک ہونے کے فتوے جاری کرنا،کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے۔تاہم حقیقت کو آفتاب نصف النہار کی طرح روشن کرنے کے لیے اس پر غیر مقلد، نجدی وہابی حضرات کے چند حوالہ جات درج ذیل ہیں:

اعتراف حقیقت:

وہابی حضرات کا کام مسلمانوں کو مشرک بنانا اور موقع بموقع ان پر کفر وشرک کے فتوے لگانا ہے، یہ ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کا اعتراف ان کے اکابر نے بھی کر رکھا ہے...... چنانچہ:

ا......ترجمان وہابیہ اخبار اہلحدیث امرتسر میں ہے:

امامیہ (وہابیوں کی ایک پارٹی کے) اراکین جن کے نزدیک صرف ونحو کے مباحث بھی کتاب وسنت کے خلاف ہیں، علمائے اہل حدیث کو گالیاں دینے اور تمام اہل اسلام کو جہالت وکفر کی موت مارنے میں کسی مرزائی سے پیچھے نہیں ہیں۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر، صفحہ ۷ ،کالم نمبر ا۔ ۲۷ مئی ۱۹۳۸ئ)

گویا وہابی مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں اور اس کام میں وہ مرزائی طریقہ پر ہیں۔

۲......نواب وحید الزاماں حیدر آبادی نے لکھا ہے:

ہمارے بعض متاخرین، اہلحدیث نے احکام شرک میں بہت تشدّد سے کام لیا ہے اور دائرہ اسلام کو ان لوگوں نے تنگ کر دیا ہے۔ اور امور مکروہ اور محرّمہ کو شرک قرار دے رکھا ہے۔ (ھدیۃ المھدی ص ۲۶)

ہمارا دعویٰ ثابت ہو گیا کہ یہ لوگ بلا وجہ مسلمانوں کو مشرک بناتے پھرتے ہیں، گویا ان لوگوں نے اس سلسلہ میں ایک نئی شریعت گھڑ رکھی ہے۔ اور اللہ ورسول (ﷺ) سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ معاذ اللہ

۳......ثناء اللہ امرتسری نے اپنی جماعت کے علماء کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے:

آپ کا یہی شیوہ ہمیشہ سے ہے کہ مسلمانوں کا خارج از اسلام کرتے ہوئے

ہزلیات مغلظات (گالی گلوچ) سے کام لینا، اور آپ کا مخاطب بدنصیب کوئی ایسا خدا کا بندہ نہیں دیکھا گیا جس کو کافر، مرتد، ملحد، زندیق، دجال، منافق، نیچری، قادیانی وغیرہ خطاب سے آپ نے ملقّب نہ فرمایا ہو، اگریوں بھی اور چندے آپ کو موقع مل جائے تو نہایت تشدد کے ساتھ اہل اسلام پر آفت ڈھائیں گے اور مسلمانوں کو خارج از اسلام کر کے کفر کا نمبر بڑھانے میں ساعی رہیں گے۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۱، ۵ نومبر ۱۹۱۵ئ)

۴......فقیر اللہ مدراسی نے لکھا ہے:

افسوس ہے اس زمانہ کے علماء اہلحدیث میں ایسا خلاف ہے کہ بجائے کفار کو اسلام میں لانے کے مسلمانوں کو کافر، زندیق، ملحد وغیرہ کے القاب عوام میں بذریعہ رسالہ یا اشتہار مشتہر کر رہے ہیں۔(اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۱۰۔ ۲۷ اگست ۱۹۵۱ئ)

وہابیوں کے فتوے

اب اس کے بعد ملاحظہ فرمایئے! وہابیوں کی طرف سے مسلمانوں کو مشرک بنانے کے فتوؤں کا ایک طویل سلسلہ۔

۱......حفیظ الرحمن لکھوی نے لکھا ہے:

ویسے تو شرک پاکستان کے چپے چپے پر ہو رہا ہے مگر جس قدر وسیع پیمانے پر پنجاب کے دل لاہور شہر میں ہوتا ہے، اس کی کوئی نظیر اور مثال نہیں ملتی۔ حضرت علی ہجویری (جنہیں لوگ داتا گنج بخش کہتے ہیں) کے مزار کی حیثیت وہی ہے جو مکہ میں ہبل (بت) کی تھی، ہبل مکہ میں مشرکین کا سب سے بڑا قاضی الحاجات تھا، مشکلات اور

مصائب میں ہبل کی جے پکارتے تھے یایوں کہہ لیجیئے کہ اہل پاکستان کے لیے مرقد ہجویری اسی طرح قبلہ حاجات ہے جس طرح اہل اسلام کے لیے بیت اللہ شریف۔ پاکستان کا شاید ہی کوئی سربراہ ہوگا جس نے کرسیٔ اقتدار کو مضبوط کرنے کے لیے ہجویری مزار پر جبیں سائی نہ کی ہو۔ (داتا کون؟ صفحہ ۳،۲)

اس نجدی عبارت کے مطابق پاکستان کا ہر سربراہ، تمام سرکاری وغیر سرکاری لوگ اور مزار حضور داتا صاحب پر حاضری دینے والے دیگر عوام سب مشرک ہیں اور وہ بھی مشرکین مکہ کی طرح۔ معاذ اللہ۔

۲......وہابیوں کے مسلم پیشوا اسماعیل دہلوی کی عبارت سے واضح ہے کہ ان کے نزدیک روئے زمین کے تمام مسلمان کافرو مشرک ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۸۷،۸۸)

۳......ثناء اللہ امرتسری نے محفل میلاد اور اس کے قیام کو بدعت اور شرک قرار دے کر ان کے عاملین کو بدعتی اور مشرک کہہ دیا ہے۔ (اہلحدیث کا مذہب ص ۳۴،۳۵)

۴......اور اسی شخص نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کو صریح شرک قرار دیا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۴)

۵......اسماعیل دہلوی کے نزدیک انبیاء واولیاء کے لیے اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا علم، اختیار، قدرت، طاقت اور تصرف ماننا بھی شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۶)

۶......اس کے نزدیک انبیاء واولیاء کے مزارات کی چوکھٹ کو بوسہ دینا بھی شرک ہے۔ اگرچہ انہیں خدا کا برگزیدہ بندہ ہی سمجھے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۷،۳۸)

۷......صادق سیالکوٹی نے حضور کو نور ماننا بھی شرک لکھا ہے۔ (انوار التوحید ص ۱۱۵)

ظ......اور مزید لکھا ہے:

مسلمان کلمہ گو شرک کرتے ہیں، اور بعض تو اشراک باللہ میں مشرکین مکہ کے کان کتر لیتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۱۴۷)

۸......عبدالستار دہلوی نے لکھا ہے:

عورت موحدہ مسلمہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ہو اور خاوند مشرک بدعتی مولود پرست، گیارہویں پرست، تعزیہ پرست وغیرہ وغیرہ یا اس کے برعکس بس نکاح ٹوٹ گیا۔

(فتاویٰ ستاریہ جلد ا صفحہ ۶۷)

یہاں میلاد منانے اور گیارہویں کرنے والے مسلمانوں کو مشرک قرار دے کر اپنے خبث باطن کا ثبوت دیا ہے۔

۹......عبدالقادر حصاروی نے اپنی کتاب ''سیاحۃ الجنان بمناکحۃ اہل الایمان'' میں جگہ جگہ احناف اور دیگر مقلدین حنابلہ، شوافع اور مالکیہ کو مشرک کہا ہے۔

۱۰......ابوالاقبال سلفی نے ''مذہب حنفی کا مذہب اسلام سے اختلاف'' میں بار بار حنفیوں کو نیا دین جاری کرنے والے اور حضرت امام صاحب علیہ الرحمۃ کو احناف کا رب قرار دیا۔ اور نہایت بے شرمی سے یہ بھی لکھ مارا کہ حنفی لا الہ الا ابو حنیفہ وعلماء الاحناف اربابا من دون اللہ پڑھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو! کتاب مذکوہ صفحہ ۶۹۔

یہ احناف کو مشرک بنانے کا قبیح اور ملعونانہ دھندا، سراسر افتراء و بہتان ہے۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

۱۱......وہابیوں کے مجتہد عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے:

بریلوی مشرک ہیں۔ (فتاویٰ اہلحدیث جلد ا صفحہ ۹)

۱۲......یحیی گوندلوی نے لکھا ہے:

قبر پر پھول پاشی خالص شرک ہے۔(عقیدۂ مسلم ص ۱۵۶)

۱۳......نجدیوں کے امام العصر محمد جونا گڑھی سے سوال ہوا:

کیا یہ صحیح ہے کہ جس وہابی کا باپ حنفی ہو کر مرا ہو وہ یہ دعا نہ پڑھے: رب اغفرلی والوالدی......تو اس نے جواب دیا: ''مشرکین کے لیے دعائے مغفرت ناجائز ہے......الخ۔(سراج محمدی صفحہ ۲۶)

یہاں نہایت بے شرمی سے ''حنفی'' کو مشرک قرار دے کر اپنی عاقبت برباد کر ڈالی۔

۱۴......ان کے مجہول محقق نے لکھا ہے:

مقلد خواہ کتنا ہی موحد کیوں نہ بنے وہ مشرک ضرور ہوتا ہے۔

(اصلی اہلسنّت صفحہ ۲۷ طبع شدہ کراچی)

۱۵......عطاء اللہ ثاقب نجدی نے اپنے پیشوا عبدالرحمن بن حسن آل شیخ کی عبارت کی توضیح کرتے ہوئے لکھا ہے:

شجر و حجر سے برکت حاصل کرنا شرک ہے۔(قرۃ عیون الموحدین مترجم صفحہ ۱۷۱)

۱۶......مزید لکھا ہے: شجر و حجر اور قبروں کی عبادت کرنا مشرکین عرب کا شرک تھا۔ یہ اور اس سے بھی بڑھ کر شرک آج لوگوں میں پایا جاتا ہے۔(ایضاً صفحہ ۱۷۳)

۱۷......نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے:

حاضر و ناظر......عقائد رکھنے والا رأس المشرکین ہے، ان سے معاملہ ترک کرنا چاہیئے۔(فتاویٰ نذیریہ جلد ۱ صفحہ ۲۵، بحوالہ فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۴)

۱۸......ابو سعید شرف الدین دہلوی نے لکھا ہے:

حاضروناظر وغیرہ عقائد رکھنے والا مشرک ہے، اس کی اقتداء جائز نہیں۔

(شرفیہ بر فتاویٰ ثنائیہ جلد ا صفحہ ۳۶۴)

۱۹......عبید اللہ وہابی نے لکھا ہے:

(یہ کہنا کہ) اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر کامل اور تمام صلوٰۃ وسلام نازل فرما جن کی ذات کے ذریعہ مشکلات حل ہوتی ہیں، گرہیں کھلتی ہیں، مصائب دور ہوتے ہیں، حاجتیں پوری ہوتی ہیں، مقاصد اور تمنائیں برآتی ہیں، اور حسن خاتمہ ہوتا ہے......الخ چونکہ یہ الفاظ موہم شرک ہیں اس لیے نہیں پڑھنے چاہیئں۔

(مصباح جلد ۱۱ صفحہ ۱۰، بحوالہ فتاویٰ ثنائیہ جلد ا صفحہ ۳۶۶)

۲۰......اس نجدی نے وسیلہ نبوی سے کی گئی ادعیہ کو "موہم شرک" قرار دے دیا۔ اور یحیی گوندلوی نے وسیلہ ذات کو یہودیوں کا عقیدہ قرار دیا ہے۔(عقیدہ مسلم صفحہ ۱۲۷)

۲۱......وہابیوں کے خصوصی ترجمان "ہفت روز تنظیم اہلحدیث لاہور" نے لکھا ہے:

"بریلوی مشرک ہیں اور مشرک آدمی موحدہ لڑکی کا کفو نہیں ہوسکتا، ورنہ پیدا ہونے والی اولاد بھی مشرک اور بدعقیدہ ہوگی"۔(تنظیم اہلحدیث لاہور ۲۸ اگست ۱۹۹۸ئ)

۲۲......اہلسنّت کو مشرک بناتے ہوئے مزید لکھا ہے:

کلمہ گو مشرک......(ایضاً یکم، دسمبر ۱۹۹۵ئ)

۲۳......مزید لکھا ہے:

اہلحدیث لڑکیوں کا نکاح بریلوی لڑکوں سے حرام ہے۔(بریلوی حنفی خارج از اسلام ہیں) جس طرح رافضیوں اور مرزائیوں سے نکاح حرام ہے، ٹھیک اسی طرح بریلویوں سے بھی نکاح حرام ہے۔ بریلوی شرعی دلائل سے کافر مشرک ہیں۔(ملخصاً)

(ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث ،لاہور ۱۳، جولائی

۲۰۰۱ئ)

۲۴......نواب صدیق حسن خان بھوپالوی نے لکھا ہے:

جو کوئی کسی درخت، پتھر، قبر، فرشتے، جن، انسان زندہ یا فوت شدہ، نبی یا ولی، استاد، شیخ یا پیر کو نفع یا نقصان دینے والا، اللہ کا مقرب یا دینی، دنیوی حاجات میں اللہ کی بارگاہ میں سفارشی مانے، بلکہ صرف انہیں اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ، سفارشی یا اس تک پہنچانے والا مانے تو بھی مشرک ہے۔(ھدایۃ السائل فارسی صفحہ ۳۰۸ بھوپال)

۲۵......تقریباً ایسا ہی نذیر حسین دہلوی نے بھی لکھا ہے۔(فتاویٰ نذیریہ جلد ا صفحہ ۱۵۱
)

۲۶......قاضی شوکانی نے بھی لکھا ہے کہ:

ایماندار اگر اولیاء اللہ کو نفع یا ضرر دینے والا مانے تو اس کا یہ عمل کفر ہے۔

(الدر النضید

صفحہ ۵۳)

۲۷......نور حسین وہابی گرجاکھی نے مسلمانوں کو مشرک بنانے والوں میں اپنا نام درج کرانے کی خاطر لکھ مارا:

آج کل مسلمان کہلانے والے تو اپنے بزرگوں کو مستقل بالذات خدائی

اختیارات کے مالک سمجھ بیٹھے ہیں۔(التوحید صفحہ ۴۳،از خالد گرجاکھی)
یہ جھوٹ ہے کسی مسلمان کا ایسا عقیدہ نہیں۔

۲۸......متعدد وہابیوں نے میلاد منانا شرک و بدعت قرار دیا۔

(الارشاد صفحہ ۴۸،فتاویٰ نذیریہ جلد ا صفحہ ۱۰۷ مطبوعہ دہلی،فتاویٰ ستاریہ جلد ا صفحہ ۵۷)

۲۹......وہابیوں کے نزدیک یارسول اللہ کہنے والا کافر و مشرک اور اس کا خون بہانا مباح ہے۔(تحفہ وہابیہ ص ۶۸)

۳۰......بلکہ وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے۔(تقویۃ الایمان صفحہ ۲۸)

۳۱......قاضی شوکانی نے کہا ہے کہ:

جو خلفائے راشدین کو پکارے وہ مشرک اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی مشرک۔(الدرالنضید صفحہ ۶۱)

۳۲......عبدالستار دہلوی نے کہا ہے:

خداوند تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نعرہ لگانا شرک اور حرام ہے۔

(صحیفہ اہلحدیث صفحہ ۲۳۔۱۵ محرم ۱۳۷۴ سنہ ھ)

۳۳......مزید لکھا ہے: یارسول اللہ، یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ و یا علی مشکل کشا وغیرہ نعرے لگانا شرک ہے۔(فتاویٰ ستاریہ جلد ۳ صفحہ ۹)

۳۴......وہابیوں کے امام نے لکھا ہے:

انبیاء کرام اور صالحین کی قبروں کی زیارت کے لیے سفر کرنا شرک ہے۔

(فتح المجید صفحہ ۲۱۵)

۳۵...... ابراہیم سیالکوٹی نے بھی اہلسنّت کو مشرک باور کرایا ہے۔ ملاحظہ ہو! کتابچہ رسالت و بشریت صفحہ۔

اہلسنّت بریلوی برحق ہیں

مذکورہ حوالہ جات میں وہابیوں، غیر مقلدوں، نجدیوں نے اہلسنّت بریلوی حضرات کے خلاف مشرک، مشرک کی رٹ لگا رکھی ہے اور بات بات میں انہیں بے دریغ مشرک و کافر بنانے کا دھندا اپنا رکھا ہے۔ لیکن آیئے! ہم وہابیوں کے حوالہ جات سے ثابت کر دیں کہ اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی برحق اور ان کے اسلام، ایمان، توحید اور صراط مستقیم پر گامزن ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ تاکہ واضح ہو جائے کہ وہابیوں نے سنی مسلمانوں کو مشرک قرار دے کر اپنے مشرک ہونے کا ثبوت خود ہی پیش کر دیا ہے۔

ظ...... وہابیوں کے شیخ الکل ابوالبرکات احمد نے لکھا ہے:

بریلوی...... اہل قبلہ مسلمان ہیں۔ (فتاوٰی برکاتیہ صفحہ ۱۷۸)

ظ...... ترجمان وہابیہ مجلہ اہل حدیث سوہدرہ ج ۱۵ شمارہ ۲۰ میں ہے:

یہ (بریلوی) لوگ اہل سلام سے ہیں (فتاوی علمائے حدیث جلد ۲ صفحہ ۲۶۳)

ظ...... سردار وہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

مولانا احمد رضا بریلوی مرحوم (مجدد مائۃ حاضرہ)۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صفحہ

۲۶۴، ۲۶۳)

یعنی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو رحمت خداوندی کا حقدار (مرحوم) بھی لکھا اور مجدد اسلام بھی مانا۔ والحمدللہ علی ذالک

ظ......امرتسری مذکور نے مزید لکھا:

اسی (۸۰) سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے۔ (شمع توحید صفحہ ۵۳، مکتبہ عزیزیہ لاہور، صفحہ ۴۰ طبع امرتسر و سرگودھا)

یعنی انگریز کی آمد سے پہلے تمام مسلمان حنفی بریلوی مسلک کے تھے۔ اگر بریلوی مشرک ہیں تو گویا وہابیوں کے نزدیک پوری امت مسلمہ ہی مشرک ہے۔ العیاذ باللہ

تنبیہ: بعض وہابیوں نے مذکورہ عبارت کو کاٹ کر حقیقت کو مسخ کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے حالانکہ حقیقت چھپ نہیں سکتی، وہ نمایاں ہو کر رہتی ہے۔

ظ......احسان الٰہی ظہیر نے مانا:

کہ بریلوی عقائد مشرق و مغرب تک تمام اسلامی ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں

(البریلویت صفحہ ۱۰ عربی)

نوٹ: مترجم البریلویت سے اس عبارت کا ترجمہ چھپا کر بعض باطن اور یہودیانہ صفت کا اظہار کیا گیا ہے۔ العیاذ باللہ

ظ......حافظ محمد گوندلوی نے لکھا ہے:

کہ ہندوستان کے اکثر حصہ میں اہلسنّت ہیں۔ (حنفی اور اہلحدیث صفحہ ۲)

ظ......نواب صدیق حسن نے مانا ہے:

کہ وہ اکثر حصہ اہلسنّت حنفی لوگوں کا تھا، جنھوں نے ہندوستان میں اسلام پھیلایا اور اس کی لازوال خدمات سرانجام دیں۔ (ترجمان وہابیہ صفحہ ۱۴، ۱۰)

ظ......حنیف یزدانی: نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی خدمات کو سراہتے ہوئے ""تعلیمات شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ،، کے نام سے کتاب لکھی اور تسلیم کیا کہ آپ کا راستہ بدعت سے دور اور صراط مستقیم ہے۔

یاد رہے اس کتاب پر متعدد وہابیوں کی تقریظیں بھی موجود ہیں۔

ظ......اسماعیل سلفی: نے اصحاب رائے کہہ کر احناف کو بھی اہلسنّت قرار دیا ہے۔

(حیاۃ النبی صفحہ ۲۰، ۲۸، فتاوی سلفیہ صفحہ ۱۴۸، ۱۴۷)

ظ......ابراہیم سیالکوٹی: نے بھی مقلدین، احناف کو اہلسنّت میں شامل مانا ہے۔

(تاریخ اہلحدیث صفحہ ٦٦)

اگر بریلوی حضرات اہلسنّت نہیں تو انہیں مسلمان، اہل قبلہ، مجدد اور اہلسنّت ماننے والے کون ہیں؟......اگر وہ اہلسنّت ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر انہیں مشرک وبدعتی قرار دینے والے کون ہیں؟ کیونکہ کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے اور مسلمان کو کافر قرار دینا بھی کفر۔ بتایئے ان وہابیوں میں سے کفروشرک کا حقدار کون ہے؟

وہابیوں کے شرک

یہ قدرتی انتقام ہی کہہ لیجیئے کہ دوسروں کو مشرک کہنے والے وہابیوں نے خود اپنے ہی

مشرک ہونے کی بھی تصریح کردی ہے۔ورق ورق پر پھیلی ہوئی ان کی داستان شرک ملاحظہ فرمائیں!

عبدالوہاب دہلوی کے شرک:

حرمین شریفین کے نجدی مفتیوں نے پاک وہند کے وہابیوں کے امام، عبد الوہاب دہلوی کے متعلق لکھا ہے:

یہ شخص یعنی عبدالوہاب کس قدر جاہل اور کتنا بڑا گمراہ ہے۔عبدالوہاب کے فتاویٰ توشرک کو ثابت کرنے والے اور حدیث کے مخالف ہیں۔ بلکہ یہ شخص توشرک اور اسباب شرک کے دروازے کھول رہا ہے۔(فیصلہ حرمین شریفین صفحہ ۹)

ظ......ایک اور گواہی ملاحظہ فرمائیں!

اخبار محمدی دہلی میں لکھا ہے:

فرقہ امامیہ (وہابیہ) کا دین ایمان سمٹ کرصرف اسی میں آگیا ہے کہ ان کے گرو کے ہاتھ پر بیعت کر کے جو اس کا چیلہ ہوجائے، اورزکوتیں ان کی جھولی میں جا کر ہر سال ڈال آیا کرے، اوران کے بتائے ہوئے ہر مسئلہ کو دین وایمان سمجھے، شرکیہ منتر سے بوقت ضرورت ومجبوری جھاڑ پھونک جائز سمجھے وغیرہ وہ تو مسلمان ومومن، وارث جنت (ہے)۔(اخباری محمد دہلی ص ۱۲۔ ۱۵ نومبر ۱۹۳۹ئ)

''شرکیہ منتر'' کووہابی امام نے جائز قراردے کرکیا شرک کادروازہ نہیں کھولا۔

ظ......عبدالوہاب دہلوی پر ساٹھ معتبر وہابی علماء نے کفروشرک کافتویٰ صادر کیا، جسے ان کے شاگرد اسماعیل نے ''علمائے اہلحدیث کا متفقہ فتویٰ'' کے نام سے شائع کیا تھا۔

ملاحظہ ہو! عدوان المفتی ص ۱۷، ۱۸ از عنایت اللہ اثری۔

ظ...... ابوالخیر محمد عبدالصمد جودھپوری نے اپنی جماعت کے "امام" عبدالستار دہلوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے:

آپ کے نزدیک حکم (ثالث) بنانا شرک ہے۔ مگر خود تم نے اور تمہارے والد (عبد الوہاب) نے احناف سے مناظرہ کے وقت ایک غیر مسلم پادری بی۔ پی سمارٹ صاحب کو حکم تسلیم کر کے فیصلہ لیا ہے۔ جس کا اپنے صحیفے بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ ص ۱۷ میں ذکر کیا ہے، تو پھر تم اور تمہارے والد بقول خود ڈبل مشرک ہوئے۔

(اخبار محمدی دہلی صفحہ ۱۷۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

ظ...... عبداللہ روپڑی مشرک:

عبدالقادر روپڑی کے چچا اور وہابیوں کے "مجتہد العصر" عبداللہ روپڑی کے متعلق احمد اللہ دہلوی نے صاف صاف لکھا ہے:

شخص مذکور مشرک ہے، اس سے پرہیز کرنا لازم ہے، جو پرہیز نہ کریں گے وہ دوزخی ہیں۔ (مظالم روپڑی صفحہ ۴۹ مطبوعہ امرتسر)

اس فتویٰ میں جہاں روپڑی کو مشرک کہا وہاں ان سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں وھابی مولویوں اور عوام کو دوزخی بھی قرار دے دیا ہے۔ اس فتوے کی روشنی میں اگر ان لوگوں کے نام لکھے جائیں جو روپڑی سے تعلق رکھتے ہیں تو ایک دفتر تیار ہو سکتا ہے۔

بتایئے! مشرک سے محبت کرنے والے اور اسے اپنا امام ماننے والے تمام وہابیوں کے

متعلق کیا فیصلہ ہے؟۔

ظ......عبید الرحمان ملتانی نے بھی روپڑی صاحب کے متعلق لکھا ہے:

بے علم ہے، عقیدہ شرکیہ رکھتا ہے۔اس کو توبہ کر کے مسلمان ہونا چاہیئے، ورنہ وہ مسلمانوں میں داخل نہیں اور جس سے سب کو بچنا چاہیئے۔(مظالم روپڑی صفحہ ۴۹)

ظ...... یوسف نجاوری نے یہ فتویٰ صادر کیا ہے:

بلا شک وشبہ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص (عبداللہ روپڑی) مرتد وملحد خارج عن الاسلام ہے، اور پکا مشرک ہے، اس پر جنت حرام ہے۔اور اس کی کوئی عبادت قولی وبدنی ومالی قبول نہیں، ایسے شخص کی کوئی عبادت، وعظ درس قبول نہیں۔

(مظالم روپڑی صفحہ ۵۱)

ایک اور شرک:

عبداللہ روپڑی کا ایک اور شرک ملاحظہ ہو!......اس نے ایک مقام پر مخلوق کو "بندہ پرور" لکھا ہے۔(فتاویٰ اہلحدیث جلد ا صفحہ ۸۰)

"بندہ پرور" کا معنٰی ہے "بندوں کو پالنے والا" یہ جملہ خدا کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ وہابی اصول کے مطابق ایسی صفت کو مخلوق کے لیے ثابت کرنا شرک ہے، اور استعمال کرنے والا مشرک۔

نوٹ: نور حسین گرجاکھی نے لکھا ہے: بعض تو ایسے بیوقوف ہوتے ہیں وہ جسے چاہے کہہ دیتے ہیں "بندہ نواز" یا بندہ پرور...... بندہ اللہ کا ہی ہوتا ہے۔

(التوحید صفحہ ۸۵، از خالد گرجاکھی)

عبداللہ روپڑی وہابی کی مزید شرکیات:

عبداللہ روپڑی وہابی کے چند مزید شرکیات ملاحظہ فرمائیں!

ظ......وہابی مذہب میں "کلی علم" کسے حاصل ہے؟......کیا یہ لفظ مخلوق کے لیے اور بالخصوص حضور اکرم ﷺ کی ذات بابرکات کے لیے بھی بولنا درست ہے یا نہیں؟......یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں ہے کہ "کلی علم" کا عقیدہ ان کے نزدیک صرف خدا کے لیے ہے۔اور مخلوق کے لیے ایسا عقیدہ شرک ہے۔ جبکہ روپڑی وہابی نے لکھا ہے:

"حدیث فیم یختصم الا علی سے صرف آسمان وزمین میں موجود اشیاء کا علم کلی معلوم ہوتا ہے"۔(فتاویٰ اہلحدیث جلد ا صفحہ ۲۲۱)

نوٹ: یہاں روپڑی صاحب نے حدیث کا جملہ بھی بدل ڈالا ہے حدیث میں الملأ الاعلیٰ ہے۔ملاحظہ ہو! ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۵۶

ظ......روپڑی وہابی لکھتے ہیں:

"تبرک باثار صالحین سے کسی کو انکار نہیں"۔(فتاویٰ اہلحدیث ج ا ص ۳۴۷)

یعنی نیک بندوں سے نسبت رکھنے والی اشیاء اور اس کے آثار سے تبرک (برکت حاصل) حاصل کرنا جائز ہے اس کا کوئی انکار نہیں کرتا۔

جبکہ اسماعیل دہلوی اور جبکہ صادق سیالکوٹی وغیرہ کے نزدیک یہ چیزیں شرک ہیں۔ ملاحظہ ہو! تقویۃ الایمان صفحہ ۷۰ اور انوار التوحید صفحہ ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۱۔

بلکہ وہابیوں نے تو دوٹوک لکھ مارا ہے کہ شجر وحجر سے برکت حاصل کرنا شرک ہے۔

(قرۃ عیون الموحدین مترجم صفحہ ۱۷۱)

عبدالستار دہلوی ڈبل مشرک:

ابوالخیر محمد عبدالصمد جودھپوری نے اپنی جماعت کے "امام" عبدالستار دہلوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے:

آپ کے نزدیک حکَم (ثالث) بنانا شرک ہے۔مگر خود تم نے اور تمہارے والد (عبد الوہاب) نے احناف سے مناظرہ کے وقت ایک غیر مسلم پادری بی۔پی سمارٹ صاحب کو حکَم تسلیم کر کے فیصلہ لیا ہے۔جس کا اپنے صحیفے بابت ماہ ذی الحجہ ۷ ۵ھ ص ۱۷ میں ذکر کیا ہے،تو پھر تم اور تمہارے والد بقول خود ڈبل مشرک ہوئے۔

(اخبار محمدی دہلی صفحہ ۱۷۔۱۵ اکتوبر ۱۹۳۸ئ)

ظ......اسی فرقہ امامیہ (عبدالوہاب دہلوی،اور عبدالستار دہلوی کی پارٹی) کے متعلق محمد جوناگڑھی نے لکھا ہے:

"ان کی رگ رگ میں شرک کی محبت رچی ہوئی ہے"۔(رحمت محمدی صفحہ ۳)

ثناءاللہ امرتسری کے شرک

وہابیوں کے "شیخ الاسلام" ثناءاللہ امرتسری نے لکھا ہے:

"رسول خدا علیہ السلام خدا کے نور ہیں"۔(فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۷۹۲)

حضور اکرم ﷺ کو "خدا کا نور" ماننا وہابیوں کے نزدیک شرک ہے،جس کا وہ عام اظہار کرتے رہتے ہیں،اور فضل الرحمٰن صدیقی وہابی نے لکھا ہے:

''آپ نور خالق (پیدا کرنے والے کے نور یعنی خدا کے نور) ہیں اس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا کہ آپ خود خدا ہیں۔ معاذ اللہ، معاذ اللہ۔ (عید میلاد النبی صفحہ ۶۸)

اگر حضور اکرم ﷺ کو نور خالق کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ ''خود خدا ہیں'' تو آپ ﷺ کو ''خدا کے نور'' کہنے سے بھی تو یہ شرک لازم آئے گا، لہٰذا اس فتویٰ کی روشنی میں خود ثناء اللہ امرتسری مشرک ثابت ہوئے۔

ظ...... یحیی گوندلوی نے حضور کی ذات کو نور ماننا خالصۃً مشرکانہ عقیدہ لکھا ہے۔

(عقیدہ اہلحدیث صفحہ ۲۸۸)

دوسرا شرک: ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

''مقلدین کو شفاعت رسول ہوگی'' (فتاویٰ ثنائیہ جلد ا صفحہ ۱۸۶)

وہابیوں کے نزدیک تقلید کرنا شرک اور مقلدین مشرک ہیں ملاحظہ ہو! طریق محمدی صفحہ ۴۴، سراج محمدی صفحہ ۱۲، امین اوکاڑوی کا تعاقب صفحہ ۳۲، ظفر المبین صفحہ ۷۴ وغیرہ۔

اب اگر مقلدین مشرک ہیں تو انہیں شفاعت رسول کا مستحق قرار دینے والا کون ہے؟

تیسرا شرک: ''قدیم'' اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

جبکہ ثناء اللہ امرتسری نے یہی صفت ''اسلامی لٹریچر'' کے لیے استعمال کی ہے۔ ملاحظہ ہو! فتاویٰ ثنائیہ جلد ا صفحہ ۲۴۴، ۲۴۶۔

اور نور حسین گرجاکھی نے اپنے کتابچہ کا نام رکھا ''قدامت مذہب اہلحدیث'' ملاحظہ ہو! التوحید صفحہ ۱۰، از خالد گرجاکھی۔ ایسے ہی یحیی گوندلوی نے ''قدامت اہل حدیث'' لکھ

کر اپنی جماعت کو قدیم بتایا ہے۔(عقیدہ اہلحدیث صفحہ ۲۳)

چوتھا شرک: بزرگوں کو نذر و نیاز پیش کرنا وہابی مذہب میں شرک ہے۔

وہابیوں کے حکیم صادق سیالکوٹی نے لکھا ہے:

''غیر اللہ کی نذر ونیاز مشرکوں کا فعل تھا''۔(انوار التوحید صفحہ ۲۵۷)

جبکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

بزرگوں سے دعا کرانا سنت ہے،اوران کی ''نذر'' کو کوئی پسندیدہ چیز لے جانا جائز ہے۔(فتاویٰ ثنائیہ جلد ا صفحہ ۳۶۵)

ظ......اور شریف بلغاری نے اپنی کتاب کو قارئین کی نذر کے طور پر پیش کیا ہے۔اس کتاب کے ترجمہ واضافہ کے ساتھ اردو کا قالب دے کر نذر قارئین کیے دیتا ہوں۔

(عصر حاضر میں نوجوانوں کی ذمہ داریاں صفحہ

۱۱)

صادق سیالکوٹی کے شرک:

ایک جگہ پر اس شخص نے رسول کریم ﷺ کو نور مجسم،تمام پیکر نور اور دوسرے مقام پر رسول اللہ ﷺ کو ''نور ہی نور'' لکھ دیا ہے۔ ملاحظہ ہو! جمال مصطفیٰ صفحہ ۲۱۸، ۲۶۷ اس عقیدہ کو یحییٰ گوندلوی نے خالصۃ مشرکانہ عقیدہ لکھا ہے (عقیدہ اہلحدیث صفحہ ۲۸۸) گویا یہ آدمی اپنے ہی فتوے سے ڈبل مشرک ہو گیا ہے۔

حکیم عبداللہ کا شرک:

وہابیوں کے حکیم عبداللہ آف جہانیاں منڈی خانیوال نے لکھا ہے:

''تمباکو کی مشکل کشائی''......ایک دن میں اپنے احباب کے ساتھ دریائے گھگر پر مچھلیوں کا شکار کھیلنے کے لیے چلا گیا، اچانک مچھیرے کی داڑھ میں سخت درد ہونے لگا، خشک سالی اور خزاں کا دور تھا، دریا پر کوئی بوٹی میسر نہ آسکی عجیب کشمکش اور پریشانی میں مبتلا تھا کہ کیا کیا جائے......خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ تمباکو کے گل سوختہ سے مشکل کشائی کا کام لیا جائے، چنانچہ حقے کی چلم سے گل سوختہ نکال کر داڑھ پر ملوایا، پانی نکل کر بالکل آرام آ گیا۔ (خواص تمباکو صفحہ ۸۴، ۸۵)

فضل الرحمان صدیقی کا شرک:

فضل الرحمٰن وہابی نے اپنی ایک کتاب ''جشن وجلوس عیدم میلادالنبی ﷺ غلو فی الدین'' کے آخری صفحے پر حضور اکرم ﷺ کے متعلق لکھا ہے:

''شہنشاہ ارض وسما''۔

یہ لقب حضور اکرم ﷺ کے لیے درج کیا گیا، جو کہ وہابی اصولوں سے شرک ہے، مثلاً:

۱......اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

''بولنے میں (مخلوق کو) معبود یا داتا، بے پروا، خداوند خدائیگاں، مالک الملک، شہنشاہ بولے......سوان تمام باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے''۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۳۳، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور)

۲......خالد گرجاکھی نے لکھا ہے:

مالک الملک (باشاہوں کا بادشاہ) یعنی شہنشاہ...... یہ صفت اللہ تعالیٰ کے

ساتھ خاص ہے۔(التوحید ص ۷۵)

ان عبارات کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ فضل الرحمان وہابی نے ''شہنشاہ'' کا لفظ حضور اکرم ﷺ کے لیے بول کر شرک کا ارتکاب کیا ہے۔

خواجہ قاسم کا ڈبل شرک:

اسماعیل سلفی کے چہیتے شاگرد اور زبیر علیزئی کے ثقہ وامام، خواجہ قاسم وہابی، غیر مقلد نے اپنی کتاب ''تین طلاقیں'' کے بارے میں لکھا ہے:

یہ کتاب ان پریشان بھائیوں کے یے ''نجات دھندہ'' اور ''مشکل کشا'' ثابت ہوئی۔(تین طلاقیں صفحہ ۳)

اس عبارت سے قاسم وہابی نجدی ڈبل مشرک ہو چکا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو''نجات دھندہ'' اور'' مشکل کشا'' کہنا وہابی مذہب میں شرک ہے......ان کے واعظین، خطباء اور مقررین دن رات چلا چلا کر یہ کہتے نہیں تھکتے کہ''مشکل کشا'' صرف اللہ ہے، نجات دینے والا صرف اللہ ہے۔

خالد گرجاکھی نے لکھا ہے: اللہ تعالیٰ کی صفات دو طرح کی ہیں، پہلی خاص صفتیں وہ جو کسی دوسرے پر بولی ہی نہیں جاسکتیں مثلاً:......(مشکل کشا)۔(التوحید صفحہ ۷۵)

اگر یہ فتویٰ درست ہے تو خواجہ قاسم کا اپنی کتاب کو اور حکیم عبداللہ کا تمبا کو، کو مشکل کشا کہہ کر مشرک قرار پائیں گے۔ولا شک فیہ۔

زبیر علیزئی کی مہر تصدیق: وہابیوں کے (بزعم خود) محقق ومحدث زبیر علی زئی نے لکھا ہے

:

محقق اہل حدیث، امام ، الثقہ ، المتقن الفقیہ ، شیخ الاسلام، الخطیب حافظ خواجہ محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ......۔(ھدیۃ المسلمین صفحہ ۸۷)

اب اس خودساختہ وہابی محقق وامام اور شیخ الاسلام نے انبیاء واولیاء تو رہے ایک طرف خود اپنی کتاب کو ''مشکل کشا'' کہا ہے اور لطف کی بات تو یہی ہوگی کہ اس زبیر علیزئی کے قلم سے ہی اس کا مشرک ہونا ثابت کر دیا جائے۔ تو لیجیئے!......

ا......زبیر علی زئی نے ''دیوبندیوں کے چند خطرناک عقائد'' کے تحت دوسرے نمبر پر ''شرکیہ عقائد'' کی سرخی جما کر دیوبندیوں کے چند ایسے اشعار نقل کیئے ہیں، جن میں انہوں نے اپنے مرشد اور رسول اکرم ﷺ کو ''مشکل کشا'' کہا ہے۔ اور حاشیہ میں ایک دیوبندی کی عبارت نقل کر کے مزید وضاحت کر دی ہے کہ لفظ ''مشکل کشا'' مخلوق کے لیے بولنا دیوبندیوں اور بریلویوں کا عمل ہے۔ اور یہ ''شرکیہ عقائد'' ہیں ملاحظہ ہو! بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم صفحہ ۱۶۔

۲......یہی زبیر علی زئی ایک دوسرے مقام پر اس بحث کو نقل کر کے دیوبندیوں کو یوں مخاطب کرتے ہیں:

''بریلویوں پر مشرک کا فتویٰ لگانے والو کیا کبھی اپنے گھر کی بھی خبر لی ہے؟

حاجی امداد اللہ صاحب بھی رسول اللہ ﷺ کو ''مشکل کشا'' کہہ کر مدد کے لیے پکارتے ہیں اور آل بریلی بھی اسی عقیدے پر گامزن ہیں''۔ (ماہنامہ الحدیث صفحہ ۴۳، شمارہ ۲۳)

لہٰذا اب ہمیں زبیر علیزئی کے انداز میں کہنے دیا جائے کہ دیوبندیوں پر مخلوق کو ''مشکل کشا'' کہنے کی وجہ سے مشرک ہونے کا فتویٰ لگانے والو!......یہی عقیدہ آل نجد وہابیوں

،غیر مقلدوں کے "امام" خواجہ قاسم اور حکیم عبداللہ کا بھی ہے۔

اگر اس عقیدہ کی وجہ سے وہ مشرک ہیں تو تم مسلمان کیسے رہ گئے ہو!......دوسروں پر فتوے لگانے والو!...... کبھی اپنے گھر کی بھی خبر لو!......وہ شرکستان بن چکا ہے۔

فاروق یزادنی کے شرک:

اس شخص کو حنفیت کے خلاف دن رات شیطانی وسوسے آتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ احناف کو مشرک اور یہودی کہنے سے بھی نہیں شرماتا۔ ملاحظہ ہو! احناف کا رسول اللہ ﷺ سے اختلاف صفحہ ۴۴،۴۰،۴۱۔

جبکہ خود اپنی حالت یہ ہے کہ ان کے وجود سراپا فسود پر شرک کے بدنما زداغ جگہ جگہ واضح دکھائی دیتے ہیں۔ صرف تین کی نشاندہی حاضر خدمت ہے:

ظ... فاروق نے شریعت کو رسول اللہ ﷺ کا امر قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

"شریعت ہی آپ کے امر کو قرار دیا"۔ (احناف کا اختلاف ص ۲۹)

جبکہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع (ان) کا حکم ہے، اور ان کا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہو جاتی تھی، سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۶۹ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور)

ظ... فاروق نے مزید لکھا ہے:

"رسول اللہ حاکم ہیں"۔ (ماخوذ)۔ (ایضاً ص ۲۸)

جبکہ دہلوی جی لکھتے ہیں:

کسی کی راہ ورسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا، یہ بھی انہی باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھرائی ہیں۔ پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۶۹)

اسی کے حاشیہ میں عطاء اللہ حنیف نے لکھا ہے:

مطلب یہ ہے کہ اللہ کے حکم کے سوا کسی کا حکم سند نہیں بن سکتا، جو شخص مخلوق میں سے کسی کے حکم یا راہ ورسم کو سند سمجھے اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔

ظ . . . اسماعیل دہلوی نے بزعم خود شرک کے راستہ کو بند کرتے ہوئے وہابیوں کے لیے یہ قانون بنایا ہے کہ:

کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو وہی کرو، سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۹۶)

جبکہ فاروق وہابی نے ہم سنی مسلمانوں کے بزرگ تو رہے ایک طرف اپنے مولویوں کی تعریف میں بھی مبالغہ سے کام لیا ہے۔ (کتاب مذکور صفحہ ۱۱، ۱۲، ۴۳۵)

داؤد ارشد کا شرک:

یہ بات واضح ہے کہ علیم بذات الصدور خدا کی صفت ہے۔ وہ سینوں اور باطن کی باتوں کو جانتا ہے......لیکن داؤد ارشد نے خود کو اس صفت کا مصداق بناتے ہوئے لکھا ہے:

اگر آپ کے باطن میں کوئی دلیل ہے بھی تو وہ بھی فضول و بے کار اور دلیل بننے

کے قابل نہیں۔(تحفہ حنفیہ صفحہ ۲۲۰)

باطن میں کیا ہے؟...... بتایا جائے اس غیب کا علم داؤد کو کب حاصل ہوا تھا؟

یحیٰ گوندلوی کا شرک:

اگر یہ کہا جائے کہ ہر فعل رسول اللہ ﷺ دیکھتے ہیں، تو اس حاضر و ناظر کے عقیدہ کو شرک اور صاحب عقیدہ کو رأس المشرکین تک کہہ دیا جاتا ہے۔لیکن یحیٰ گوندلوی نے اپنے متعلق لکھا ہے:

جانتا ہوں سب مجھے غافل نہ جانئیے
ان کی ہر بات میری نظر نظر میں ہے

(مطرقۃ الحدید

صفحہ ۱۲)

بتایا جائے یہ کس درجے کا رأس المشرکین ہے؟۔

گوندلوی واثری کا شرک:

لوگوں کی ہر بات کو جاننا، یہ عقیدہ وہابی دھرم میں رسول اللہ ﷺ کے حق میں بھی شرک ہے۔لیکن

یحیٰ گوندلوی کہتا ہے: جانتا ہوں سب مجھے غافل نہ جانئیے (مطرقۃ الحدید صفحہ ۱۲)

اور عبدالغفور اثری نے لکھا ہے: دور ہوں لیکن بتا سکتا ہوں ان کی بزم میں کیا ہوا، کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے کو ہے۔(ندائے یا محمد کی تحقیق صفحہ ۱۱۹)

اب بتایئے! یہ ''عالم الکل'' اور ''عالم ماکان وما یکون'' کے دعوایدار شرک وکفر کے کس طبقے میں ہیں؟۔

ابراہیم سیالکوٹی کی مشرک پسندی:

نبی بخش نام رکھنا وہابیوں کے نزدیک شرک ہے، دیکھیئے! ان کی معتبر کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۳۲، ۷۷۔

جبکہ ابراہیم سیالکوٹی نے اپنے عقیدے کے مطابق مشرک ہونے والے اسی ''نبی بخش'' سے دوستی قائم رکھی ہے۔ اس نے خود لکھا ہے:

یہ سارا نقشہ ہم سے ہمارے دوست حاجی نبی بخش صاحب بزاز سیالکوٹی نے بیان کیا۔ (تاریخ اہلحدیث صفحہ ۱۱۷)

اب بتایئے!...... مشرکانہ نام رکھنے والے کو دوست بنانا مشرک پسندی اور شرک کو عام کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟۔

صفدر عثمانی کے شرک:

صفدر عثمانی نے اپنے لیے، عمر بن محمد صدیق کے لیے اور صادق سیالکوٹی کے لیے لفظ ''مولانا'' استعمال کیا (تحقیقی جائزہ، ابتدائیہ، جزاائی صفحہ ۷) حالانکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کو ''مولانا'' کہا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو! انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ (البقرہ، ۲۸۶)

توہی مولانا (ہمارا مددگار ہے) پس تو کافر قوم پر ہماری مدد فرما!

کیا جو لفظ اللہ کے لیے بولا گیا ہو اسے مخلوق کے لیے استعمال کرنا وہابی مذہب میں شرک

نہیں؟ ہم حضور ﷺ کو حاضر وناظر یا غیب جاننے والا کہیں تو پوری وہابی پارٹی آسمان سر پہ اٹھالیتی ہے کہ دیکھو! شرک کر بیٹھے، جو لفظ اللہ کے لیے استعمال کیا گیا اسے نبی ﷺ کے لیے بولتے ہیں۔ اب کیا خیال ہے یا تو یہ لوگ ہمارا عقیدہ تسلیم کریں ورنہ (اپنے قانون کے مطابق) مشرک ہونے کے لیے تیار ہو جائیں۔

پوچھیئے! وہ کون سی چیز قبول فرمائیں گے۔

ظ......''مولانا'' جملے میں لفظ ''مولا'' کا معنیٰ ہے مددگار تو گویا حکیم صفدر عثمانی مولویوں کو مددگار مان کر بھی مشرک ہوئے۔

ظ......اور یہ بھی ذہن نشین رہے کہ اسی طرح انہوں نے اپنے ''مخلص ساتھی'' محمد عمر صدیق سے کتاب کی اشاعت میں صرف تھوڑا بہت نہیں بلکہ بھرپور تعاون لیا ہے جس کا ذکر کتابچہ میں ہے ملاحظہ ہو! تحقیقی جائزہ جزاء ا، ابتدائیہ۔

اب اگر سنی لوگ مخلوق سے مدد لے کر مشرک ہو جاتے ہیں تو حکیم عثمانی اس شرک سے کیسے بچ سکتا ہے؟

ظ......صفدر عثمانی صاحب اپنے آپ کو بڑے فخر سے حکیم بھی گردانتے ہیں (گو نیم حکیم ہی سہی!)۔ جبکہ قرآن پاک میں کئی مقامات پر لفظ حکیم اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کیا گیا ہے دیکھیئے! ان کی کتب کے ٹائیٹلز پر ان کا نام، لہٰذا وہابی اصولوں کے مطابق صفدر عثمانی نے لفظ ''حکیم'' استعمال کر کے بھی شرک کا ارتکاب کیا ہے۔

ظ......حکیم کا نام محمد صفدر اور نسبت (عثمانی، عثمان کی طرف نسبت ہے) بھی قرآن وسنت سے ثابت نہیں اور وہابی مذہب کے گرو، مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے ''منگھڑت

نام شرک ہیں"۔(تقویۃ الایمان صفحہ ۶۸)

محتاط اندازے کے مطابق حکیم صفدر نے اپنے اس مختصر سے کتابچہ میں پانچ شرک کیئے ہیں، جن کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔

حکیم صاحب!......اگر کوئی ایک شرک کرے تو آپ اسے یہ آیت سناتے ہیں: ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشآئ۔

یعنی اللہ تعالیٰ شرک معاف نہیں کرتا اس کے علاوہ جو چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔

آپ نے خود پانچ شرک کیئے ہیں۔لہٰذا آپ لوگوں کو چھوڑیں، تحقیق وتصنیف کو ترک کریں پہلے اپنے انجام کی فکر کریں!۔اپنے شرکیات سے توبہ کریں!۔اور جلدی کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام جان لینے آجائیں، توبہ کا دروازہ بند ہو جائے اور آپ شرک بھری حالت میں بارگاہ رب العزت میں بطور مجرم کھڑے ہوں!

کرو توبہ کہ آنے والا ہے روز حساب
خدا کے سامنے بھلا کیا دو گے تم جواب

وہابیوں کے مشترکہ شرک:

انفرادی شرکیات کے بعد اب وہابیوں کے چند مشترکہ اور اجتماعی اشراک بھی ملاحظہ ہوں!......

پہلا شرک: لفظ خدا کا استعمال

اللہ تعالیٰ کو لفظ "خدا" سے یاد کرنا وہابیوں کے ہاں ایک عام چیز ہے جس پر کسی خاص کتاب کے حوالہ کی ضرورت نہیں ہے......قارئین ان کی تقریباً کسی کتاب کو

بھی اٹھا کر دیکھ لیں، تو انہیں اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ ''خدا'' کا ستعمال مل جائے گا جبکہ ابو عبداللہ دکتور محمد زاہد قریشی نے لکھا ہے:

خدا کا لفظ غیر اسلامی اور مشرکانہ ہے، جیسے مشرک آتش پرستوں نے اسلام کے خلاف ضد و عداوت کی وجہ سے رائج کیا ہے۔ اس مشرکانہ لفظ خدا کا استعمال قرآن کے مطابق کجروی اور گمراہی بھی اور گناہ و شرک بھی۔ (اللہ تعالیٰ کافی ہے صفحہ ۲، ۳)

یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے ''خدا'' کا لفظ استعمال کرنا شرک ہے۔ اس فتویٰ کی رو سے اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ ''خدا'' استعمال کرنے والے تمام وہابی مشرک قرار پاتے ہیں۔

نوٹ: ہمارے نزدیک لفظ خدا کا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال درست ہے، کسی اور کے لیے نہیں، کیونکہ اس کا معنیٰ ہے وہ ذات جو خود بخود ہو، اور اسے کسی نے بنایا نہ ہو، اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ اکابر علماء مفسرین کا بھی یہی مؤقف ہے۔ بطور مثال تفسیر کبیر جلد از یر تفسیر سورۃ فاتحہ ملاحظہ فرمائیں۔

دوسرا شرک: خود ساختہ نام

غیر مقلدین میں کتنے ایسے افراد ہیں کہ جن کے نام منگھڑت اور خود ساختہ اور الفاظ کے جس مجموعہ کو وہ نام کا درجہ دیتے ہیں، بعینہٖ وہ مجموعہ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہوتا...... مثلاً: شمشاد سلفی، نذیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن بھوپالوی، وحید الزماں حیدرآبادی، صفدر عثمانی، بشیر الرحمٰن سلفی، طالب الرحمان زیدیؔ، حافظ محمد ابراہیم میرؔ، پروفیسر ساجد میرؔ، امیر حمزہ، مبشر ربانی، محمد زبیر علیزئی، داؤد ارشد، غلام مصطفیٰ ظہیر، احسان الٰہی ظہیر، ابتسام الٰہی ظہیر، حبیب الرحمٰن یزدانی، حنیف ربانی، نذیر حسین دہلوی،

یحیٰ گوندلوی وغیرھم۔

جبکہ اس طائفہ کے گرو اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

''من گھڑت نام شرک ہیں''۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۶۸)

اگر منگھڑت نام شرک ہیں تو ایسے نام رکھنے والے کون ہیں؟ فیصلہ خود کیجیئے!

تیسرا اور چوتھا شرک: تصویر سازی وتصویر آویزی

مبشر ربانی مفتی جماعۃ الدعوہ (کالعدم لشکر طیبہ) نے لکھا ہے:

بعض اہلحدیث افراد نے بھی اپنے علماء کی تصاویر اتروا کر اپنی دکانوں پر آویزاں کر رکھی ہیں، جو کہ سراسر ناجائز وحرام ہیں۔ (مقالات ربانیہ صفحہ ۱۵)

مزید لکھا ہے:

''اس طرح شرک اولاد آدم میں بذریعہ تصویر داخل ہوا''۔ (ایضاً ص ۱۵)

ایک مقام پر تصویر کے عمل کو شرک، حرام اور یہودیوں جیسا عمل قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو مقالات ص ۱۴، ۱۵۔

مبشر ربانی کے نزدیک جب تصاویر بنانا اور لٹکانا شرک ہے اور ان کے وہابی، غیر مقلد، انگریزی ''اہلحدیث'' افراد نے ایسا کیا ہے تو ظاہری بات ہے اس فتویٰ کی رو سے وہ ڈبل مشرک قرار پائے۔

صرف یہی بات نہیں بلکہ اب تو وہابیوں کی طرف سے متعدد ایسی کتب منظر عام پر آچکی ہیں، جن میں وہابی مولویوں کی باقاعدہ اور بے شمار تصاویر موجود ہیں مثلاً:

سر دلبراں ......از عزیز الرحمان یزدانی، برادر حبیب الرحمان یزدانی۔

یزدانی کی موت اہل دل پر کیسی گزری با تصور۔ وغیرہ۔

پانچواں شرک: تصویر فروشی

ماہنامہ ''الدعوہ'' کے مدیر امیر حمزہ نے اپنے وہابیوں کی توحید کو چھوڑنے اور شرک کو قدم جمانے کی دعوت بھری تحریک کے متعلق لکھا ہے:

اچھا اب توکئی توحید کے نعرے لگانے والے اور اقامت دیں کا پرچم بلند کرنے والے بھی شیطان کے اس تصویری جال میں بری طرح پھنسے دکھائی دے رہے ہیں، وہ اپنے بڑوں اور شہیدوں کی تصاویر کو گھروں کی زینت بنائے بیٹھے ہیں۔ ان کاغذی بتوں کو رنگین چھپوا کر اپنے جلسوں میں فروخت کر کے طریق آزری کو تقویت دے رہے ہیں، اس باطل فعل کے ساتھ حق کے کچھ کلمات لکھ کر حق و باطل کی ملاوٹ کا ارتکاب کر رہے ہیں، ایسا اس لیے کیا گیا ہے کہ باطل اس وقت تک پنپ نہیں سکتا، جب تک اسے حق کا کچھ سہارا نہ دیا جائے۔ (شاہراہ بہشت صفحہ ۳۲)

اس پیرگراف کا مطلب یہ ہے کہ وہابیوں کا تصاویر کو رنگین چھپوا کر اپنے جلسوں میں فروخت کرنا'' کاغذی بتوں'' کو بیچنا اور ''طریق آزری'' کو تقویت دینا ہے۔

اب بتایئے!...... بتوں کو فروخت کرنے والا اور آزر بت پرست کے طریقے کو مضبوط کرنے والا یہ وہابی فرقہ کیا ہے؟۔ مسلمان یا مشرک اور بت پرست؟۔

چھٹا شرک: علیحدہ قبر بنانا

امیر حمزہ نے مزید لکھا ہے:

کسی بزرگ کی قبر کو قبرستان سے الگ بنانا شرک کو قدم جمانے کی دعوت دینا ہے۔

(شاہراہ بہشت صفحہ ۴۱)

یہ شرک بھی وہابیوں نے اپنا کر شرک کو قدم جمانے کی دعوت دی ہے جس پر متعدد شواہد ہیں، چلیئے!......ہم اپنی طرف سے نہیں، خود اس امیر حمزہ سے ہی ثابت کر دکھاتے ہیں...... چنانچہ لکھا ہے:

ظ...اہلحدیث حضرات نے امیر المجاہدین مولانا عبداللہ کو ان کے مدرسے میں دفن کر دیا......(شاہراہ بہشت صفحہ ۴۱)

ظ...مزید لکھا ہے:

اور اب مولانا عبداللہ بڈھیانوی کو بھی عام قبرستان سے الگ دفن کر کے ان کی قبر کو منفرد بنا دیا گیا ہے۔(ایضاً صفحہ ۴۱)

یہ صرف دو مثالیں ہیں۔ تلاش کرنے سے اور بھی شواہد مل سکتے ہیں، مثلاً:

ابراہیم میر سیالکوٹی کی قبر بھی قبرستان سے الگ وہابیوں نے ایک عیدگاہ کی عمارت میں بنا رکھی ہے۔ جن سے واضح ہے کہ وہابیوں نے اپنے مولویوں کو قبرستان سے الگ دفن کر کے شرک کو قدم جمانے کی دعوت دی اور شرک کے گیٹ کھول دیئے ہیں۔

ساتواں شرک: غلام رسول وغیرہ نام رکھنا

وہابیوں کا فتویٰ ہے:

"آج کل جو لوگ غلام فلاں عبد فلاں نام رکھتے ہیں از قسم شرک ہے"۔

(اہلحدیث امرتسر ۲۵ جولائی ۱۹۴۷ء مولانا ثناء اللہ امرتسری فتاویٰ علمائے حدیث جلد ۹ صفحہ ۱۲۶)

فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۳۷۹ پر بھی غلام نبی، غلام فلاں وغیرہ ناموں کو شرک مانا ہے۔

اس فتوی سے ثابت ہوا کہ غلام رسول، غلام مصطفی، غلام حسین، غلام حسن، غلام احمد وغیرہ نام رکھنا شرک ہے۔

جبکہ تذکرہ علمائے خانپور میں وہابی مولوی قاضی عبد الصمد کے شجرہ میں نام ''غلام مصطفی'' دو دفعہ ''غلام رسول'' دو دفعہ ''غلام حسن'' اور ''غلام احمد'' ایک ایک دفعہ شامل ہے۔

(تذکرہ علمائے خانپور)

نذیر حسین دہلوی کے شاگرد اور مشہور وہابی مولوی کا نام غلام رسول (قلعہ میاں سنگھ) ہے اور آج بھی کئی وہابیوں کے نام ''غلام رسول'' ہیں جس طرح وہابیوں کے ''قاری محمد اسلم'' کی مسجد توحید گنج نوشہرہ روڈ کے حفظ القرآن کے ایک سابق مدرس کا نام ''قاری غلام رسول'' اور وہابیوں کے مجلہ ''السنہ'' جہلم کے مدیر کا نام ''غلام مصطفی ظہیر امن پوری'' ہے

آٹھواں شرک: تعویز کرنا

متعدد وہابیوں نے تعویز وغیرہ کو شرک کہا ہے ملاحظہ ہو!

دم اور تعویز صفحہ از خواجہ قاسم، التوحید صفحہ ۸۰، ۸۱، یحییٰ گوندلوی صفحہ ۱۲۲ از خالد گرجاکھی۔

لیکن بہت سارے وہابی اس کے صرف پر زور حامی ہی نہیں، عامل بھی ہیں ملاحظہ ہو!

فتاویٰ برکاتیہ صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲ وغیرہ۔

نواں شرک: غیر اللہ کا نعرہ

صادق سیالکوٹی نے صاف لفظوں میں غیر اللہ کے نعرے کو بھی شرک لکھا ہے

ملاحظہ ہو! انور التوحید صفحہ ۳۰، غیر اللہ کا نعرہ شرک ہے۔

اور آج وہابیوں کے جلسوں میں ''غیر اللہ'' کے نعروں کی بڑی دھوم دھام ہوتی ہے۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے۔

دسواں شرک: قبر پرستی

امیر حمزہ نے لکھا ہے:

قبر پرست اپنے اپنے بزرگوں کے شاندار مزارات کی تصاویر کو اپنے گھروں کی زینت بنائے ہوئے ہیں، یعنی قبر پرستی کی یہ مختلف شکلیں اور صورتیں ہیں جو رواج پا چکی ہیں۔ (شاہراہ بہشت صفحہ ۳۳)

یعنی مزارات کی تصاویر بنانا، قبر پرستی ہے اور ایسا کام کرنے والے قبر پرست، مشرک۔

اب ملاحظہ فرمایئے!...... کہ قبر پرستی کے اس شرک کو وہابیوں نے کس حد تک اپنا کر خود کو قبر پرست اور مشرک ثابت کر دیا ہے۔

۱...... ابراہیم میر سیالکوٹی کی کتاب ''تاریخ اہلحدیث'' مطبوعہ سرگودھا کے ٹائٹل پیج پر روضۂ رسول ﷺ کی تصویر بنائی گئی ہے۔

۲...... صادق سیالکوٹی کی کتاب ''صلوۃ الرسول'' کے ٹائٹل پر بھی گنبد خضراء کی تصویر ہے

۳...... غلام رسول قلعوی کی ''سوانح حیات'' کے ٹائٹل پر بھی روضۂ پاک کی تصویر موجود ہے۔

۴...... عبداللہ بہاولپوری کے رسالہ ''کیا مردے سنتے ہیں؟'' کے ٹائٹل پر تین قبروں کی تصویریں ہیں۔

۵...... مبشر ربانی کے کتابچہ ''عید میلاد النبی'' کا ٹائٹل گنبد خضراء سے آراستہ ہے۔

۶، ۷...... ماہنامہ ''صراط مستقیم'' آف کراچی کے مجلہ بابت ستمبر ۱۹۹۴ء اور اگست ۱۹۹۵ء کے فرسٹ پیج پر روضہ پاک کی تصویریں نمایاں ہیں۔

۸...... فضل الرحمان صدیقی کے کتابچہ ''جشن وجلوس عید میلاد النبی ﷺ غلو فی الدین'' کے ٹائٹل پر یہی فوٹو موجود ہے۔

۹...... عبدالرشید عراقی کی تالیف ''اہلحدیث کے چار مراکز'' کے ٹائٹل پر روحانی مرکز (امرتسر) لکھ کر نیچے مسجد نبوی اور گنبد خضراء کی تصویریں دی ہیں۔

نوٹ: امرتسر لکھ کر مسجد نبوی اور گنبد مبارک کا نقشہ دینا اس بات کی غمازی کر رہا ہے کہ وہابیوں کے نزدیک امرتسر مسجد نبوی اور گنبد خضراء کا نام ہے، یا ان مقدس مقامات کو امرتسر قرار دیا ہے دونوں میں کوئی بھی صورتِ حال ہو بہر حال قابل مذمت اور لائق ملامت ہے کیونکہ کہاں امرتسر اور کہاں ''شہر رسول ﷺ مدینہ طیبہ اور گنبد خضرائی''!......

؎ چہ نسبت خاک در بعالم پاک

۱۰...... ''قبے اور مزارات کی تعمیر، ایک شرعی جائزہ'' (مؤلف محمد بن ابراہیم بن عبد الطیف آل شیخ۔ (مترجم صفی الرحمان مبارکپوری) کے ٹائٹل پر مزار کی تصویر ہے۔

۱۱...... عید میلاد النبی ﷺ اور اسلام کا تقابلی جائزہ (از قلم حافظہ مصباح ضیاء تائید قاری عبدالحفیظ وہابی فیصل آبادی) کے پہلے صفحہ پر گنبد خضراء کا نقشہ ہے۔

۱۲...... ''نماز نبوی احادیث صحیحہ کی روشنی میں'' (تالیف ناصرالدین البانی، ترجمہ و تہذیب صادق خلیل) کے ٹائٹل پر مسجد نبوی اور روضہ مقدسہ کا فوٹو موجود ہے۔

۱۳......زبیر علیزئی کے کتابچہ "بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم" کے ٹائٹل پر ایک مزار کا نقشہ دیا گیا ہے۔

۱۴......ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب "سیرت مصطفیٰ" پر بھی گنبد خضراء کی تصویر دی گئی ہے۔

یہ چند مثالیں ہیں، کوشش کرنے سے متعدد شواہد مل سکتے ہیں، امیر حمزہ کے فتویٰ سے یہ ساری کاروائی بت پرستی ہے اور ایسا کرنے والے سب کے سب بت پرست۔

زبیر علیزئی کی خوش فہمی کا ازالہ:

زبیر علیزئی دوسروں کو قبر پرست قرار دے کر اپنے متعلق لکھتے ہیں:

"اہل حدیث حق پرست تو ہیں، لیکن اکابر پرست، قبر پرست اور خود پرست نہیں"۔

(ماہنامہ اہلحدیث صفحہ ۱۴ شمارہ نمبر ۲۳)

جبکہ حقائق وواقعات اور مذکورہ حوالہ جات نے ثابت کر دیا ہے کہ وہابی لوگ مشرک، قبر پرست اور بت پرست ہیں، بلکہ شرک کے دروازے کھولنے والے، شرک کو قدم جمانے کی دعوت بھی یہی لوگ دیتے ہیں اور طریق آزری کو بھی انہی لوگوں نے جاری کر رکھا ہے، شرک کی تمام صورتیں ان میں رائج ہیں۔

مبشر ربانی اور امیر حمزہ (زبیر کے جانی دوستوں) نے اس حقیقت کو بے نقاب کر کے ان کے منہ پر زناٹے دار تھپڑ رسید کر دیا ہے۔ کسی تیسرے آدمی کی ضرورت ہی نہیں چھوڑی۔

کیا خوب جو "یار" پردہ کھولے
جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

زبیر علی زئی کی اکابر پرستی:

زبیر کی "اکابر پرستی" کی ایک عمدہ مثال خود اسی کے قلم سے ملاحظہ ہو!......لکھا ہے:......سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ نے صحیحین کے راوی محمد بن فضیل بن غزوان پر جرح کی۔(معیار الحق صفحہ ۳۹۶)۔(ماہنامہ الحدیث صفحہ ۱۱، شمارہ نمبر ۲۳)

اور بطور وضاحت لکھا ہے: "کوئی یہ نہ سمجھے کہ میاں نذیر حسین وغیرہ میرے نزدیک متروک ہیں"۔(ماہنامہ الحدیث صفحہ ۴۰، شمارہ نمبر ۲۳)

یعنی صحیحین کے راویوں پر جرح کرنے کے باوجود وہابی نجدی ملاں، نذید حسین دہلوی "رحمہ اللہ" کے جملے کا بھی مستحق ہے اور متروک بھی نہیں۔

جبکہ اسی زبیر علیزئی نے لکھا: "اس پر فتن دور میں بعض "اہل الرائے والا ہوائ" نے بے شمار دسیہ کاریوں، شعبدہ بازیوں اور مغالطہ دہیوں کے علاوہ انہوں نے صحیحین اور محدثین کا مرتبہ وعزت گھٹانے کی نامسعود اور قابل مذمت کوشش کی ہے......کسے معلوم تھا کہ ایک ایسا دور آنے والا ہے جب مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلنے والے بدعتی صحیحین (بخاری ومسلم) کی احادیث اور راویوں پر اندھا دھند حملے کریں گے۔

(نور العینین صفحہ ۳۰ طبع سوم)

نذیر حسین دہلوی نے صحیحین پر جرح کی اس لیے وہ ان عبارات کا پورا پورا مصداق ہے۔ وہ اہل الرائے والاھواء کے طریقہ پر گامزن ہو کر شعبدہ بازی، دسیسہ کاری اور

مغالطہ دہی سے بھی کام لے رہا ہے، صحیحین کے مرتبہ کو بھی گھٹا کر مکروہ اور مذموم کوشش کر رہا ہے اور بدعتیوں کی راہ پر چلتے ہوئے بخاری و مسلم کے راویوں پر اندھا دھند جرح بھی کر رہا ہے۔ لیکن زبیر میاں انہیں بدعتی کہنا تو درکنار، متروک بھی نہیں مانتا، کیا اس سے بڑھ کر بھی ''اکابر پرستی'' یا ''بت پرستی'' کی کوئی مثال ہو سکتی ہے؟۔

گیارھواں شرک: لفظ اعظم کا استعمال

وہابی حضرات حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کو ''امام اعظم'' کہنے پر بھی سیخ پا ہوتے ہیں (گو ان کے اکابر نے حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کو ''امام اعظم'' لکھا ہے جو کہ حضرت امام صاحب کی زندہ کرامت ہے) ان کا یہ کہنا ہے کہ اس جملہ کا معنٰی ہے ''سب سے بڑا امام''......تو یہ شان صرف امتی کی نہیں ہو سکتی بلکہ نبیوں کے امام اور رسولوں کے قائد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ہی یہ مقام و مرتبہ شایاں و مناسب ہے۔

اگر کسی امتی کو ''امام اعظم'' کہیں تو یہ ''رسول اللہ ﷺ'' کے مقام پر امتی کو لا بیٹھانا ہے جس سے امام الانبیاء ﷺ کی توہین اور بے ادبی ہوتی ہے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے، اور وہابیوں کی یہ منطق سراسر غلط ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے مقابلہ میں کسی امتی کو کھڑا کرنا یہ انہیں کے دل گردے کا کام ہو سکتا ہے، سنی مسلمان ہرگز ایسا عقیدہ نہیں رکھتے......باقی رہا ''امام اعظم'' کا لقب تو ایسے القابات و خطابات کسی بھی بزرگ کے لیے بولے جائیں تو اس سے صرف ان کے زمانے یا بعد میں آنے کے لوگ مراد ہوتے ہیں، نہ کہ ساری امت۔

جیسا کہ ساری امت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ''صدیق اکبر'' اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کو "فاروق اعظم" کہتی ہے...... صدیق اکبر کا معنٰی "سب سے بڑا سچا" اور فاروق اعظم کا مطلب "سب سے بڑا حق و باطل کا فرق کرنے والا" ہے۔

اب یہ صفتیں اپنے حقیقی معنٰی کے اعتبار سے صرف اور صرف ذات خداوندی کے لیے ہی خاص ہو سکتی ہیں...... کیونکہ درحقیقت خدا ہی سب سے زیادہ سچا اور سب سے بڑھ کر حق اور باطل میں فرق فرمانے والا ہے...... لیکن امت کے اعتبار سے اور کلمہ گو لوگوں میں حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو یہ خاص صفتیں ملی ہیں۔ جبکہ وہابی توحید کے اعتبار سے ویسے بھی "اکبر" (سب سے بڑ) اور اعظم (سب سے اونچا) صرف خدا کے لیے ہی ہونا چاہیئے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ان صفتوں کو مخلوق کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔ گوجرانوالہ میں ایک وہابی مولوی کا نام "محمد اعظم" ہے...... حافظ محمد گوندلوی کی دکان کا نام مطب اعظم (درس صحیح بخاری صفحہ ۳۱، ۲۲) اور تقریر کا نام "درس اعظم" ہے۔ (درس صحیح بخاری صفحہ ۱۴، ۱۵، ۲۰) اور اس اپنا اصل نام اعظم ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۰) اور "اکبر" نام کے آدمی بھی دیکھنے سننے میں آئے ہیں اور پھر صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو عام طور پر بولتے بھی ہیں اور ان کی کتب میں بھی جگہ جگہ مرقوم ہیں۔ ملاحظہ ہو! فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ صفحہ ۵۲۹، تاریخ اہلحدیث صفحہ ۲۰۵، ۲۷۴، طریق محمدی صفحہ ۴۲، ۲۸، ۴۶، سردلبراں صفحہ ۲۴۷ وغیرہ۔

اب وہابیوں کے اصول کے مطابق خدا کی صفتیں مخلوق کے لیے تسلیم کرنا شرک ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو "صدیق اکبر" اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو "فاروق اعظم" کہنے والے مشرک ہونے چاہیئں۔ لیکن وہ یہاں چشم پوشی ہی نہیں پوری صفائی و حمایت اور وکالت سے کام چلاتے ہیں، فتوے تو صرف سنی مسلمانوں کے لیے بچار کھے ہیں۔

بارہواں شرک: لفظ مولانا کا استعمال

لفظ ''مولانا'' ایک تو یہ قرآن مجید میں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہوا ہے مثلاً: انت مولانا (البقرہ، ۲۲۶) صرف تو ہی ''مولانا'' ہے۔

اور دوسرے اس کا معنیٰ ہے ''مددگار''۔ اب جو لفظ صرف اللہ کے لیے بولا گیا ہو اور جس کا معنیٰ بھی ''مددگار'' ہو، اسے مخلوق کے لیے بولنا وہابی مذہب میں شرک ہے۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہابی حضرات اپنے ہر ایرے، غیرے، نتھو خیرے، مولوی ملاں اور جاہل واجہل خطیب کو بھی ''مولانا'' (ہمارا مددگار) کہتے ہیں، جو کہ ان کے اصول کے مطابق سراسر شرک بلکہ ڈبل شرک ہے۔

تیرہواں شرک: بت کی صدارت میں تقریر

غیر مقلد وہابیوں کی انجمن مفاد المسلمین سیالکوٹ کے صدر نے وہابیوں کی مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سابق ناظم اعلیٰ جو کے بعد میں جمعیت کے امیر بھی مقرر ہوئے یعنی اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ کے ایک شرمناک کارنامے بلکہ ان کے اصول کے مطابق ایک شرک کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کا تعارف یوں کرایا ہے:

''مولوی محمد اسماعیل صاحب وہ کانگرسی ہیں جو مردہ سبھاش چندر بوس کے فوٹو کی صدارت میں تقریر کر چکے ہیں۔ ایسے موحد ہیں جو بت کی صدارت میں تقریر کریں۔''

(حافظ محمد شریف صاحب کی قلابازیاں صفحہ ۶)

واضح بات ہے کہ اس شرک میں ان کے ساتھ دوسرے وہابی بھی ضرور شریک ہوں گے۔

وہابیوں نے توحید کے نام پر گستاخیوں کا دروازہ کھول رکھا ہے:

وہابیوں کے مشہور خاندان غزنوی کے ''چشم و چراغ'' پروفیسر ابوبکر غزنوی نے اس حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے وہابیوں کو وصیت کی ہے کہ وہ موحد کہلا کر گستاخیوں کوارتکاب مت کریں۔اصل عبارت ملاحظہ ہو!

موحد ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدمی بے مہار ہوجائے اور رسیاں تڑا بیٹھے،بے ادب اور گستاخ ہوجائے اہل اللہ کی شان میں گستاخیاں کرے،محسنوں کا گریبان پھاڑے اور سمجھے کہ میں توحید کے تقاضے پورے کررہا ہوں۔

(جماعت اہلحدیث سے خطاب مطبوعہ انجمن تقویۃ الاسلام 4 شیش محل روڈ لاہور)

وہابیوں کے خلاف توحید کارنامے:

سطور ذیل میں وہابیوں کے نامور عالم عبدالقادر حصاروی کی چند عبارات بلا تبصرہ پیش خدمت ہیں،جن سے ہر آدمی بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہابی کیا ہیں اور ان کے توحید،توحید کے نعروں میں کتنی حقیقت کارفرما ہے؟۔

عبدالقادر حصاروی نے''سیاحۃ الجنان بمناکۃ اہل الایمان'' کے نام سے ایک رسالہ لکھا،اس کے ٹائٹل پیج پر آیت ''ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن''،لکھی،ترجمہ کرتے ہیں: یعنی شرک کرانے والی عورتیں جب تک شرک نہ چھوڑیں ان سے نکاح مت کرو۔بہت ہی کم ایسے اہل توحید،اہلحدیث،اہلسنّت وجماعت ہوں گے جوخدائے تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوں گے،اپنا یا اپنے کسی عزیز کا نکاح کسی موحد لڑکی سے کرتے ہوں گے اور اپنی یا اپنے کسی عزیز کی دیندار لڑکی کا نکاح کسی موحد متبع سنت لڑکے سے کرتے ہوں گے،ورنہ اکثر توحید،اتباع سنت کا دم بھرنے والے حضرات

خدا تعالیٰ کے اس فرمان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے، بددین، مشرکہ، مبتدعہ عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں، اور مشرکوں، بیدینوں، بدعتیوں کے حوالے اپنی دیندار لڑکیاں کر دیتے ہیں جو پرلے درجہ کا ظلم، بے انصافی اور بے غیرتی ہے۔

o......مزید لکھا ہے: اہلحدیثوں کی کیسی بے غیرتی اور بے شرمی ہے کہ ان سب فرقوں کو گمراہ بھی جانتے ہیں اور پھر ان سے مناکحت بھی کرتے ہیں، جب یہ مشرک اور بدعتی ہیں تو پھر ان سے محبت کی مجالست اور مناکحت کس طرح روا ہو سکتی ہے؟ کچھ غیرت سے جواب دو؟۔ (ایضاً صفحہ ۱۰)

o......مزید لکھا ہے: حنفیوں کی لڑکیاں مراسم شرکیہ کرنے والیاں چونکہ عندالشرع کافرہ ہیں لہٰذا موحدین اہلحدیث کو ان کا نکاح میں لانا اور ان کے نکاح پر اقامت رکھنا حرام ہوا۔ (ایضاً صفحہ ۱۷)

o......مزید لکھا ہے: جو لوگ نسبی کفو اور قوموں ذاتوں کا کفو اعتقاد کر کے بے دینوں گمراہوں کافروں مشرکوں بدعتیوں کو نکاح دیتے ہیں اور ان سے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے قدیمی ''ساک'' ہیں وہ دراصل خود بے دین بدعتی اور کافر ہیں، اگر مسلمان ہوتے تو ایسا حرام نہ کرتے۔ ان سے تو مرزائی اس میں سمجھ دار ہیں کہ وہ غیر مرزائیوں سے نہیں کرتے، شیعہ بھی بغیر شیعہ کے سنیوں سے نہیں کرتے اسی طرح بہت سے فرقے ہیں جو اپنے مذہب سے باہر نہیں کرتے۔ لیکن یہ نام نہاد اہلحدیث ایسے بے وقوف ہیں اور کچھ غیرت مذہبی نہیں رکھتے...... پھر ان بے وقوفوں سے بڑھ کر احمق وہ ملاں مولوی ہیں جو ان مخالف مذہب مرد وعورت کا نکاح پڑھتے ہیں، وہ صرف چار روپیہ کے بدلے

اپنا ایمان فروخت کر رہے ہیں حالانکہ یہ جانتے ہوئے کہ اہل بدعت سے مناکحت ٹھیک نہیں ہے۔نعم ما قیل۔ مولوی اب طالب دنیا جیفہ ہو گئے۔ وارث علم پیمبر کا پتہ لگتا نہیں۔ (ایضاً صفحہ ۱۹، ۲۰)

o......مزید لکھا: آج اسلام کے مدعیان کا یہ حال ہے کہ نہ ان کو اصل ایمان کی خبر ہے نہ دین کی نہ قرآن کی نہ سنت کی بس چاروں طرف بدعات ہی چھا گئی ہے حتی کہ اہل حق پر بھی اہل بدعات کی کثرت نے اثر ڈال دیا......آج اہلحدیث کہلانے والے اشخاص بھی احادیث نبویہ سے غفلت اور بے پرواہی اس طرح کر رہے ہیں جس طرح اہل بدعت کیا کرتے تھے......اہلحدیث کہلانے والے آج اہل بدعت کے ساتھ ہر دینی کام نماز، سلام، جنازہ، نکاح، مجالست وغیرہ میں اشتراک کر کے ان میں ایسے جذب ہوئے ہیں کہ ان کا عین بن گئے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۱۳)

کیا ان عبارات میں حصاروی صاحب نے اپنے ہم مذہب وہابیوں کو بے وقوف، بے غیرت، بے شرم، ظالم، نام نہاد اہلحدیث، احمق، قرآن وسنت کے مخالف، حرام کار، شرک پسند، مشرکوں سے تعلقات قائم کرنے والے، بے دین، کافر، بدعتی اور ایمان فروخت کرنے والے نہیں کہہ دیا؟

ع جو کچھ کیا اس نے کیا بے خطا ہوں میں

بدعت کی تقسیم، وہابیوں کا ایک اور شرک:

نواب صدیق حسن بھوپالوی لکھتے ہیں:

علامہ نووی نے بدعت کی واجبہ، مستحبہ، محرمہ، مکروہہ اور مباحہ کی طرف تقسیم کی

ہے اوران کے علاوہ دیگر نے حسنہ اور سئیہ کی طرف تقسیم کی ہے جیسا کہ اہل بدعت کی اس جماعت نے کہا ہے جن کے دلوں میں بچھڑے (شرک) کی محبت پلادی گئی اوراس تقسیم کے ثبوت میں کتاب ہے نہ سنت صحیحہ ہے، ان لوگوں نے اس تقسیم کو اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے اور اہل حق نے ان کا شدید ردّ کیا ہے۔

(السراج الوھاج جلد ۲ صفحہ ۱۶۹، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۵ھ)

اب دیکھیئے! اس وہابیانہ فتوے کی رو سے کون کون شرک اور بچھڑے کی محبت پینے والا قرار پاتا ہے۔

۱......وہابیوں کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی لکھتے ہیں:

دین میں بدعت کا نکالنا اگر چہ اصل میں مذموم ہے، جیسا کہ کتاب اور سنت کی اس پر دلالت ہے، اور اس میں بدعات قولیہ اور فعلیہ برابر ہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے بہ طریق عموم فرمایا: ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور اس حدیث کے عموم پر عمل کرنا واجب ہے، اور جس نے بدعت کی دو قسمیں کی ہیں: حسن اور قبیح، اس نے خطا کی ہے، جیسا کہ فقہائے متکلمین اور صوفیاء نے کیا ہے اور ہر وہ طریقہ جو نص نبوت کے خلاف ہو وہ گمراہی ہے

اور جس کام کا نام بدعت حسنہ رکھا گیا ہے اور اس کا حسن دلائل شرعیہ سے ثابت ہے تو اس کے لیے دو چیزوں میں سے ایک لازم ہے:

(۱) یا تو یہ کہا جائے گا کہ وہ کام دین میں بدعت نہیں ہے، اگر چہ اس کو لغت کے اعتبار سے بدعت کہا جائے گا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نعم البدعۃ ھذہ''۔

(۲) یا یہ کہا جائے کہ حدیث: ہر بدعت گم راہی ہے، اس کا حکم عام ہے، مگر اس سے بعض بدعات خاص کر لی گئی ہیں کیونکہ اس عموم کا معارض راجح ہے اور جیسا کہ کتاب اور سنت کے اور عمومات، تخصیص کے بعد اپنے عموم پر باقی رہتے ہیں، اسی طرح یہ حکم عام بھی ہے۔ (مجموعۃ الفتاویٰ جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۵، ۲۱۴، دار الجلیل، ریاض، ۱۴۱۸ھ)

ظ......ابن تیمیہ نے بدعات سئیہ کا ذکر کرتے ہوئے مزید لکھا ہے:

اسی معنیٰ کی وجہ سے شطرنج اور جوئے کی دیگر اقسام مکروہ ہیں کیونکہ یہ آپس میں عداوت اور بغض پیدا کرتی ہیں۔ اسی طرح غنا ہے کیونکہ یہ دل میں نفاق پیدا کرتا ہے اور زنا کی طرف ابھارتا ہے اور قلب کو علم نافع اور عمل صالح سے روکتا ہے اور برائیوں کی دعوت دیتا ہے اور نیکیوں سے منع کرتا ہے۔

اسی طرح بدعات اعتقادیہ اور عملیہ ہوتی ہیں، جو کلمات طیبہ اور اعمال صالحہ سے روکتی ہیں اور وہ حق کے ترک کو متضمن ہوتی ہیں اور ان میں اعتقاد اور عمل کا فساد ہوتا ہے۔

(مجموعۃ الفتاویٰ جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۷، دار الجلیل، ریاض، ۱۴۱۸ھ)

ظ......ابن تیمیہ نے بدعت حسنہ کی تعریف میں لکھا ہے:

جو علماء بدعت کی حسنہ اور سئیہ کی طرف تقسیم کے قائل ہیں، ان کے نزدیک بدعت حسنہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ جن اہل علم کی اقتداء کی جاتی ہے، انہوں نے اس کو مستحب قرار دیا ہو اور اس کے استحباب پر دلیل شرعی قائم ہو۔

(مجموعۃ الفتاویٰ جلد ۲۷ صفحہ ۸۷، دادار الجلیل، ریاض، ۱۴۱۸ھ)

ظ......ابن تیمیہ نے بدعت حسنہ اور بدعت سئیہ کی مزید مثالیں دیتے ہوئے لکھا ہے:

یہ کام جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا (تراویح کی جماعت) یہ سنت ہے، لیکن انہوں نے کہا: ''نعم البدعة هذه'' یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ یہ لغت کے اعتبار سے بدعت ہے اور صحابہ نے وہ کام کیا جس کو وہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں نہیں کرتے تھے، یعنی اس کی مثل کے لیے مجتمع ہونا اور یہ شریعت میں سنت ہے۔

اسی طرح یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالنا اور یہ حجاز، یمن اور یمامہ ہے اور ہر شہر جس پر فارس اور روم نہیں پہنچا، وہ جزیرۂ عرب ہے اور شہروں میں سے ایک شہر ہے، جیسے کوفہ اور بصرہ اور قرآن کو مصحف واحد میں جمع کرنا اور وظائف مقرر کرنا اور جمعہ کے دن پہلی اذان دینا، اور عید کے دن شہر سے باہر نماز پڑھنے کے لیے امام مقرر کرنا اور اس قسم کے اور بہت کام جن کو خلفاء راشدین نے سنت قرار دیا، کیونکہ ان کاموں کو انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے سنت بنایا، لہٰذا یہ تمام کام سنت ہیں، اگرچہ لغت کے اعتبار سے ان کاموں کو بدعت کہا جاتا ہے۔

رہا بہ آواز بلند نیت کرنا اور اس کو بار بار دہرانا تو وہ بدعت سئیہ ہے اور اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ یہ مستحب نہیں ہے کیونکہ یہ وہ کام ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے نہ خلفاء راشدین نے۔ (مجموعۃ الفتاویٰ جلد ۲۲ صفحہ ۲۴، دار الجلیل، ریاض، ۱۴۱۸ھ)

۲......وہابیوں کے مجتہد قاضی شوکانی نے لکھا ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نعم البدعة''۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے ''فتح الباری'' میں کہا: بدعت اصل میں اس نئے کام کو کہتے ہیں جس کی پہلے کوئی مثال نہ ہو اور شریعت میں اس نئے کام کو کہتے ہیں جو سنت کے مقابل ہو، پس بدعت مذموم ہوتی ہے

اور تحقیق یہ ہے کہ وہ نیا کام اگر اس اصول کے تحت درج ہو، جو شریعت میں مستحسن ہو تو وہ بدعت حسنہ ہے اور اگر وہ نیا کام اس اصول کے تحت درج ہو، جو شریعت میں قبیح ہے تو وہ بدعت قبیحہ ہے ورنہ وہ مباح کی قسم سے ہے اور بدعت پانچ احکام کی طرف منقسم ہوتی ہے۔ (نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۳۱۲، دارالوفاء، ۱۴۲۱ھ)

ظ......رحمانی مبارک پوری نے لکھا ہے:

بدعت ضلالہ سے مراد وہ بدعت ہے، جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو، جو اس پر دلالت کرے، وہ بدعت لغوی ہے اور سلف صالحین کے کلام میں جس بدعت کو حسن کہا گیا ہے، اس سے مراد یہی بدعت ہے، جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کے متعلق کہا: یہ اچھی بدعت ہے۔

(مرعاۃ المفاتیح جلد ۱ صفحہ ۲۶۴، مکتبۃ الرحمان سلفیہ، سرگودھا، طبع ثانی)

نواب صدیق حسن خان نے بدعت کی تقسیم کرنے والوں کے متعلق کہا ہے: ان کے دلوں میں شرک کی محبت پلادی گئی ہے، کیا نواب صدیق کے اس نوابانہ، وہابیانہ فتوے کی روشنی میں یہ تمام صنادید وہابیہ بھی شرک کے محبین ہیں اور مشرک نہیں قرار پاتے!۔

وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے:

بدعت لغوی کی یہ تقسیم ہوتی ہے، مباح، مکروہ، حسنہ اور سئیہ (ھدیۃ المھدی صفحہ ۱۱۷) علامہ ابن اثیر کے حوالہ سے بھی بدعت حسنہ وسئیہ کی تقسیم لکھی ہے۔ (لغات الحدیث، کتاب، "ب" جلد ۱ صفحہ ۳۰،۲۹)

ایک اور شرک غیر مقلد وہابی مولوی اور علوم خمسہ:

انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے لیے بعطائے الٰہی علوم خمسہ کو کفر وشرک قرار دینے والے وہابی غیر مقلد اپنے مولویوں کے لیے یہ علوم کھلے سینے اور خوشی خوشی مانتے ہیں۔مگر ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے،کون کب مرے گا۔ان کے اپنے بقول وہابی مولوی بھی یہ تمام باتیں جانتے ہیں۔لہٰذا اپنے فتووں کی رو سے کافر ومشرک خود ہوئے۔

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا
جو کچھ کیا تم نے کیا بے خطا ہوں میں

ایک اور شرک غیر مقلد وہابی مولویوں کا خدائی دعویٰ:

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے بیگم نواب رام پور کے رام پور میں مرنے کی خبر دی تو وہابی نجدی نے ''امام بریلویت اور خدائی دعویٰ'' کی سرخی جما کر سورۂ لقمان میں علوم خمسہ کی نفی کی رو سے اس کو کفر وشرک قرار دیتے ہوئے خدائی دعویٰ قرار دیا ملاحظہ ہو! کتاب ''تین خونی رشتے'' صفحہ ۱۱۔

مگر آیئے ہم ثابت کرتے ہیں یہ علوم خمسہ تو وہابی اپنے مولویوں کے لیے بھی مانتے ہیں اور بقول خود اقراری کافر ومشرک بنتے ہیں۔غیر مقلد وہابی عبدالمجید خادم سوہدروی، قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی کرامات کے ذیل میں لکھتے ہیں:

''پٹیالہ میں ایک گیندے شاہ نامی مستانہ فقیر تھا جو ہر وقت شراب میں مخمور رہتا تھا......ایک بار قاضی جی کا ادھر سے گزر ہوا وہ احترام کے طور پر اٹھ بیٹھا آپ نے فرمایا

سائیں جی شراب حرام ہے اس سے تائب ہوجایئے اب آپ کے آخری دن ہیں......
چنانچہ اس واقعہ سے تین دن بعد وہ انتقال کرگیا اور شیرنوالہ گیٹ کے پاس مدفون ہوا''۔(کرامات اہلحدیث صفحہ ۲۲، ۲۳)

بتایئے!......وہابیوں کا اپنے بقول یہ خدائی دعویٰ ہے یا نہیں؟
اور وہابی اپنے ہی فتویٰ سے کافر ومشرک ہوئے یا نہیں......؟

وہابی مولویوں کا ماں کے پیٹ اور علم کل کا دعویٰ:

عبدالمجید خادم سوہدروی نے لکھا ہے:

''فضل الدین زمیندار کا بیان ہے میرے پاس کوئی بھینس نہ تھی کہ گھر والوں کو دودھ گھی مل سکتا پاس کوئی رقم بھی نہ تھی کہ گائے بھینس خریدی جاسکتی ایک بوڑھی بھینس تھی جس سے ہم مایوس ہوچکے تھے کہ اب وہ گابھن نہیں ہوسکتی کیوں کہ بہت بوڑھی اور کمزور ہوچکی ہے۔میں نے مولانا (غلام رسول قلعوی وہابی) سے عرض کیا کہ دعا کریں خدا کوئی دودھ گھی کا انتظام کردے آپ (مولوی غلام رسول قلعوی) نے فرمایا تمہاری وہی بھینس گابھن ہوچکی ہے اور عنقریب بچہ دینے والی ہے وہ مدت تک دودھ دیتی رہے گی تم فکر مت کرو فضل الدین وہابی کا بیان ہے کہ سچ مچ کہ تھوڑے ہی دنوں بعد وہ بھینس دودھ دینے لگی اور قریباً گیارہ دفعہ اس کے بعد سوئی (بچہ دیا) اور مدت دراز تک دودھ دیتی رہی''۔(کرامات اہلحدیث صفحہ ۱۶)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ:

۱......فضل الدین وہابی نے اپنے مولوی غلام رسول قلعوی وہابی سے دودھ گھی کے لیے

دعا کرائی وہ ڈائریکٹ (براہ راست) بھی اللہ تعالیٰ سے مانگ سکتا تھا، یہ وسیلہ ہوا۔

۲...... وہابی مولوی نے غیب کی خبر دی کہ وہابیوں کی بھینس گابھن ہے عنقریب بچہ دینے والی ہے اور مدت دراز تک دودھ دیتی رہے گی یہ غب کی خبریں ہیں اس بات کا علم ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہوگا اور مدت (طویل عرصہ) تک دودھ دینے کا علم ہے۔

معلوم ہوا کہ...... وہابی لوگ اپنے مولویوں کو وسیلہ بھی مانتے ہیں اور مشکل کشا بھی جانتے ہیں اور حضرات انبیائے کرام اولیائے عظام کے علوم غیبیہ کا انکار کرنے والے اپنے مولویوں کے لیے علوم غیبیہ اور کل کی خبر اور ماں کے پیٹ میں کیا ہے کے علم کا بھی عقیدہ رکھتے ہیں:

وہابی مولوی کو کل کی خبر اور غیب کا علم:

یہی خادم صاحب لکھتے ہیں، میاں محمد چٹو لاہور میں ایک مشہور (وہابی) سوداگر تھا بیان کرتا ہے کہ: ”میں نے بہت سے گھوڑے بغرض فروخت کشمیر روانہ کئے مگر تین مہینے گزر گئے کوئی گھوڑا فروخت نہ ہوا میں مولانا (غلام رسول قلعوی وہابی) کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت دعا کیجیئے، بہت نقصان ہو رہا ہے اور مفت کا روزانہ خرچ پڑ رہا ہے (گھوڑے اور ملازم راشن کھا رہے ہیں) آپ (وہابی مولوی) نے فرمایا: (کل کی غیب کی خبر دی) میاں ترے گھوڑے والئ کشمیر نے خرید لیئے ہیں تین ہزار منافع ملا ہے...... دوسرے دن خط آ گیا کہ سب گھوڑے فروخت ہو گئے اور تین ہزار منافع ہوا“۔ (کرامات اہلحدیث صفحہ ۱۶)

کل کی خبر دے کر کل کی خبر مان کر مشرک ہو گئے۔

وہابی مولوی کا علم غیب اور مشکل کشائی:

وہابیوں کا وہابیت شکن ایک واقعہ سنیئے!

"فضل الدین نمبردار ضلع گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک ساہوکار (دولت مند) سے بارہ سو روپیہ قرض لیا تھا وہ مجھے بہت تنگ کر رہا تھا چنانچہ ایک بار تو اس نے مجھے (مقدمہ کرنے کا) نوٹس دے دیا میں مولانا (غلام رسول وہابی) کی خدمت میں حاضر ہوا، اپنی غربت و ناداری کا ذکر کیا...... آپ نے فرمایا: گھبراؤ نہیں جاؤ چار آدمی ساتھ لے کر اس سے حساب کرو بائیس روپے نکلیں گے...... فضل الدین وہابی حیران ہوا میں نے ابھی تک اسے دیا لیا تو کچھ نہیں، بھلا بائیس روپے کیوں کر نکلیں گے؟ آپ (وہابی مولوی) نے فرمایا جاؤ تو بائیس روپے سے زیادہ نہیں نکلیں گے وہ چند دوستوں کو ساتھ لے کر گیا اور ساہوکار (سیٹھ) سے کہا بہی کھاتہ لاؤ اور میرا حساب صاف کرلو تو ساہوکار (سیٹھ) نے بہی نکالی تو دیکھا تو اس کے حساب میں کہیں لکھا ہے فلاں تاریخ کو اتنی گندم لی۔ اتنا تمبا کو وصول ہوا اتنی کپاس آئی علیٰ ہذا القیاس سارا حساب لگایا تو بقایا صرف ۲۲ روپے نکلے ساہوکار بھی حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے...... (ملخصاً)۔

(کرامات اہلحدیث صفحہ ۱۵)

قارئین کرام غور فرمائیں یہ حقوق العباد کا معاملہ تھا وہابی اپنی نام نہاد کرامت (جادوگری) سے بارہ سو روپے ہضم کر گئے یہ علیحدہ بات ہے۔ لیکن وہابی مولوی کو کل کی بات دور دراز رکھے ہوئے بہی کھاتوں میں بارہ سو کا صرف بائیس روپے ہونے کا علم غیب کیسے ہوگیا؟ یہ سب خالص شرک اور کفر ہے یا نہیں؟۔

کاش کہ یہ وہابی مولوی صاحب آج زندہ ہوتے تو پاکستان کے ذمہ مختلف ممالک کا اربوں ڈالر کا بین الاقوامی قرضہ اور اس کا سود ایک جھٹکے میں گھر بیٹھے بغیر ادا کئے بے باک کرا دیتے اور تمام ا بہی کھاتوں اور رجسٹروں میں ۲۲ / ۲۲ روپے لکھ کر صاف کر دیتے اگر اسی رنگ ڈھنگ کا کوئی، دوسرا مولوی ہو تو وہابیوں کو پیش کر دینا چاہیئے تا کہ ملک اور اہل مسلک پر بار احسان ہو۔

ماں کے پیٹ کا علم:

وہابی مولوی قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی کرامتوں کے ذیل میں لکھا ہے:

”جب آپ حج کو جا رہے تھے تو فرمایا کہ عبدالعزیز کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا (یعنی اپنا پوتا) اس کا نام معزالدین رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا (یعنی لڑکا پیدا ہوا)۔ (کرامات اہلحدیث صفحہ ۲۵)

موت کا علم:

وہابی مولوی کو اپنے بقول موت کا علم غیب بھی ہے کہ کون کہاں مرے گا، ملاحظہ ہو:

”جب آپ (قاضی سلیمان) سن ۱۹۳۰ء میں حج کو روانہ ہونے لگے تو نماز جمعہ کے بعد فرمایا کہ میرا یہ آخری جمعہ ہے اگر اس اثناء میں کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو کہہ دے میں معافی مانگ لوں گا۔ کئی لوگ تاڑ گئے اب آپ واپس نہیں آئیں گے آپ کو کشف کے طور پر اپنی موت کا علم ہو چکا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا واپسی پر آپ جہاز میں انتقال کر گئے“۔ (کرامات اہلحدیث صفحہ ۲۵)

مولوی سلیمان روڑوی وہابی کو موت کا علم: لکھا ہے:

''تحصیل سرسہ (ضلع حصار) میں ایک بہت بڑے رئیس اور نواب تھے ان کی صاحبزادی بیمار ہوگئی علاج کئے افاقہ نہ ہوا انہوں نے چاہا کہ مولوی صاحب کو بلایا جائے وہ دم کردیں گے تو شفا ہو جائے گی چنانچہ آپ کی طرف آدمی آیا آپ جانے کے لیے تیار ہوئے سواری منگوائی گئی معا آپ نے فرمایا: اب جانا فضول ہے لڑکی کا تو انتقال ہوگیا چنانچہ آدمی جب واپس گیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت جب مولوی صاحب نے فرمایا تھا اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی تھی''۔

(کرامات اہلحدیث صفحہ ۳۱)

اس سے معلوم ہوا کہ نص قرآنی کے خلاف وہابی مولوی کو موت کا علم تھا۔

ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمایئے!

''ایک روز علی الصبح آپ فرمانے لگے تو بھائی آج ہمارے پیرومرشد (مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی) بہشت میں پہنچ گئے ...... چنانچہ بعد میں جو اطلاعات آئیں ان سے معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت اسی دن امام (مولوی عبدالجبار صاحب) کا انتقال ہوا جس دن مولوی (سلیمان روڑوی) صاحب نے علی الصبح ہم سے کہا تھا''۔

(کرامات اہلحدیث صفحہ ۳۱)

ملاحظہ فرمائیں ...... وہابی مولوی کو نہ صرف موت کا علم ہوگیا بلکہ تجہیز و تکفین ونماز جنازہ وتدفین، عذاب وقیام قیامت پل صراط ومیزان کی منزلیں طے کئے بغیر ایک دم جنت میں بھی دیکھ لیا، یہ ہے وہابی مولوی کی وسعت علم غیب کا حال!

نجدی سعودی مفتی

عبدالعزیز بن باز کی مشرک سازی اور اس کا رد

حضرت عتبان بن مالک کا رسول اللہ ﷺ کو گھر میں نماز کے لیے جگہ مخصوص کرنے کی خاطر بلانے والی حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہ تصریح کی ہے کہ جس جگہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہو یا جس جگہ نبی ﷺ چلے ہوں، اس جگہ سے تبرک حاصل کرنا چاہیئے اور اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ صالحین میں سے اگر کسی کو اس جگہ سے تبرک حاصل کرنے کے لیے دعوت دی جائے تو اس کو دعوت قبول کرنی چاہیئے۔ (فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۸۰، دارالمعرفۃ، بیروت ۱۴۰۶ ھ، فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۵۲۲، دار نشر الکتب الاسلامیہ، لاہور، ۱۴۰۱ھ)

لیکن نجدیوں، سعودیوں، وہابیوں کے مرکزی مفتی عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے حاشیہ میں اس پر اعتراض کیا ہے اور لکھا ہے: صحیح یہ ہے کہ حصول برکت کے لیے بلانا صرف نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے اور کسی دوسرے کو نبی ﷺ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ دونوں میں بہت بڑا فرق ہے اور اس چیز کا دروازہ کھولنا غلو اور شرک کی طرف لے جاتا ہے، جیسا کہ بعض لوگوں سے ایسا واقع ہوا ہے، ہم اللہ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔ (حاشیہ فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۵۲۲، مطبوعہ لاہور، ۱۴۰۱ھ)

یہ سعودی، نجدی مفتی کی کم عقلی ہے کیونکہ اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ کوئی دوسرا مرد صالح نبی ﷺ کے برابر نہیں ہو سکتا اور دونوں میں فرق عظیم ہے، لیکن ابن باز کا یہ لکھنا صحیح نہیں ہے کہ حصول برکت کے لیے بلانا نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے، کیونکہ

خصوصیت تب ثابت ہوتی ہے جب نبی ﷺ نے دوسروں کو حصول برکت کے لیے بلانے سے منع کیا ہوتا اور جب آپ نے اس سے منع نہیں کیا تو ابن باز کا از خود اس سے منع کر کے شریعت سازی کرنے کا کیا جواز ہے!

نیز شیخ نے لکھا ہے کہ اس چیز کا دروازہ کھولنا غلو اور شرک کی طرف لے جاتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور کو حصول برکت کے لیے گھر بلانا اور اس سے نماز پڑھوانا شرک ہو تو پھر نبی ﷺ کو گھر بلانا اور آپ سے نماز پڑھوانا بھی شرک قرار پائے گا اور کیا ابن باز کو یہ معلوم نہیں کہ جو کام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہو، اس کو غیر کے لیے کیا جائے تب وہ شرک ہوتا ہے جیسے سجدۂ عبودیت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، سو اگر سجدۂ عبودیت غیر اللہ کے لیے کیا جائے تو یہ شرک ہوگا، ابن باز کسی مرد صالح کو گھر بلانے اور اس سے نماز پڑھوانے کو شرک قرار دے رہے ہیں، اس کا معنیٰ یہ ہے کہ گھر بلانا اور نماز پڑھوانا اللہ کے ساتھ خاص ہے، تبھی تو غیر اللہ کے لیے یہ کام شرک ہوگا، افسوس! ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس کی قدر و منزلت نہ کی۔

یہ درست ہے کہ جس جگہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہو، اس سے جو برکت حاصل ہوگی وہ بے مثل ہوگی، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے صالحین کسی جگہ نماز پڑھیں گے تو اس سے بالکل برکت حاصل نہیں ہوگی، لاریب ان کے نماز پڑھنے سے بھی اس جگہ برکت حاصل ہوگی، اگرچہ نبی ﷺ سے حاصل شدہ برکت سے کم ہوگی:

ابن باز کی یہ سوچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے بھی مخالف ہے۔ ملاحظہ ہو!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

اے اللہ! پہلے ہم اپنے نبی ﷺ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے تو ہم پر بارش نازل

کیرتا تھا اب ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے ہیں پس ہم پر بارش برسا!۔(بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۳۷)

اس دعا کے بعد حضرت عمر نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حضرت عباس کا اس طرح لحاظ کرتے تھے، جس طرح اولاد اپنے والد کا لحاظ کرتی ہے، پس اے لوگو! رسول اللہ ﷺ کے عم محترم کے معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرو اور ان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ، اس کے تھوڑی دیر بعد بارش ہوگئی۔

حافظ عسقلانی لکھتے ہیں: حضرت عباس کے اس قصہ سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ اہل خیر و اصلاح (یعنی صالحین) اور اہل بیت نبوت سے شفاعت طلب کرنی چاہیئے، یعنی ان کے وسیلہ سے دعا کرنی چاہیئے۔

(فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۴۹۷، مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ، لاہور، ۱۴۰۱ھ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلے ہم نبی ﷺ کے توسل سے بارش کی دعا کرتے تھے، اب ہم نبی ﷺ کے عم محترم حضرت عباس کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ جو کام نبی ﷺ کی عظمت کی وجہ سے آپ کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ دیگر صالحین کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے حالانکہ آپ میں اور دیگر صالحین میں بہت فرق ہے اور اس حدیث کی شرح میں بھی حافظ عسقلانی نے یہی لکھا ہے کہ صالحین اور اہل بیت نبوت کے توسل سے دعا کرنی چاہیئے، بلک انہوں نے تو یہ لکھا ہے کہ صالحین اور اہل بیت نبوت سے استشفاع کرنا چاہیئے اور استشفاع کا معنی ہے: شفاعت طلب کرنا یعنی ان سے شفاعت طلب کرنی چاہیے اور یہ عبارت تو ابن باز اور ان کے ہم مشرب لوگوں

پر زیادہ باعث قہر اور ان کے لیے زہرہ گداز ہے، اس کے باوجود یہاں فتح الباری کے حاشیہ میں ابن باز نے حافظ عسقلانی پر کوئی اعتراض نہیں کیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک یہ عبارت صحیح ہے اور اس سے شرک کا کوئی خطرہ نہیں ہے تو پھر اسی اسلوب پر دیگر صالحین سے حصول برکت کے لیے ان کو گھر بلانے اور ان سے نماز پڑھوانے میں شرک کا خطرہ کیوں ہے۔

ظ...... حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی متوفی ۸۵۲ھ، اس حدیث کی شرح میں مزید لکھتے ہیں:

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جب امام یا عالم کسی کے گھر میں آئے تو اس محلہ کے لوگوں کو اس سے استفادہ کرنے کے لیے اور اس سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس کے پاس مجتمع ہونا چاہیئے۔(فتح الباری جلد ا صفحہ ۵۲۳، دار نشر الکتب الاسلامیہ، لاہور، ۱۴۰۱ھ، فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۸۰، دار المعرفۃ، بیرورت، ۱۴۲۶ھ)

اس عبارت پر عبدالعزیز بن باز نے فتح الباری کے حاشیہ پر یہ اعتراض لکھا ہے:

یہ عبارت غلط ہے اور صحیح یہ ہے کہ نبی ﷺ کے غیر کے لیے اس سے منع کیا جائے گا تا کہ شرک تک پہنچانے کا ذریعہ بند ہو جائے، جیسا کہ اس سے پہلے گزر چکا ہے یہ عبارت بھی ان ہی دلائل سے مردود ہے، جو ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہیں، جب نبی ﷺ سے استفادہ کرنا اور آپ سے برکت حاصل کرنا شرک نہیں تو علماء اور ائمہ سے استفادہ کرنا اور اس سے برکت حاصل کرنا شرک کیوں ہوگا، شرک تو صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو واجب الوجود مانا جائے یا اس کی کسی صفت کو قدیم اور مستقل بالذات

مانا جائے یا اس کو عبادت کا مستحق قرار دیا جائے، اس کے سوا کوئی قول اور فعل شرک نہیں ہے،، ہم پوچھتے ہیں کہ ابن باز اور ان کے ہم مشرب اصحاب نے دوران تعلیم اپنے اساتذہ اور اپنے امام محمد بن عبدالوہاب اور ان کے سلسلہ کے علماء سے استفادہ نہیں کیا؟......ضرور انہوں نے اس سے استفادہ کیا ہے۔تو اپنی اس عبارت کے مطابق وہ خود مشرک ہو گئے اور کیا کبھی وہ اپنے اکابر علماء اور اساتذہ سے پڑھنے کے لیے نہیں گئے اور ضرور گئے ہیں تو وہ اپنے قاعدہ سے ضرور مشرک ہو گئے اور یہ ان پر دوسری کاری ضرب ہے۔

نبی (ﷺ) کے غیر سے برکت حاصل کرنا:

ابن باز نے اپنے دونوں اعتراضوں میں نبی ﷺ کے غیر سے برکت کے حصول کو شرک قرار دیا ہے۔آیئے! اب دیکھتے ہیں کہ کہ آیا احادیث میں نبی ﷺ کے غیر سے برکت کے حصول کا ثبوت ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں حسب ذیل احادیث ہیں:

o......جب آیت تیمم نازل ہوئی تو حضرت اسید بن الحضیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا:

ماھی باول برکتکم یا آل ابی بکر اے آل ابوبکر! یہ آپ کی کوئی پہلی برکت تو نہیں ہے۔(صحیح البخاری: ۳۳۴، صحیح مسلم: ۳۶۷)

قیامت تک کے مسلمانوں کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے برکت ہوئی اور ان کو تیمم کی سہولت مل گئی۔

o......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

ان من الشجر لما برکتہ کبرکۃ المسلم۔ بعض درخت ایسے ہیں کہ ان کی برکت ضرور مسلمان کی برکت کی مثل ہے۔ (صحیح البخاری: ۵۴۴۴)

اس سے مراد کھجور کا درخت تھا اور اس حدیث میں کھجور کے درخت اور عام مسلمان دونوں میں برکت کا ثبوت ہے۔

o...... حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''صلوا فیھا فانھا برکۃ'' اس میں نماز پڑھو کیونکہ اس میں نماز پڑھنا برکت ہے۔

(سنن ابوداؤد: ۱۸۴، سنن ترمذی: ۸۱، سنن ابن ماجہ: ۴۹۴)

یعنی بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ کر برکت حاصل کرو۔

o...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

البرکۃ فی نواصی الخیل۔ گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے۔

(صحیح البخاری: ۲۸۵۱، صحیح مسلم: ۱۸۷۴)

o...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دعا کی:

اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ۔

(صحیح البخاری: ۱۸۸۵، صحیح مسلم: ۱۳۶۹)

اے اللہ! تو نے جتنی برکتیں مکہ میں رکھی ہیں، اس سے دو چند برکتیں مدینہ میں رکھ دے۔

o...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر

فرمایا:

انما اخشی علیکم من بعدی ما یفتح علیکم من برکات الارض۔ (صحیح البخاری

:۲۸۴۲)

مجھے تم پر صرف یہ خوف ہے کہ میرے بعد تم پر زمین کی برکتیں کھول دی جائیں گی۔

o......حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں یہ حکم دیا جاتا تھا کہ ہم عید کے دن پردہ دار عورتوں کو اور حیض والی عورتوں کو گھروں سے نکالیں اور لوگوں کے پیچھے رہیں اوران کی تکبیر کے ساتھ تکبیر پڑھیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کریں ''ویرجون برکۃ ذلک الیوم'' اوراس دن کی برکت کی امید رکھیں۔(صحیح البخاری:۹۷۱)

o......حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

برکۃ الطعام الوضوء قبلۃ والوضوء بعدہ (سنن ابوداؤد:۳۷۶۱،۱۸۴۶)

کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا کھانے کی برکت ہے۔

o......حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

تسحروافان فی السحور برکۃ۔(صحیح البخاری:۱۹۲۳،صحیح مسلم:۱۰۹۵)

سحری کیا کرو کیونکہ سحری کرنے میں برکت ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے برکت حاصل ہوئی، کھجور کے درخت میں برکت ہے، عام مسلمانوں میں برکت ہے، بکریوں کے باڑے میں

برکت ہے، گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے، مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ سے دگنی برکتیں ہیں، زمین میں برکتیں ہیں، عید کے دن برکت ہے، کھانے کے اول و آخر ہاتھ ہاتھ دھونے میں برکت ہے، سحری کھانے میں برکت ہے، اور اگر کسی میں برکت نہیں ہے تو عبدالعزیز بن باز کے نزدیک صالحین میں برکت نہیں ہے اور ان سے برکت کے حصول کے لیے جانا یا ان کو بلانا شرک کی طرف لے جاتا ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون اس سے بڑھ کر اولیاء اللہ سے عداوت اور کیا ہوگی!

○...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: من عادٰی لی ولیًا فقد اذنته بالحرب۔ (صحیح البخاری: ۶۵۰۲، صحیح ابن حبان: ۳۴۷، صفوۃ الصفوۃ لابن الجوزی جلد ۱ صفحہ ۱۵، مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۵۶)

جو میرے ولی سے عداوت رکھتا ہے، میں اس سے اعلان جنگ کر دیتا ہوں۔

(اقتباس از نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۷)

دوسرا محاسبہ:

ایک حدیث کی شرح میں حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ نے لکھا ہے: البیضاوی نے کہا ہے کہ جب یہود اور نصاریٰ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کے لیے ان کی قبروں کو سجدہ کرتے تھے اور ان کی قبروں کو اپنی نمازوں کا قبلہ قرار دیتے تھے اور ان کی قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اور انہوں نے ان کی قبروں کو بت بنا لیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا، لیکن

جن لوگوں نے صالحین کی قبر کے جوار اور قرب میں مسجد بنائی اور ان کے قرب سے حصول برکت کا قصد کیا نہ کہ ان کی تعظیم کا اور ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا، تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہیں۔(فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۵۲۵، دار النشر الکتب الاسلامیہ لاہور، ۱۴۰۱ھ، فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۸۲، دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۸۶ھ)

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

اس عبارت کا غلط ہونا واضح ہے، صحیح یہ ہے کہ یہ حرام ہے اور یہ بھی ان احادیث کے تحت داخل ہے، جن میں قبروں کو مسجد بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(حاشیہ عبدالعزیز بن باز، فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۵۲۵، مطبوعہ لاہور)

میں کہتا ہوں کہ عبدالعزیز بن باز نے جو لکھا ہے وہ صراحۃً اور بداہۃً غلط ہے، قبر پر مسجد بنانے کا معنٰی یہ ہے جیسا کہ علامہ عینی نے علامہ البند نیجی سے نقل کیا ہے کہ قبر کو ہموار کر کے اس کے اوپر مسجد بنائی جائے اور اس پر نماز پڑھی جائے۔

(عمدۃ القاری جلد ۴ صفحہ ۲۵۷، دار الکتب العملیہ ، بیروت)

اور یہ ہمارے نزدیک بھی جائز نہیں ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے جس کو جائز کہا ہے وہ یہ ہے کہ کسی مرد صالح اور ولی اللہ کے قرب میں مسجد بنائی جائے اور نماز میں اس کی تعظیم کا قصد کیا جائے نہ اس کی طرف منہ کیا جائے اور حدیث میں اس کی ممانعت نہیں ہے۔ حدیث میں اس بات کی ممانعت ہے کہ قبر کی طرف منہ کر کے صاحب قبر کی تعظیم کے قصد سے نماز پڑھی جائے اور اس کی ممانعت نہیں ہے کہ نہ صاحب قبر کی طرف منہ کیا

جائے اور نہ اس کی تعظیم کے قصد سے نماز پڑھی جائے۔کیا عبدالعزیز بن باز کے نزدیک ان دونوں باتوں میں فرق نہیں ہے!؟......قبر کی طرف منہ کرنے اور نہ کرنے، یعنی اثبات اور نفی میں کوئی فرق نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے صرف قبر والے کی تعظیم کے قصد سے اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور قبر والے کی تعظیم کے قصد کے بغیر اس کی قبر کی طرف منہ کیے بغیر اس کے نزدیک بنی ہوئی مسجد میں کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا۔ پھر

عبدالعزیز بن باز نے اس کی ممانعت کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کیوں کی ہے اور جو بات رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمائی، اس بات کی آپ کی طرف نسبت کرتے وقت انہیں درج ذیل حدیثوں کی وعید میں داخل ہونے کا کوئی خوف اور خطرہ نہیں تھا کہ

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہیں کہی، وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

(صحیح بخاری ۱۰۹، مسند احمد ۱۰۵۲۰، جلد ۲ صفحہ ۵۰۴
)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر جھوٹ نہ باندھو، پس جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے وہ دوزخ میں داخل ہو جائے۔(صحیح بخاری ۱۰۶، مقدمہ صحیح مسلم: ۲۰، سنن ترمذی: ۲۶۶۰۔۳۱۷۵، سنن ابن ماجہ: ۳۱، مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۸۳ پر مذکور ہے

تیسرا محاسبہ:

عبدالعزیز بن باز نے حافظ ابن حجر عسقلانی پر رد کیا اور جس جگہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہے، اس کے تلاش کرنے کو اور وہاں نماز پڑھنے کو غیر مشروع اور ذریعہ شرک بتایا ہے:

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے فتح الباری کے اس مقام پر حاشیہ لکھ کر حافظ ابن حجر عسقلانی کا رد کیا ہے، وہ لکھتے ہیں: یہ لکھنا خطاء ہے اور صحیح وہ ہے جو ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی ﷺ کے غیر کو آپ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا اور حق یہ ہے کہ حضرت عمر نے انبیاء علیہم السلام کے آثار کو تلاش کرنے سے منع کیا ہے اور شرک کے ذریعہ کو بند کیا ہے اور وہ اپنے بیٹے کی بہ نسبت اس چیز کو زیادہ جاننے والے تھے اور جمہور علماء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر عمل کیا ہے اور حضرت عتبان بن مالک کی حدیث اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ حضرت عتبان نے نبی ﷺ کی اتباع کا قصد کیا تھا، اس کے برخلاف راستے میں جن جگہوں پر نبی ﷺ نے نمازیں پڑھی تھیں، ان کو تلاش کرنا اور ان پر نماز پڑھنا غیر مشروع اور ناجائز ہے اور جیسا کہ اس پر حضرت عمر کا فعل دلالت کرتا ہے، اور جو شخص یہ فعل کرے گا اس کا یہ فعل اسے بسا اوقات غلو اور شرک کی طرف لے جائے گا جیسا کہ اہل کتاب کا فعل تھا۔ (حاشیہ فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۵۶۹، دار نشر الکتب الاسلامیہ، لاہور، ۱۴۰۱ھ)

صحیح البخاری: ۴۲۵ کی شرح میں ہم شیخ بن باز کی عبارت پر مفصل رد کر چکے ہیں، یہاں پر ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ حافظ ابن حجر اور علامہ عینی وغیرہ نے حضرت عمر سے جو یہ نقل پیش کی ہے کہ نبی ﷺ نے راستہ میں جن جگہوں پر نماز پڑھی تھی، ان جگہوں کے تلاش کرنے کو حضرت عمر نے پسند نہیں فرمایا اور یہ کہا کہ اہل کتاب صرف اسی لیے ہلاک

ہوئے تھے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے آثار کو تلاش کرتے تھے، پھر ان جگہوں پر گرجے اور معبد بنا لیے تھے، سو حافظ ابن حجر اور علامہ عینی نے اس نقل کا کوئی حوالہ نہیں لکھا اور نہ یہ قول کسی صحیح سند سے ثابت ہے۔ اس کے برخلاف حضرت عمر کا جو قول صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے وہ یہ ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے آثار کی تعظیم کرتے تھے اور ان آثار کے قریب عبادت کرتے تھے اور ان کو نماز پڑھنے کی جگہ بتاتے تھے، حدیث میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے کہا: میں نے اپنے رب کی تین چیزوں میں موافقت کی ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں، تو یہ آیت نازل ہوگئی: واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی (البقرہ، ۱۲۵) اور تم مقام ابراہیم کو اپنے نماز پڑھنے کی جگہ بنالو۔

مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیر کا نشان ہے، حضرت عمر نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں؟ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، انبیاء علیہم السلام کے آثار کی تعظیم کرتے تھے اور تمام امت مسلمہ سے اس مقام کی تعظیم کرانا چاہتے تھے۔ اس صحیح حدیث اور قرآن مجید کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر کی طرف اس غیر مستند قول کی نسبت صحیح نہیں ہے کہ انہوں نے راستوں پر ان جگہوں کو تلاش کرنے اور وہاں نماز پڑھنے سے منع کیا، جہاں ہمارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اثناء سفر میں نمازیں پڑھی تھیں، جو شخص انبیاء علیہم السلام کی اس قدر تعظیم کا معتقد ہو کہ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیر کا نشان ہوا، اس جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لینے کی درخواست کرتا ہو، یہ کیوں کر ممکن ہے کہ وہ سید الانبیاء کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے اور اس جگہ کو تلاش کرنے سے منع

کرے، لہٰذا صحیح بخاری کی اس حدیث اور قرآن مجید کی اس آیت کے معارض جن لوگوں نے بھی اس غیر مستند قول کو گھڑا ہے، وہ قطعاً باطل اور مردود ہے، یہ غیر مستند قول صحیح بخاری اور قرآن مجید کی اس آیت سے معارضہ کی بالکل صلاحیت نہیں رکھتا۔

ابن باز نے جو یہ کہا ہے کہ راستے میں جن جگہوں پر نبی ﷺ نے نمازیں پڑھی تھیں ان کو تلاش کرنا اور ان پر نمازیں پڑھنا غیر مشروع اور ناجائز ہے اور یہ عمل شرک کی طرف لے جاتا ہے تو کیا ان کے نزدیک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حرام کام کیا تھا اور اس حدیث کے ذریعہ قیامت تک کی امت کو حرام کام کی ترغیب دی اور شرک کا سبب بنے۔

اسی طرح حضرت عمر نے جو مقام ابراہیم کی تعظیم کے لیے اس کو نماز کی جگہ بنانے کی رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی تو کیا وہ بھی حرام کے مرتکب ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس حرام کام سے منع کیوں نہیں کیا، پھر ابن باز کے نزدیک رسول اللہ ﷺ پر کیا حکم عائد ہوگا۔ کیونکہ آپ نے اس کو برقرار رکھا اور آج تک امت مسلمہ مقام ابراہیم کے قریب نمازیں پڑھ رہی ہے اور اس کو اپنی سعادت گردانتی ہے اور قرآن کی آیت، البقرہ ،۱۲۵ کے متعلق وہ کیا کہیں گے۔ (اقتباس از نعمۃ الباری جلد دوئم صفحہ ۳۰۵،۳۰۴)

وہابی، نجدی آل سعود کے شرک:

عام مسلمانوں کو بلاوجہ کھینچ تان کر مشرک بنانے والے ذرا اپنے ان بڑوں کے اعمال بھی دیکھیں!

قبر پر پھول چڑھانا:

روزنامہ نوائے وقت نے شاہ فیصل نجدی سعودی کا گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھانے کا بھی ذکر کیا ہے: ''ابن سعود نجدی کا لڑکا فیصل جب ۱۹۵۵ء میں ہندوستان پہنچا تو بھارتیوں نے اس کے استقبال میں بھارت سعودی عرب ''زندہ باد''، ''راجکمار سعودی عرب زندہ باد'' کے نعرے لگائے امیر فیصل نے بھارت میں راج گھاٹ پر ''مہاتما گاندھی کی سمادھ'' پر پھول چڑھانے گئے۔ (نوائے وقت ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء)

جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول:

نجدی سعودی وہابیوں نے گاندھی کجا واشنگٹن کی قبر پر بھی پھول چڑھائے۔ چنانچہ روزنامہ کوہستان نے لکھا ہے:

''سعودی عرب کے وزیر دفاع امیر فہد بن سعود نے جو شاہ سعود کے ہمراہ امریکہ آئے ہیں۔ کل امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کی قیام گاہ کی سیر کی۔ بارش کے باوجود انہوں نے مکان کے پائین باغ کی بھی سیر کی۔ اور جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے'' (کوہستان ۲ فروری ۱۹۵۷ء)

نجدیوں، وہابیوں، سعودیوں کی رسول دشمنی اس سے اظہر من الشمس ہے کہ گاندھی کی سمادھی اور واشنگٹن کی قبر پر ان نجدیوں نے پھول چڑھائے، مگر سرور کائنات ﷺ کے روضۂ پاک پر صحابہ کرام اور اہلبیت عظام کی قبور پر پھول چڑھانے ان کے نزدیک شرک بدعت و حرام ہے۔ یہ ہیں وہابیوں کی خودساختہ توحید کے شرمناک کارنامے۔

پردہ اٹھتا ھے

دیوبندیوں کی داستان شرک

ان کا آئینہ ...... ان کا چھرہ

وہ قصے اور ہوں گے جن کو سن کر نیند آتی ہے
تڑپ اٹھو گے کانپ اٹھو گے سن کر داستان ان کی

اہلسنّت وجماعت سے قلبی عداوت اور اندرونی بغض رکھنے کی بناء پر یہ فرقہ دیوبندیہ بھی شرک وکفر کے فتوے داغنے میں غیر مقلد، وہابی، نجدیوں سے کچھ پیچھے نہیں۔ بلکہ موقع ملے تو یہ ان سے بھی چار قدم آگے ہی دکھائی دیتا ہے۔

اسماعیل دہلوی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ان لوگوں کو بھی مسلمانوں کو مشرک وکافر بنانے کے الٹے سیدھے خواب دکھائی دیتے ہیں۔اپنے انجام کی فکر کیئے بغیر اور اپنے اکابر کی عبارات سے چشم پوشی کرتے ہوئے بس سادہ لوح سنی عوام کو شرک کے گھاٹ اتارنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔

یہ لوگ مسلمانوں کو مشرک بنانے میں اس قدر جری اور اندھے ہو چکے ہیں کہ ان کے نزدیک پوری زمین کا علم، رسول اللہ ﷺ کے لیے ماننا شرک ہے اور یہی عقیدہ ملک الموت اور شیطان کے لیے رکھا جائے تو شرک نہیں۔ بلکہ ایمان اور توحید ہے۔ملاحظہ ہو! براہین قاطعہ صفحہ ۵۱۔از خلیل احمد انبیٹھوی تائید وتصدیق رشید احمد گنگوہی۔

اور ایسے ہی ان کے ہاں رسول اللہ ﷺ کے لیے غیب کی باتوں کا علم یا غیب پر اطلاع کا عقیدہ رکھنا بھی شرک، کفر اور اسلام کے خلاف ہے۔(تقویۃ الایمان صفحہ ۳۰، ۴۴)

لیکن یہی عقیدہ ہر بچے، پاگل، جانور، چوپائے حتی کہ گندگی میں رہنے والے چھوٹے چھوٹے کیڑوں مکوڑوں کے متعلق رکھنا درست ہے۔(حفظ الایمان صفحہ ۸) اس سے نہ توحید میں فرق آتا ہے، نہ ایمان جاتا ہے اور نہ ہی شرک وکفر کا کوئی شائبہ ہوتا ہے۔

اندازہ کیجیئے! کہ یہ لوگ کس قسم کی توحید کے علمدار ہیں، کون سی توحید سکھانا چاہتے ہیں اور کس انداز فکر کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

کیا ان لوگوں کے نزدیک صرف اللہ کے محبوبوں کے کمالات، مدارج اور مقامات کو تسلیم کرنا ہی شرک نہیں ہے؟......ہاں۔بالکل ایسا ہی ہے۔کیونکہ وہی بات اور وہی نظریہ کسی اور مخلوق کے متعلق حتی کہ اپنے بڑوں کے متعلق بھی رکھ لیں تو بالکل درست اور عین توحید بن جاتا ہے۔

مسلمانوں کو ان کی شاطرانہ چال سے آگاہ رہنا چاہیئے۔ اس لیئے ہم سب سے پہلے سادہ لوح مسلمانوں، اہلسنّت وجماعت کے خلاف دیوبندیوں کے کفر و شرک کے صادر کیے گئے بے رحمانہ فتوے نقل کریں گے...... اور یہ بھی ثابت کریں گے کہ ان کے اکابر نے اہلسنّت وجماعت کو مؤمن، مسلمان، عاشق رسول اور نجات یافتہ تسلیم کیا، لہٰذا ان کے خلاف فتویٰ جاری کرنا عملی طور پر اپنے خارجی ہونے کا ثبوت دینا، بلکہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں خود مشرک بننا ہے، اور پھر واضح کردیں گے کہ جن امور کو دیوبندی لوگ دوسروں کے حق میں شرک قرار دیتے ہیں وہ انہیں اپنے اکابر کے لیے بلا روک ٹوک تسلیم کرتے ہیں، جس سے ہر منصف مزاج اور باشعور فرد سمجھ جائے گا کہ اگر اس کام کی وجہ سے دوسرا شخص مشرک ہے تو وہی کام سرانجام دے کر دیوبندی بھی اپنے فتوے کی روشنی میں مشرک قرار پاتے ہیں۔ لہٰذا ان لوگوں کو پہلے اپنے گھر کی خبر لینی چاہیئے، پھر دوسروں کے خلاف غوغا آرائی کرنی چاہیئے!

میری تحریر طبع یار کو پریشان کرتی ہے
فقط یہ بات کہتا ہوں وہی جو دل پہ گزرتی ہے

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

دیوبندیوں کے فتاوائے شرک وکفر

دیوبندیوں کے شرک وکفر کے فتوؤں کی ایک طویل فہرست ملاحظہ فرمائیں!

۱...... دیوبندی فرقہ کے معتبر و مستند پیشوا اسماعیل دہلوی نے ”علم میں شرک“ کے عنوان

کے تحت لکھا ہے:

جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا ﷺ یا کوئی امام یا کوئی بزرگ غیب کی بات جانتے تھے اور شریعت کے ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۵۰)

مزید لکھا ہے: بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۰)

۲......رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۴۔ فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب صفحہ ۲۴۵)

۳......پیشوائے دیابنہ، حسین علی واں بچھروی نے لکھا ہے:

جن ہو یا ملائکہ یا ولی یا صنم ہو قضائے حاجت کے واسطے پکارنا کفر ہے اور شرک ہے۔ (بلغۃ الحیر ان صفحہ ۸)

۴......سرفراز خان صفدر گکھڑوی نے عبدالرسول، عبدالنبی اور پیراں دتہ نام رکھنے والے مسلمانوں کو مشرک قرار دیا ہے۔ (گلدستہ توحید صفحہ ۱۱۳)

یہی مضمون بہشتی زیور جلد ا صفحہ ۴۰، اور تقویۃ الایمان صفحہ ۲۵، ۳۲، ۷۷ پر بھی موجود ہے۔

۵......دیوبندیوں نے لکھا ہے:

یا شیخ عبدالقادر یا شیخ سلیمان کا وظیفہ پڑھنا جیسا عوام کا عقیدہ ہے، ان کے

مرتکب ہونے سے بالکل اسلام سے خارج ہوجاتا ہے، مشرک بن جاتا ہے۔

(فتاویٰ امدادیہ جلد ۴ صفحہ ۵۶)

۶......اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

اکثر لوگ پیروں کو، پیغمبروں کو، اماموں کو، شہیدوں کو، فرشتوں کو پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں۔ ان سے مرادیں مانگتے ہیں......وہ شرک میں گرفتار ہیں

(تقویۃ الایمان صفحہ ۲۵)

۷......اعزاز علی دیوبندی نے لکھا ہے:

''مولانا احمد رضا خان کو: ہم آج تک کافر، بدعتی اور مشرک کہتے رہے ہیں''۔

(رسالہ النور صفحہ ۴۰، شوال ۱۳۴۲ھ بحوالہ طمانچہ)

۸......غلام خان پنڈوی نے بزرگوں کے ہاتھوں کو بوسہ دینے والوں کو یوں مشرک قرار دیا ہے: زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے یا اس کے سامنے دوزانوں ہوکر بیٹھے تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادت (شرک) ہوں گے۔ (جواہر القرآن صفحہ ۶۱)

۹...اور مزید لکھا ہے:

جو انہیں کافر ومشرک نہ کہے وہ بھی ایسا ہی کافر ومشرک ہے۔ (ایضاً صفحہ ۷۷)

۱۰......تھانوی نے بریلی میں رہنے والے تمام مسلمانوں کو یوں کافر ومشرک قرار دیا ہے:

بریلی میں ایک بھی حقیقی مسلمان ہوتا تو آج تمام بریلی مسلمان ہوتی۔

(اضافات یومیہ

جلد ۳ صفحہ ۱۸۵) ۱۱......محفل میلاد شریف کرنے والے سنی مسلمانوں کے خلاف دیوبندی واعظین ومقررین یہ شعر بھی پڑھتے رہتے ہیں:

ے بہت ندائے رسول میں شاغل ہیں

مشرکوں کی علامت ہے محفل میلاد

۱۲......دیوبندیوں کے عالم، عبدالصمد نے اپنے دیوبندی مولویوں کے طریقہ کار پر گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے:

''چند سالوں سے کچھ (دیوبندی) لوگ بغیر تحقیق اور بغیر کچھ شرعی ثبوت کے مشرک مشرک کی رٹ لگائے ہوئے ہیں''۔(یا حرف محبت اور باعث رحمت ہے صفحہ ۱۹)

۱۳......دیوبندی جماعت کے پیر، شبیر احمد نے لکھا ہے:

افسوس صد افسوس ہمارے بعض نا سمجھ (دیوبندی) بھائی جو کوچہ عشق ومحبت سے نابلد اور درد دل سے عاری ہوتے ہیں بلا کسی تحقیق کے ایسے اشعار کو شرک اور کہنے والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں۔(ایضاً صفحہ ۲۸)

۱۴......مجرم کو بے نقاب کرتے ہوئے مزید لکھا ہے:

اس مسئلے کا سب سے افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ معمولی باتوں پر مسلمانوں کو مشرک کہنے والے مدعیان علم (اپنے) آپ کو دیوبندی المسلک کہتے ہیں۔(ایضاً صفحہ ۳۵)

اس عبارت سے دو ٹوک واضح ہو چکا ہے کہ دیوبندی واقعی خارجیوں کے طریقے پر چلتے

ہوئے، دن رات مسلمانوں کو مشرک بناتے پھرتے ہیں، اور یہ بات ان کے چہروں سے نقاب الٹنے کے لیے کافی ہے۔

۱۵......اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے شبیر احمد دیوبندی کہتے ہیں:

''اپنے تیز وتند مسلمان بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ......ان (یارسول اللہ کہنے والے) پاکیزہ مسلمانوں کو مشرک نہ کہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنے ہی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھو''۔(ایضاً صفحہ ۳۷)

آ گئی ناں وہی بات! کہ مسلمانوں کو مشرک کہنے والا خود مشرک، بے ایمان اور کافر ہو جاتا ہے۔اور دیوبندی لوگ دن رات یہی ''خارجیانہ خدمات'' سرانجام دے رہے ہیں، کہ پاکیزہ خیالات سنی مسلمانوں کو مشرک کہتے نہیں شرماتے، ان کے اپنے ''بزرگ'' پیر شبیر احمد بن عبداللطیف آف پشاور بھی مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں کہ سنی پاکیزہ مسلمان ہیں جبکہ انہیں مشرک قرار دینے والے دیوبندی حضرات اس اپنے ہی ''ایمان'' سے ہاتھ دور ہے ہیں۔

۱۷......سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے خارجیوں کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے لکھا ہے:

''آج کل کلمہ گو کیا کیا کرتے ہیں: یا بہاء الحق بیڑا دھک، یارہویں والیا نیکیاں تے مدد۔ ؎ بگراب بلا افتاد کشتی مدد کن یا معین الدین چشتی

گویا آج کل کے کلمہ گو مشرکین مکہ و عرب کو بھی چند قدم پیچھے چھوڑ کر ان پر بھی سبقت لے گئے ہیں۔(گلدستہ توحید صفحہ ۱۲)

دیکھیئے! کس بے دردی کے ساتھ سادہ لوح سنی مسلمانوں کو صرف محبت اولیاء کے جرم میں مشرکین مکہ سے بھی بڑا مشرک بناڈالا ہے۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دیوبندیت بھی خارجیت ہی کا ایک مکروہ ''روپ'' ہے۔

اہلسنّت (بریلوی) برحق ہیں

اپنی دکان چمکانے اور عقیدت مندوں کے ہجوم کو قائم رکھنے کے کی خاطر محض تعصب،ضد اور جہالت کی بناء پر اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی حضرات کے خلاف شوروغوغا کرنے والے دیوبندیوں کی چند عبارات ملاحظہ کیجیئے کہ انھوں نے چاروناچار بالآخر مان ہی لیا ہے کہ اہلسنّت و جماعت مسلمان، مؤمن، موحد، نجات پانے والے اور برحق ہیں۔

۱......کوثر نیازی دیوبندی نے لکھا ہے:

ادریس کاندھلوی صاحب نے کہا کہ مولانا احمد رضا خان کی بخشش تو انہی فتوؤں کے سبب ہوجائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: احمد رضا خان تمھیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا، تم نے سمجھا کہ انھوں نے توہین رسول کی ہے تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگادیا، جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کردی۔(روزنامہ جنگ لاہور صفحہ ۷، مؤرخہ ۱۹۹۰،۱۰،۳۱)

معلوم ہوا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ محب رسول تھے۔آپ کا مقام بہت بلند ہے جبکہ باقی عبادات وخدمات آپ کے رفع درجات کا باعث ہوں گی ۔آپ کی بخشش دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارات پر فتوی لگانے سے ہی ہوجائے گی۔

۲......اعزاز علی دیوبندی نے لکھا ہے:

ہم دیوبندی ہیں اور بریلوی علم وعقائد سے ہمیں کوئی تعلق نہیں مگر اس کے باوجود بھی یہ احقر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس دور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے تو وہ احمد رضا بریلوی ہے کیونکہ میں نے مولانا احمد رضا خاں کو جسے ہم آج تک کافر، بدعتی اور مشرک کہتے رہے ہیں، بہت وسیع النظر، اور بلند خیال، علو ہمت، عالم دین ،صاحب فکر ونظر پایا ہے۔(۵ رسالہ النور تھانہ بھون صفحہ ۴۰،شوال ۱۳۴۲ھ بحوالہ طمانچہ)

۳......شبیر احمد عثمانی نے لکھا ہے:

مولانا احمد رضا خاں ...... بہت بڑے عالم اور بلند پایہ محقق تھے۔مولانا احمد رضا خاں کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

(رسالہ ہادی دیوبند صفحہ ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۲۹ھ بحوالہ طمانچہ)

۴......اشرف علی تھانوی نے کہا کہ:

اور وہ (بریلوی حضرات) نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں۔

(افاضات یومیہ جلد ۷ صفحہ ۵۲ ملتان)

۵......اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے شبیر احمد دیوبندی کہتے ہیں:

''اپنے تیز وتند مسلمان بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ......ان (یارسول اللہ کہنے والے) پاکیزہ مسلمانوں کو مشرک نہ کہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنے ہی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھو''۔(ایضاً صفحہ ۳۷)

معلوم ہوا کہ بریلوی حضرات اس قدر راسخ العقیدہ اور برحق لوگ ہیں کہ دیوبندی ان کے پیچھے نماز پڑھنا بھی اچھا عمل سمجھتے ہیں۔

واضح ہو گیا کہ آج کل دیوبندیوں کا اہلسنّت کے خلاف شور وغوغا باطل ومردود ہے۔

اہلسنّت بریلوی برحق اور نجات یافتہ لوگ ہیں۔

دیوبندی اپنے فتووں کی زد میں:

گوان لوگوں کے اہل کفر وشرک ہونے کے لیئے اتنا ہی ثبوت کافی ہے کہ انہوں نے اہلسنّت وجماعت (جنہیں یہ خود مسلمان، مؤمن، ناجی اور عاشق رسول مان چکے تھے) کو کافر ومشرک کے فتووں سے گھائل کرنے کی ناپاک جسارت کر ڈالی۔

لیکن ہم قارئین کو اس سے آگے لیے چلتے ہیں۔ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ دیوبندی حضرات جن باتوں کو انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے حق میں شرک، کفر اور توحید کے مخالف سمجھتے ہیں انہیں باتوں کو انہوں نے نہ صرف نبی کریم ﷺ، دیگر صالحین بلکہ اپنے گھر کے خود ساختہ بزرگوں کے حق میں بھی عین اسلام اور توحید سمجھ رکھا ہے۔

طرفداری کے جذبہ سے الگ ہو کر درج ذیل بحث کو ملاحظہ فرمائیں اور اپنے ضمیر کا فیصلہ سننے کے لیے گوش برآواز رہیں! اللہ تعالیٰ حق کی حمایت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

مسئلہ حاضر وناظر:

ا......عام مسلمانوں کے لیے دیو بندیوں نے جو شریعت گھڑ رکھی ہے، اس میں رسول اللہ ﷺ کو بھی حاضر وناظر ماننا کفر وشرک ہے۔ ملاحظہ ہو!

o......انہوں نے لکھا ہے:

نبی کریم کو حاضر وناظر کہنے والا شخص مشرک وکافر ہے۔

(فتاویٰ فریدیہ المعروف فتاویٰ دیو بند پاکستان

جلدا صفحہ ۶۷)

o......مزید کہتے ہیں:

انبیاء واولیاء کے حاضر وناظر ہونے کا اعتقاد رکھنا کفر ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیو بند

جلدا صفحہ ۹۱)

۲......لیکن یہی کفر وشرک ان کے گھر کے بزرگوں کے حق میں ایمان اور توحید ہے:

o......رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

مرید کو یقین کے ساتھ یہ جاننا چاہیئے کہ شیخ کی روح کسی خاص جگہ میں مقید و محدود نہیں ہے، پس مرید جہاں بھی ہوگا خواہ قریب ہو یا بعید تو گو یا شیخ کے جسم سے دور ہے لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں......اور مرید کو جب کبھی کسی واقعہ کے کھولنے میں شیخ کی حاجت پیش آئے گی تو شیخ کو اپنے قلب میں حاضر مان کر بزبان حال سوال کرے گا اور ضرور شیخ کی روح باذن خداوندی اس کو القاء کردے گی۔

(امدادالسلوک صفحہ ۱۰ فارسی ۔اردوصفحہ

۶۷،۸،۵۵)

یہی مضمون شہاب ثاقب صفحہ ۶۱، ۶۲ (از حسین احمد مدنی دیو بندی) پر بھی موجود ہے۔

اس عبارت میں ہر پیر کو اس کے ہر مرید کے لیے حاضر وناظر باور کرایا ہے اور اپنے اصول کے مطابق شرک وکفر کا مین گیٹ چوپٹ کھول دیا ہے اور خود اپنے مشرک ہونے کا بھی کھلا ثبوت فراہم کر دیا۔

o......قاسم نانوتوی نے لکھا ہے:

رسول اللہ صلعم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں۔ (تحذیرالناس صفحہ ۱۴، آب حیات صفحہ ۷۳)

یعنی حضور اکرم ﷺ ہر مؤمن کی جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

بتایئے! اس سے آگے حاضر وناظر کی کون سی بات رہ گئی ہے؟۔

o......شبیر احمد عثمانی نے لکھا ہے:

نبی کا وجود مسعود خود ہماری ہستی سے بھی زیادہ ہم سے نزدیک ہے۔

(تفسیر عثمانی

صفحہ ۵۴۲)

عبارت کو دوبارہ پڑھ لیجیئے یہاں روح کو نہیں "وجود" کو امتیوں کی ذات سے بھی زیادہ قریب کہا گیا ہے۔ بتایا جائے یہ شرک کے کونسے درجے میں ہے؟۔

فیصلہ کیجیئے! اگر آپ ﷺ کو حاضر وناظر ماننا کفر وشرک ہے تو ان لوگوں سے بڑھ کر کافرو

مشرک اور کون ہوسکتا ہے؟

مخلوق کے لیے علم غیب کا نظریہ:

ا......دیوبندیوں کے نزدیک "علم غیب" خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔(فتاوی رشیدیہ صفحہ ۲۲۸،۲۳۹)
بلکہ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کے لیے علم غیب کا عقیدہ رکھنا صریح شرک اور ایسا شخص قطعاً کافر ومشرک ہے۔ملاحظہ ہو! فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۰۱،تقویۃ الایمان صفحہ ۳۰،تحفہ لاثانی صفحہ ۳۷،فتح حقانی صفحہ ۲۵ وغیرہ۔

۲......جبکہ انہوں نے دنیا کی ہر ہر چیز حتی کہ بچوں، پاگلوں، جانوروں اور گنگدگی میں رہنے والے ناپاک کیڑوں کے لیے بھی علم غیب مان کر اپنے کافر ومشرک ہونے پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے......عبارات ملاحظہ ہوں!

ہ......اشرفعلی تھانوی:

ایسا علم غیب تو زید وعمر وبکر بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم (جانوروں اور چوپائیوں) کے لیے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان صفحہ ۹،حفظ الایمان مع بسط البنان صفحہ ۱۳)

ہ......منظور نعمانی:

بعض غیب کا علم دنیا کی دوسری حقیر چیزوں کو بھی ہے۔

(فیصلہ کن مناظرہ

صفحہ ۱۴۷)

یعنی جو بعض علم غیب رسول اللہ ﷺ کو بھی حاصل نہیں اور آپ ﷺ کے حق میں بھی ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے لیکن وہی علم غیب اس دنیا کی گھٹیا ترین اور حقیر ترین چیزوں کے لیے مانا جارہا ہے۔ یہاں ان کی توحید پختہ ہوگئی کہاس گندے عقیدے یعنی شرک کے ارتکاب کے باوجود بھی ذرا برابر بھی فرق نہیں آیا۔ العیاذ باللہ

o...... حسین احمد مدنی ٹانڈوی:

بعض (غیبی چیزوں) کا علم تو سب کو ہے۔ (شہاب ثاقب صفحہ ۱۰۶)

o...... مرتضی حسن چاند پوری در بھنگی:

علم الغیب...... زید وعمر وبکر، صبی، مجانین جملہ حیوانات کو حاصل ہے۔

(توضیح البیان

صفحہ ۲۱)

o...... حاجی امداد اللہ مہاجر مکی:

لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء واولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت وادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے۔ اصل میں یہ علم حق ہے۔

(شمائم امدادیہ صفحہ ۶۱، امداد المشتاق صفحہ ۷۶، ۷۷)

o...... سرفراز گکھڑوی:

مطلق بعض مغیبات کا علم تو یہ زید وعمر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات اور بہائم کو بھی حاصل ہے۔ (عبارات اکابر صفحہ ۱۸۷)

اندازہ کیجیئے !ایک طرف رسول اللہ ﷺ کے لیے علم غیب ماننا شرک اور دوسری طرف ہر حقیر وذلیل چیز، جانوروں، پاگلوں حتی کہ کافروں کے لیے بھی علم غیب مانا جارہا ہے۔

اپنے ضمیر سے پوچھیئے !دوسروں کو شرک وکفر کے فتووں سے گھائل کرنے والے اپنے اسی فتووں کی روشنی میں دنیا کے کتنے بڑے مشرک بلکہ رائس المشرکین قرار پارہے ہیں۔

غیر اللہ سے مدد مانگنا:

ا......دیوبندی شریعت میں اللہ تعالی کے سوا کسی اور سے مدد طلب کرنا شرک ہے۔

لکھا ہے:

تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد

(تذکیر الاخوان مع تقویۃ الایمان صفحہ ۱۷۰، دوسرا نسخہ ۲۷۹)

۲......اب دیکھیئے !دوسروں سے مدد مانگنے والا مشرک اشد، یعنی بہت بڑا مشرک کون قرار پاتا ہے۔

ہ......قاسم نانوتوی نے لکھا ہے:

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

(قصائد قاسمی صفحہ ۸، شہاب ثاقب صفحہ ۴۸)

ہ......حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے کہا ہے:

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا

(شمائم امدادیہ صفحہ ۸۴، امدادالمشتاق

صفحہ ۱۱۶)

o......اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

دستگیری کیجیئے میرے نبی

کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی

(نشر الطیب صفحہ ۱۵۴)

o......مزید لکھا ہے:

یا مرشدی یا موئلی یا مفزعی   یا ملجائی فی مبدئی

ومعادی

ارحم علی ایا غیاث فلیس لی   کھفی سوی حبیکم من زاد

(تذکرۃ الرشید جلد ۱ صفحہ ۱۱۴)

جس چیز کو شرک قرار دیا اسی پر خود عمل کر ڈالا اور اپنے مشرک ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا۔

بندے مشکل کشا:

دیوبندیوں کے شرک کا ایک اور انداز دیکھیئے!

۱......دیوبندیوں کے "شیخ القرآن" غلام اللہ خان پنڈوی نے لکھا ہے:

جو شخص کسی نبی یا ولی، فرشتہ اور جن یا کسی پیر فقیر کو...... مشکل کشا سمجھتا ہے...... وہ کافر ومشرک ہے۔(جواہر القرآن صفحہ ۷۲، ۷۸)

۲......اب ملاحظہ فرمائیں! یہ شرک بھی دیوبندی ایوانوں میں کس طرح گونج رہا ہے۔

ο......حاجی امداداللہ مہاجر مکی نے کہا ہے:

یارسول کبریاء فریاد ہے
یامحمد مصطفی فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

(کلیات امدادیہ صفحہ ۹۰، ۹۱)

ο......حاجی امداداللہ مکی نے ایک مشکل کے وقت کعبہ میں کھڑے ہو کر تین سو ساٹھ اولیاء کو پکارا تو ایک کالے سے آدمی نے آ کر ان کی مشکل حل کر دی۔ ملاحظہ ہو!

(شمائم امدادیہ صفحہ ۸۶، ۸۷)

گویا یہ لوگ کعبے میں کھڑے ہو کر بھی غیر اللہ ہی کو مشکل کشائی کے لیے پکارتے ہیں۔

ο......اشرفعلی تھانوی و دیگر:

کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب
ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے

(کلیات امدادیہ صفحہ ۱۰۳، سلاسل طیبہ صفحہ ۱۴، اصلاحی نصاب صفحہ ۵۷۴، شجرہ طیبہ چشتیہ صابریہ صفحہ ٦ تعلیم الدین صفحہ ۱۴۲، یا حرف محبت صفحہ ۹۷۔ امداد السلوک صفحہ ۱٦۵، تذکرہ حسن صفحہ ۲۳۵ بحوالہ دورنگی توحید)

o......شبیر احمد:

ہزاروں مشائخ اور لاکھوں مریدان طریقت پر مشتمل ہے ان سب کا محبوب شجرہ......اس کے چند اشعار حسب ذیل ہیں

کر عطا ظاہر میں آثار شریعت میرے رب

کر عطا باطن میں اسرار طریقت میرے رب

دور کر دل سے حجاب جہل و غفلت میرے رب

کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب

ہادئ عالم علی مشکل کشا کے واسطے

ان اشعار میں حضرت علی کو ہادئ عالم یعنی تمام دنیا کو ہدایت کرنے والا اور مشکلات حل کرنے والا کہا گیا ہے۔ ہادئ عالم اور مشکل کشا ایسے الفاظ ہیں۔

(یا حرف محبت اور باعث رحمت صفحہ ۹۶،۹۷)

o......حسین علی بچھروی نے اپنے خواجہ عثمان کو مشکل کشا اور پیر دستگیر لکھا ہے۔

(فیوضات حسینی صفحہ ۶۸ مترجم المعروف تحفہ ابراہیمیہ)

o......عبدالحمید سواتی دیوبندی نے اس جملے کو ترجمہ میں برقرار رکھا ہے۔

عبدالنبی اور فلاں بخش نام رکھنا:

شرک کی ایک اور صورت دیکھیئے!

۱......دیوبندی فرقہ کے ’’حکیم الامت‘‘ اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

کفراورشرک کی باتوں کا بیان......علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا (شرک ہے)۔ (بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۳۵)

یہی بات تقویۃ الایمان صفحہ ۲۵، ۳۲، ۷۷ پر بھی موجود ہے۔

۲......لیکن یہ شرک بھی دیوبندیوں نے نہ صرف اپنا رکھا ہے، بلکہ اس کی پرزور حمایت واجازت بھی دے رکھی ہے......ملاحظہ ہو!

دیوبندیوں کا نعرہ ہے:

بندۂ پیر خراباتم — کہ لطفش دائم است۔

(افاضات یومیہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۲)

رسول اللہ ﷺ کا بندہ کہلانے کو شرک قرار دینے والے یہاں پیر کے بندیت بن کر مشرک ہو رہے ہیں۔

o......گنگوہی کے بارے میں لکھا ہے:

''عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی''۔

(مرثیہ صفحہ ۹، کلیات شیخ الہند صفحہ ۸)

اس کے کالے کالے بندے حضرت یوسف علیہ السلام کے ثانی ہیں۔ معاذ اللہ۔

o......گنگوہی نے مانا ہے کہ: بندہ کا بندہ ہونے کا معنیٰ درست ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۶۱)

o......حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے لکھا ہے:

چونکہ آنحضرت ﷺ واصل بحق ہیں عباد اللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم مرجع ضمیر متکلم آنحضرت ﷺ ہیں۔(شمائم امدادیہ صفحہ ۱۷، امداد المشتاق صفحہ ۹۳)

o......تھانوی دیوبندی نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

عبد بمعنی مملوک لے کر توجیح ممکن ہے۔(امداد المشتاق صفحہ ۹۳)

o......دیوبندی دھرم کے ''قطب العالم'' رشید احمد گنگوہی کا سلسلہ نسب ملاحظہ ہو!

عاشق الٰہی میرٹھی نے لکھا ہے: ''حضرت رحمۃ اللہ علیہ ماں اور باپ دونوں سلسلوں سے شریف النسب یعنی نجیب الطرفین...... تھے چنانچہ باب کی جانب......اس طرح ہے مولانا رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد صاحب بن قاضی پیر بخش......۔اور ماں کی جانب سلسلہ نسب...... یوں ہے مولانا رشید احمد صاحب بن مسماۃ کریم النسا بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد۔(تذکرۃ الرشید جلد ۱ صفحہ ۱۳)

باپ کی طرف سے سلسلہ نسب میں ''پیر بخش'' اور ماں کے سلسلہ میں ''فرید بخش'' ہے۔ گویا ان کے دونوں سلسلوں میں ''مشرکین'' کے نام موجود ہیں۔

o......اور ایسے ہی گنگوہی دیوبندی کے ایک استاذ کا نام ہے ''محمد بخش'' وہ خود کہتے ہیں: ''مولوی محمد بخش صاحب رامپوری رحمۃ اللہ علیہ میرے استاد تھے''۔(ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۷۸)

o......ایسے ہی رشید گنگوہی کو دلائل الخیرات شریف کی اجازت دینے والوں میں ایک شیخ کا نام ہے ''مخدوم بخش''......لکھا ہے:

غالباً شیخ مخدوم بخش رامپوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا......دلائل الخیرات کی جملۃ

اجازت آپ اپنے خدام کو بایں سند عطا فرماتے تھے کہ عن الشیخ مخدوم بخش رامپوری عن الشیخ الدلائل الشیخ عبدالرحمٰن المدنی الیٰ اٰخر السند۔(ایضاً جلد ۲ صفحہ ۳۰۵)

گویا ان کے مسلک کے مطابق گنگوہی جی کے آباء واجداء مشرک، اساتذہ مشرک اور شیوخ بھی مشرک ہی تھے۔

○......دیوبندیوں کے "شیخ الہند" حسین احمد مدنی ٹانڈوی کا سلسلہ نسب ملاحظہ ہو!

"حسین احمد بن سید حبیب اللہ بن سید پیر علی بن سید جہانگیر بخش......۔

(نقش حیات

جلد ا صفحہ ۱۶)

یہاں بھی "جہانگیر بخش" دیوبندی اصولوں کے مطابق مشرکانہ نام ہے۔

○......قاسم نانوتوی کے پردادا کا نام "محمد بخش" تھا سلسلہ نسب یوں ہے:

محمد قاسم بن اسد علی بن غلام شاہ بن محمد بخش۔(سوانح قاسمی جلد ا صفحہ ۱۱۳)

اور پردادا کے بھائی کا نام "خواجہ بخش" تھا۔(ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۱۵)

سوچیئے! دوسروں کو مشرک کہنے والے خود کتنے بڑے مشرک ہیں۔

بندوں کو عالم الغیب کہنا:

یوں تو اہلسنّت کے خلاف غوغا آرائی کی جاتی ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کو "عالم الغیب" مانتے ہیں، حالانکہ ہمارے نزدیک یہ جملہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بولنا منع ہے، اور ہمارے اکابر نے مخلوق کے لیے یہ جملہ کبھی نہیں بولا۔لیکن طرفہ تماشا تو ہے کہ

ایک طرف دیوبندیوں کے نزدیک یہ جملہ مخلوق کے لیے بولنا شرک ہے اور دوسری طرف وہ خود اس کا ارتکاب کرتے پھرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو!

۱۔۔۔رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

جو رسول اللہ ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے وہ سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک وکافر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد ۳ صفحہ ۴۲)

۲......جبکہ منظور نعمانی وغیرہ نے لکھا ہے کہ مخلوق کے لیے عالم الغیب کا جملہ اس قرینہ سے بولنا کہ جس سے معلوم ہو کہ قائل کی مراد علم غیب بلا واسطہ نہیں، درست ہے......ملاحظہ ہو! فیصلہ کن مناظرہ صفحہ ۱۴۲، از منظور نعمانی، میزان الحق صفحہ ۱۵۱ از مشتاق شاہ۔

۵......دیوبندی فرقہ کے عاشق الٰہی میرٹھی نے اپنے رشید احمد گنگوہی جیسے لوگوں کے متعلق لکھ دیا ہے کہ وہ صرف عالم الغیب ہی نہیں بلکہ ''علام الغیوب'' ہوتے ہیں۔

لکھا ہے:

بندگانِ خاص علام الغیوب
درجہانِ جاں جواسیس القلوب

(تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۱۳۵)

معلوم ہوا کہ شرک اپنی تمام تر اقسام سمیت دیوبندی مذہب میں دندنا رہا ہے۔

تصورِ شیخ:

اس مسئلے پر بھی تصویر کے دونوں رخ درج ذیل ہیں۔

۱......اسماعیل دہلوی نے'' تصور شیخ'' کو بت پرستی لکھا ہے۔ (صراط مستقیم

صفحہ ۲۷۲، ۲۷۴)

اور تقویۃ الایمان صفحہ ۳۰ پر اسے شرک قرار دیا ہے۔

۲......لیکن اشرفعلی تھانوی نے اس کی اجازت دے رکھی ہے۔

o......تہجد و ذکر میں واہیات خیالات کے رد کے لیے لکھا ہے۔

ایسی حالت میں اپنے شیخ کا تصوران پریشان خیالات کا دافع ہو جاتا ہے۔

(اشرف السوانح حصہ دوم صفحہ ۱۳۱)

o......حافظ محمود نے اپنے شیخ (حاجی امداداللہ) سے "تصور شیخ" کی اجازت مانگی......

پھر ایسا غلبہ ہوا کہ ہر جگہ صورت شیخ نظر آتی تھی۔(شمائم امدادیہ صفحہ ۸۱)

o......رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

حل واقعہ کے لیے شیخ کو اپنے دل میں حاضر مان کر بزبان حال سوال کرے گا

(امداد السلوک صفحہ ۱۰ فارسی، صفحہ اردو ۲۶، الشہاب الثاقب صفحہ ۶۱)

o......کسی نے پوچھا تھا کہ "اگر آپ کی صورت کا تصور کرلوں تو نماز میں جی لگتا ہے" تو اشرفعلی تھانوی نے جواب دیا "جائز ہے" (ملفوضات اشرفیہ قسط نہم صفحہ ۱۴۱)

ملاحظہ فرمائیں! جسے بت پرستی اور شرک سمجھا جاتا ہے، اپنی ذات کے لیے اس کی اجازت دے کر کیا مشرکین میں اپنا نام درج نہیں کرا رہے ہیں؟

دیوبندی رب العالمین ہیں:

قارئین حیران رہ جائیں گے کہ توحید، توحید کی رٹ لگانے والے اور دوسروں کو مشرک کہتے ہوئے نہ تھکنے والے یہ دیوبندی، شرک کی آلودگیوں میں کس طرح پاؤں

سے چوٹی تک لتھڑے ہوئے ہیں، شرک کی آخری حدوں کو چھوتے ہوئے ان لوگوں نے اللہ رب العالمین جل جلالہ کے مقابلہ میں اپنے ''باووں'' کو ''رب العالمین'' گھڑ لیا ہے۔ ملاحظہ ہو!

o ......محمود الحسن دیوبندی اپنے گرو رشید احمد گنگوہی کو ''رب العالمین'' کے مقام پر یوں کھڑا کرتا ہے، اس نے لکھا ہے:

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق

کے

مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ

ربانی

(مرثیہ صفحہ ۹، کلیات شیخ الہند صفحہ ۸)

اس شعر میں گنگوہی جی کو ''ساری مخلوقات کا رب'' یعنی مربیِّ خلائق کہا گیا ہے جس کا معنیٰ بنتا ہے ''رب العالمین''۔ یہ ہمارا الزام نہیں بلکہ دیوبندی دھرم کے ''حکیم الامت'' اشرفعلی تھانوی نے سورہ فاتحہ کی ابتدائی آیت ''الحمد للہ رب العالمین'' کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے: ''سب تعریفیں اللہ کو لائق جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے''۔

(ترجمہ قرآن صفحہ ۲ مطبوعہ شیخ برکت علی اینڈ سنز

لاہور)

ملاحظہ فرمائیں! یہ کتنا بڑا اور واضح ترین شرک ہے کہ رشید احمد گنگوہی کو اللہ رب العالمین کے مقام پر کھڑا کر کے ''رب العالمین'' بنا دیا جائے۔

اس شعر میں اللہ تعالیٰ کی بھی توہین ہے کہ وہ صرف گنگوہی کا رب ہے اور گنگوہی کا رتبہ

خدا تعالیٰ سے بھی بڑھا دیا گیا کہ وہ ہر ہر مخلوق کا رب ہے۔

معاذ اللہ۔ استغفر اللہ۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ!

o...... دیوبندیوں نے حسین احمد ٹانڈوی کو بھی ''رب العالمین'' بنا ڈالا ہے۔ ملاحظہ ہو! الجمعیۃ، شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۳۱۳

o...... دیوبندی مصنف نے مجذوب لوگوں کو بڑی محبت کے ساتھ ''رب العالمین'' لکھا ہے: اس نے کہا کہ ''رام پور میں ایک اور مجذوب رہتے تھے جو اپنے آپ کو رب العالمین کہتے تھے......اور کہا کہ فلاں مرتبہ رب العالمین (مجذوب) نے رب العالمین (اللہ) سے ملنا چاہا تو فلاں مانع ہوا اور فلاں مرتبہ فلاں ......اور یہ بھی کہا کہ آج پھر صبح سے رب العالمین سے ملنے کا شوق ہو رہا ہے......ان مجذوب صاحب نے اپنے خادم سے کہا کہ رب العالمین کو رب العالمین سے ملنے کا آج پھر شوق غالب ہے۔

(ارواح ثلاثہ صفحہ ۳۸۷، ۳۸۸، حکایت نمبر ۴۴۲)

دیکھیئے! کتنے چاؤ اور محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں گھر کے ''رب العالمین'' گھڑ گھڑ کر اپنے شرکیات میں ''قابل قدر'' اضافہ کیا جا رہا ہے۔

دیوبندی خدا ہیں:

دیوبندیوں کے ''شیخ الہند'' محمود الحسن دیوبندی نے لکھا ہے:

تمہاری تربتِ انور کو دیکر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ارنی میری دیکھی بھی نادانی

(مرثیہ صفحہ ۱۳، کلیات شیخ الہند صفحہ ۹)

یعنی رشید احمد گنگوہی کی قبر کوہ طور اور وہ خدا ہے جبکہ محمود الحسن موسیٰ بن کر بار بار اپنے گنگوہی خدا سے دیدار کا تقاضہ کر رہا ہے۔

○......مزید دیکھیئے! حسین احمد ٹانڈوی کو خدا قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

تم نے کبھی خدا کو بھی اپنی گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے، کبھی خدا کو اس کے عرش عظمت وجلال کے نیچے فانی انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے۔ تم کبھی تصور بھی کر سکے کہ رب العالمین اپنی کبریائیوں پر پردہ ڈال کر تمہارے گھروں میں بھی آ کر رہے گا۔ تم سے ہمکلام ہوگا، تمہاری خدمتیں کرے گا۔ نہیں ہرگز نہیں ایسا کبھی ہوا ہے نہ ہوگا تو پھر کیا میں دیوانہ ہوں۔ مجذوب ہوں کہ بڑھانک رہا ہوں۔ نہیں بھائیو! یہ بات نہیں ہے۔ بڑی ہوں نہ سودائی جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ ہے حق ہے۔ حقیقت ومجاز کا فرق ہے۔ محبت کا معاملہ ہے اور محبت میں اشاروں اور کنایوں سے ہی کام لینا پڑتا ہے۔ محبت بے پردہ سچائی کو گوارا نہیں کرتی۔ کچھ بند بند ڈھکی ڈھکی، چھپی چھپی باتیں ہی محبت کو راس آتی ہیں۔ (الجمیعۃ، شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۳۱۳)

یعنی اشاروں، کنایوں میں سمجھایا جا رہا ہے کہ ٹانڈوی صاحب خدا تھے جو بندہ کے روپ میں آ کر گلیوں میں چلتے پھرتے رہے اور دیوبندی مخلوق کی خدمت کرتے رہے ہیں۔

معاذ اللہ

خدا کا ثانی:

آج تک ہم دیوبندیوں سے اس بات پر بحث کرتے رہے ہیں کہ محبوب خدا ﷺ بے مثل ہیں، آپ کا کوئی ثانی و مثل نہیں ہے، لیکن اب دیوبندیوں نے ترقی کر لی ہے اور انہوں نے ہمت کر کے اللہ تعالیٰ کا بھی ''ثانی'' تلاش کر لیا ہے اور وہ بھی رشید احمد گنگوہی کو سطور ذیل کو بغور پڑھیئے!

دیوبندیوں کے ''حکیم الامت'' اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

خوب سمجھ لیجیئے کہ حقیقی بانی اسلام اللہ تعالیٰ ہیں۔

(مواعظ میلاد النبی صفحہ ۴۶۳ طبع لاہور، صفحہ ۳۸۰ طبع ملتان)

لیکن رشید احمد گنگوہی کی موت پر محمود الحسن نے لکھا تھا:

زبان پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

(مرثیہ صفحہ ۵، کلیات شیخ الہند صفحہ ۷)

یعنی رشید احمد گنگوہی خدا کا بھی ثانی و شریک ہے۔ العیاذ باللہ

فائدہ: اشرفعلی تھانوی کی یہ بات بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے اس لیے اسے بھی ملاحظہ فرمالیں، لکھا ہے:

اسی طرح آپ کا نام بانی اسلام نہ رکھیئے جیسا کہ یہ لوگ آپ کو بانی اسلام کہا کرتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ لقب عیسائیوں سے لیا گیا ہے۔

(مواعظ میلاد النبی صفحہ ۳۸۰ ملتان، صفحہ ۴۶۳

لاہور)

اب سوچیئے! اگر رسول اللہ ﷺ کو بانی اسلام کہنے والے عیسائیوں کے پیروکار ہیں تو رشید گنگوہی کو بانی اسلام کہنے والے اس سے بھی اگلے کون سے درجے پر فائز ہوں گے۔

مخلوق کو پکارانا:

اس مسئلے پر دیوبندیوں کے دونوں مؤقف درج ذیل ہیں:

۱......اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

اکثر لوگ پیروں کو، پیغمبروں کو، اماموں کو، شہیدوں کو، فرشتوں کو، پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں ان سے مرادیں مانگتے ہیں......وہ شرک میں گرفتار ہیں۔

(ایضاً صفحہ ۲۵)

تھانوی نے لکھا ہے: کفر اور شرک کی باتوں کا بیان...... کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی...... کسی سے مرادیں مانگنا۔ (بہشتی زیور صفحہ ۳۴)

۲......اب دیکھیئے! دیوبندی حضرات نے اگلے لوگوں کو بھی پکارا اور مشکل کے وقت پکارتے ہوئے بزرگوں سے مرادیں بھی مانگی ہیں۔

۵......حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے لکھا ہے:

ذرا چہرہ سے پردے کو اٹھاؤ یارسول اللہ

مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یارسول اللہ

شفیع عاصیاں ہوتم وسیلہ بے کساں ہوتم

تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یارسول اللہ

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں

بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ

پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہوکر

مری کشتی کنارے پر لگاؤ یارسول اللہ

(کلیات امدادیہ صفحہ ۲۰۵)

o......مزید کہا ہے:

یارسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے

آپ کی امداد ہو میرا یا نبی حال ابتر ہوا فریاد ہے

(کلیات امدایہ صفحہ ۹۰،۹۱)

o......اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

یارسول الالہ بابک لی

من غمام الغموم ملتحدی

میں ہوں بس اور آپ کا در یارسول

ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی

(نشر الطیب صفحہ ۱۵۶)

o......رشید احمد گنگوہی نے درج ذیل اشعار کے بارے میں لکھا ہے کہ "ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور خلوت میں بایں خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع فرمادیوے یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہیں:

یارسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفی فریاد ہے

مدد کر بہر خدا حضرت محمد مصطفی میری تم سے ہر گھڑی فریاد ہے

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۴۴)

o......ایسے ہی ان اشعار کو پڑھنا بھی درست قرار دیا:

ترحم یانبی اللہ ترحم زمهجوری برآمد جان عالم

(ایضاً صفحہ ۲۴۳)

اس کا ترجمہ دیوبندیوں نے یوں لکھا ہے:

رحم اے اللہ کے نبی رحم جدائی کے صدمہ دنیا کی جان نکلی جارہی ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۴۳ حاشیہ)

o......رشید گنگوہی نے درج ذیل اشعار کو بایں نیت پڑھنا درست قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مطلع فرمادے گا یا باذنہٖ تعالیٰ آپ کو انکشاف ہوجائے گا یا ملائکہ پہنچادیں گے:

یارسول اللہ انظر حالنا یانبی اللہ اسمع قالنا

اننی فی بحر ھم مغرق خذیدی سھل لنا اشکالنا

ترجمہ: اے رسول اللہ ہمارے حال کو دیکھئے۔ اے اللہ کے نبی ہمارا کہنا سن لیجیئے میں دریائے غم میں غرق ہوں میرا ہاتھ پکڑ لیجیئے اور ہماری مشکلوں کو آسان کردیجیئے۔

یا یہ شعر قصیدہ بردہ کا پڑھنا۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ　　　سواک عند حلول الحادث العمم

ترجمہ: اے مخلوق میں سب سے زیادہ مکرم میرے لیے کوئی ایسا نہیں جس کے پاس فریاد کروں سوائے آپ کے عام حادثوں کے نازل ہونے کے وقت۔ (ایضاً صفحہ ۱۷۳، ۱۷۴)

بولیئے! یہ غیر اللہ کو پکارنے کے شرک کا ارتکاب کون کر رہا ہے؟۔

غیر اللہ کو سجدہ:

دوسروں سے بات بات پر الجھنے والوں اور مسلمانوں کے ایک ایک عمل کو کھینچ تان کر شرک، کفر اور خلاف توحید قرار دینے والوں نے اب اپنے ''خود ساختہ'' معیار سے بہت نیچے اتر کر غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی بھی کھلے عام اجازت دے رکھی ہے...... سنی لوگ اگر صرف مزارات پر حاضری دیتے ہوئے مزار شریف کو بوسہ دے لیں تو مشرک، ادب سے کھڑے ہو جائیں تو مشرک، حصول فیض کی خاطر سر بجانب لطیفۂ قلب جھکا لیں تو مشرک...... اور اسے قبر پرستی، غیر اللہ کی عبادت اور سجدہ ریزی سے تعبیر کر دیا جاتا ہے۔ لیکن خود بڑھ چڑھ کر غیر اللہ کو سجدے بھی کرتے ہیں تو بھی پکے مؤمن اور موحد ہی بنے پھرتے ہیں۔ ذرا حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں!

o...... دیوبندیوں کے ''مفتی'' غلام حسن کے درج ذیل اشعار اشرفعلی تھانوی کی تائید وتصدیق کے ساتھ شائع ہوئے ہیں:

قسم بقبلہ روئے تو یارسول اللہ

رواست سجدہ بسوئے تو یارسول اللہ

(السنۃ الجلیلۃ صفحہ ۱۰۱، بوادرالنوادر

صفحہ ۱۳۱)

اس میں حلفاً رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرنا جائز لکھا ہے۔

o......اشرفعلی تھانوی نے عشق کی بناء پر مخلوق کو سجدہ کرنا درست قرار دیا۔

(افاضات یومیہ جلد ا صفحہ ۱۵۳)

o......ایک مقام پر کہا کہ بزرگوں کو سجدہ کرنے والوں پر بوجہ لغزش وعذر کے ملامت نہیں کی جائے گی۔(بوادرالنوادر صفحہ ۷، ۲۳۶ طبع لاہور)

o......اوراسی تھاونوی جی نے بزرگ کی طرف رخ کر کے سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا ہے۔(ایضاً صفحہ ۱۲۸)

o......حسین احمد مدنی ٹانڈوی کے متعلق دیوبندیوں نے لکھ رکھا ہے:

ان(دیوبندی) لوگوں نے حضرت (ٹانڈوی) کے روبرو اپنی گردنوں پیشانیوں کو جھکا دیا وہ لوگ تائب ہوئے اور منہ کے بل سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے۔

(الجمعیۃ، شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۲۶۷ گرجرانوالہ)

o......عامر عثمانی دیوبندی نے اپنے متعلق لکھا ہے:

''وہ شخص مولانا مودودی پر کیا چوٹ کرے گا جس نے مولانا موصوف کی خداداعظمت وعبقریت کے آستانے پر دن کی روشنی میں سجود نیاز لٹائے ہوں۔

(ماہنامہ تجلی دیوبندی فروری ۱۹۶۳ء صفحہ ۵۴)

ملاحظہ فرمائیں! آستانوں پر سجود نیاز کون لٹا رہا ہے۔

○......مزید لکھا ہے: اور آج جب ان (وحید الدین خاں) کی تازہ کتاب کو خدمت حق کا ایک انمول نمونہ تصور کرتے ہوئے ہم اپنے قلم کی جبین نیاز ان کی بارگاہ میں جھکا رہے ہیں۔ (ماہنامہ تجلی، حاصل مطالعہ نمبر، صفحہ ۱۰)

ثابت ہوگیا کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا اگر شرک ہے تو شرک کی یہ قسم بھی دیوبندیوں کے ہاں وافر مقدار میں پائی جاتی ہے، سنی بے چارے تو ویسے ہی دھر لیے جاتے ہیں، اصل مجرم تو یہ لوگ ہیں، لیکن چوروں کی طرح سب سے زیادہ شور بھی یہی لوگ مچاتے ہیں۔

علم نبوی کی وسعت:

خلیل احمد سہارنپوری انبیٹھوی نے لکھا ہے:

غور کرنا چاہیئے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۵۵ مطبوعہ کراچی، صفحہ ۵۱ طبع دیوبند)

یعنی پوری روئے زمین کا علم شیطان وملک الموت کے لیے تسلیم کرنا ایمان اور توحید ہے لیکن یہی وسعتِ علم اگر رسول اللہ ﷺ کے لیے مانی جائے تو شرک ہوتا ہے، کیونکہ ابلیس وملک الموت کا علم زیادہ ہے، جبکہ آپ ﷺ کا علم ان دونوں سے کم ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ اگر "علم محیط زمین" (ساری زمین کی تمام چیزوں کا علم) رسول کریم ﷺ کے لیے ماننا شرک ہے تو دیوبندی اتنا ہی علم شیطان وملک الموت کے لیے مان کر بھی مشرک ہو گئے۔ کیونکہ جو چیز ایک کے حق میں شرک ہے وہی چیز دوسرے حق میں ماننا توحید نہیں ہوسکتا۔ گویا شیطان وملک الموت کے لیے یہ وسعت مان کر دیوبندی شرک کا ارتکاب کر چکے ہیں۔

لیکن چلیئے! ہم ایک اور حوالہ پیش کیے دیتے ہیں تاکہ شک وشبہ کی گنجائش ہی نہ رہے۔

دیوبندیوں کی اجماعی کتاب میں لکھا ہے:

ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم (زیادہ علم والا) ہے وہ کافر ہے۔ (المہند صفحہ ۵۷)

یعنی جو کسی دوسرے کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ یا وسیع علم والا مانے وہ کافر و بے ایمان ہے کیونکہ رسول اللہ کا علم سب سے زیادہ ہے۔

ملاحظہ فرمائیں! اسی مؤقف کو پہلے "شرک" قرار دے چکے ہیں، اور دوٹوک لکھ چکے ہیں کہ ابلیس اور ملک والموت کو پوری کائنات کا علم ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کے لیے اتنا علم ثابت کرنا شرک ہے

اب فیصلہ کیجیئے! دونوں عبارتوں کو ملانے سے شرک وکفر دیوبندی اندھیر نگری میں ہی دندناتا ہوا دکھائی نہیں دیتا ہے؟۔

حاجی امداد اللہ کے شرک:

دیوبندی صنادید نے اپنے مرکزی پیرومرشد حاجی صاحب کے عقائد و

نظریات کو شرک و کفر سے تعبیر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو! بوادر النوادر صفحہ ۱۹۷، ثلج الصدور صفحہ ۲۰۴ از تھانوی۔

اب سوچیئے! جن کے مرکزی رہنما ہی شرک سے لت پت ہیں، ان کے تلامذہ و مریدین کا کیا حال ہوگا؟

ظ......ایک جگہ حاجی صاحب کے بارے میں لکھا ہے:

تم اس کو شرک سمجھتے ہو تو پھر مشرک (حاجی صاحب) سے بیعت ہونا کہاں جائز ہے؟۔ (افاضات یومیہ جلد ۸ صفحہ ۱۹۰)

یاد رہے! یہ حاجی صاحب رشید گنگوہی ، قاسم نانوتوی، اشرفعلی تھانوی جیسے ''اکابر دیوبند'' کے ''شیخ طریقت'' ہیں۔ اگر پیر مشرک ہے تو مرید کیا ہوئے؟

بت پرستی:

ظ......رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

حسب اصطلاحات شعراء بت پرستی کا مطلب صحیح ہے (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۴۹۷
)

دیکھیئے! ایک طرف عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا، بزرگوں کا ادب اور مزارات پر حاضری شرک اور دوسری طرف ''بت پرستی'' بھی درست ہے۔

نوٹ: اس مسئلہ پر مزید تفصیل کے خواہاں علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی کتب ''زلزلہ'' اور ''زیروزبر''، اور مولانا ابوداؤد محمد صادق رضوی کی کتاب ''علماء دیوبند کی دو رنگی توحید'' اور ''دورخی کتاب'' از جناب نواب دین گولڑوی صاحب۔ ملاحظہ فرمائیں۔